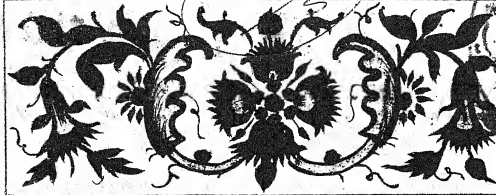


تقریباً ۱۸۹۹  
دواویں ۲۰۸

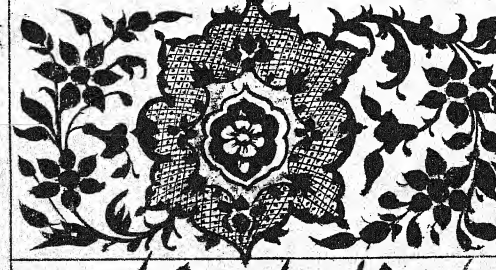
۲۱۰۳۰  
مذکرہ ۲۲۲

سید محمد کتاب خان دواویں

۱۶۴۱



کتابستان



مطبع فادہ عام میں مطبوع

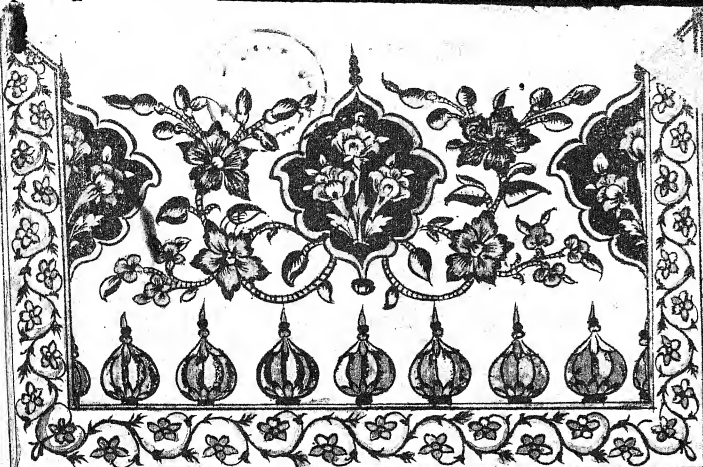
ہوا



Checked  
1987

CHECKED 1995

CHECKED - 1963



بسم اللہ الرحمن الرحیم



حمد اوسے خدا ہی بنیاد کو جسکی تمام مخلوق امن سے انسان کو برترین اور سپر  
 کر کی شمار و میت اور ذہن رسا غایت فرمایا اور عقل ہر ایک شے کو بصورت  
 حوصلہ اور عارف اوسکی کی قابل فیضان بنایا اور پھر انہی عباد خاص و عموں سے  
 خشکو چاہین بیا اور جامہ نبرگی کا اذکور صحت فرمایا۔ اور باوجود نطق و گویا  
 اور عقل و ذہن کی ہر ایک شے کو خصوصاً اون کو خشکو مقدور ہر طرح کا رحمت کیا تا یعنی  
 انبیاء علیہم السلام اور اویسی کرام کو اور اکاہتہ پی پی عاجز کر دیا پیر اور شر کا تو کیا  
 عوض کہ اس مقدس مین دم ہر کسی سبحان اللہ کی بڑی شان ہی اوس پاک پروردگار  
 کی کہ اگر اس کا رخا نہ تو قلمون اور قدرت اوس خداوند چگون کو معجز سوچی تو سوا  
 محکم کی ہی اور انا لا اعلم کہنی کے کچھ چارہ نہیں سوچتا چار اس مقام پر خاموش  
 ہو رہا ہوں اس کلمہ پر کھانکر ہمتی کہ غرضاک حق منور ملک سے اپنی تعریف ہی  
 تو کر ہم نہیں جانتی کہ کی ہی تو اور نہ ہر ہر صوابہ اوس پاک سرور اربا



انبیا محمد مصطفیٰ اور اوسکی آل تحبیبی اور صحابہ اقصیا و اصغیا جسکی اعجازی تمام  
شہر عرب کی پوشش و حواس کہودی اور بحر اس کلمہ ہذا کلام البشر کی اور

کچھ نہ بولی بلکہ رودی

## منح سرور و جہان سرور اکون کی کن

بیان میں دی روکن چو کیا انوار جہد کا  
ہی شمع لم یزل کا پرتوہ جہل وہ محمد کا  
سراپا نور تھا اسو اسطی سائہ تھا قد کا  
طلوع روشنی حبیبی نشان پوشہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہان میں رخ راحد کا

اوسکی فیض سی کل و قمر عالم ہوا پیدا  
نہیں خبر مبدیہ فیض کوئی سابق اوس کا  
اوسکی نور کا پرتو عقول شہدہ میں دیجھا  
دستان ازل میں دہم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام نشان جس نے اس لوح پر جد کا

چمن بندہ فضا نقاش اوسکی زہم نگین میں  
ہا ایک شے ہی حاضر باش اوسکی زہم نگین میں  
مذراک بندہ کی تھا اوسکی زہم نگین میں  
چمن بندہ کی تھا اوسکی زہم نگین میں

بہار آفریں ایک بوہ اوسکی مسد کا

بنی جان تہر تہرائی خوف کی سیطان کھیلا  
تہ دیا لاہوی کعبہ میں کیرلات اور غزا  
ہو اساری جہان کی کافرون میں تہلکہ ربا  
عجم میں زلزلہ نو شیروان کی قصر میں آیا

عرب میں نور اوٹھا جہد اوسکی آمد کا

محمد مصطفیٰ باعث ہوئی ایجاد عالم کے  
تہی اوسکی سبب ہی نوح و کاعیل کی درجے  
تمامی انبیا کو اوسکی حلفت ہی ملی رہتی  
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو

نہ تھا تو عالم خضر تھا انبی اب جہد کا

بیان اوسکی انیکا زہول وحی و قرآن تھا  
مشتہ تھا مگر ظاہر میں تھا شکل انسان تھا

در سیدہ  
و صدر  
بمن  
و گویا

یا یعنی  
انوکا  
کار  
پرورد

سوا  
ش  
پہی  
انیکا

غلامی طرح اٹھون بہر دو نو تیران ہا		شب رور اوسکی صبا خور و دوح گوارہ ہا
عجب شب یاد تباروح الہ میں کو بھی تبارکا		
زقا بونیل و کل پر ہوا صیاد کچھین سکا	رکھا آبادت داغ کھین دیا کو ادرین	
ناتنا جسم اظہر و جہا کی زینت ترین کو	دہ اس عالم میں و نوق بخش تہا خورکی	
کیا جنت میں سایہ مکی طوبی اوس ہی قد کا		
و مقصود میکرد حق سی شاہ بحر دبر آیا	عجب در یاد دل سی جا کی بی خوف و خطریا	
جو اوسکی ہمت عالی کا دریا موج بر آیا	شب معراج چہرہ کر عرش دیم میں بر آیا	
باین اوس قلم معنی کی کیا ہو خدراورد کا		
نہ جانو فرق ایک نقطہ کا احمد کو صاحبجو	سدا یا مظہر حق ظاہر و باطن میں ہی وہ تو	
وہ خود مفتاح ہی مفتاح کی کیا اوس کو حیا	کسو عقدہ باطن میں کا فی نام حق آو	
کھلا کر ہی بی کجی ہمیشہ قفل احید کا		
جہان پر واز کر فی بی پر جبریل جنت ہو	بہلا ایسی محل میں دخل بہر شیطان کا	
وہیں مارا پڑی کو سو طرح کا ہر سین لا ہو	اگر اضی نیکی جانکے اود ہر ایس اندام ہو	
ملا ہی قضا خضر روح کو اوسکی زمر د کا		
خدا ذکر دلچخش امت کی لب لیل	معانی تو اود ہر یکے پر یفظا یو ویریل	
ارد ہر شمول تہا حق سی ایہ تہا عظیم غل	اود ہر اندر سی اصل ایہ تہا خلون کا نشان	
خواص اوس برزخ کبر امین تہا حرم شد د کا		
شبت کو مر بیع کس طرح لکھتا کوئی یار	احد میں میم گچا راکان ہو گی د کو	
نہ ممکن تہا کسی ترکیب ہی مقرر ہو	گذر و حدت سی کثرت میں نہوا د اطلع ہو	
نہ بتا صغر گر نقش اعلیٰ پر میم احمد کا		

سجدا  
بی  
کا  
ستا  
بہر  
تریا  
جو  
ری  
سی  
جو  
ری  
ی  
رعبہ

سہجہ گوشہ ایمان دامن تیرا گہرا ہے	جہی کو مین میں تیری سوا بسم کیہ سے
میرا دو فوجیان میں تیری سب کا ہے	پیر و سار سیکو ایک حصہ رعایت کاری
جہی نام مبارک کا ہی دو اصرار میں کو سید کا	
لکان لکان میں ہی ہر تر کھڑا ایوان	ہی ادنیٰ فرش پا اندازیرا خوش علیا
ستاری میں تری پشوس ہر تیرا مان	تری پاوس ہضم فلک پر نزل کیوان
تری جلدی ہی شہر ایمان پر فرق فرقد کا	
ہمین دو فوجیان میں جہت کھڑا کون	جہی بھی جہا فی جہت للعالمین اب تو
تری انعام بی بایان کا کیا پشکاری تو	خدا میں مانگی کیا کی نعمتیں تیا ہی بندو نکو
تراکت و عاصا میں جہت ہی کل کی مقصد کا	
جو عاشق میں حاصل حق شہی ہو مکی جہت میں	جو عابد میں وہ عوران جہان ہی ہر کی خلوت میں
رجہت کہ سب ہو مکی کیا کیا ناز و نعمت میں	بٹن کی جس گہری شریک ان ناز و نعمت میں
ایک کا حال است کو تری عام مجھ کا	
تہنغ المذنبین جب یاد فرماو مکی است کو	خوشی کی ماری ہم بول جاو مکی مصیبت کو
جو روتی ہو مکی مہی کہلے تیا مکی جہت کو	ایک کو فرشتان دہانوی جب عرض غصہ کو
تاشا گا جہت میں مکی گنگی نیک مو نہ بد کا	
تری حج اب رو کا ہی طاق گوشہ شیدا ہی	تری خال سیاہ کا سنگ اسود ہی سودا
ی دلدین اسکی داغ خست ہو مکی ہی	یہا کعبہ میں تری روضہ کی دربر نہ جایا
اسی اندوہی ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا	
رعیدہ گیری با تاکہ ہوا حق ہو قیامت میں	سودا اور نصرا فی زمین تری عداوت میں

سہجہ گوشہ ایمان  
 میرا دو فوجیان  
 جہی نام مبارک  
 لکان لکان  
 ستاری میں  
 تری جلدی  
 ہمین دو فوجیان  
 تری انعام  
 تراکت و عاصا  
 جو عاشق میں  
 رجہت کہ سب  
 ایک کا حال  
 تہنغ المذنبین  
 جو روتی ہو مکی  
 تاشا گا  
 تری حج اب رو  
 ی دلدین اسکی  
 اسی اندوہی  
 رعیدہ گیری با

محبوب کو تزیینے انوار ہو تری بخت میں	عبد و کہ خضر تک لکار ہو تری رسالت میں
ری خاطر ہی خالی ہے اپنے اس جہان	ہو اعمور تری نور سے یہ عالم امکان
کیا دیدانہ پیدا ہو کبھی اس کو فی انسان	ہو تجھ سے ہو سکتی ہو میوا ہی بی ایمان
نہا یوں سدا مر کے	نہا یوں سدا مر کے
کھلے لال دیوی زبان ترکی و تازے	کھلے لال دیوی زبان ترکی و تازے
آئی تیرے بندے سے نہ کیوں کھنکھاتا	تیری تعریف تھی میرے ناز میں ائی تھی
سفاہان ملک سحر ہو گا اس سے خج ہند کا	سفاہان ملک سحر ہو گا اس سے خج ہند کا
میرا کج ف مزون لگوئی انصاف دیکھی	نصاحت اور بلاغت میں ہی بہتر سوئی ہوئی
ردی ہو جانگی عبد یا یحییٰ سیکڑن نسخی	بہشتیگ نشل تقویم کہن دیوان مرزوں کے
ہو آ عالم میں شہرہ میری شہرہ د کا	ہو آ عالم میں شہرہ میری شہرہ د کا
تیرا شوق زیارت میں ہی مردم و ج اور باب	مرانا دی ہی رہی ہی علی ابن ابی طالب
جناب آسمان رفعت پہ پوچھو گایہی باب	ہوئی ہی ہمت عالی مری سراج کی حباب
سیر ہو طواف ای کاشش بھگو تیری قد کا	سیر ہو طواف ای کاشش بھگو تیری قد کا
کبھی یہ مردم دیدہ سوا تیر ہی دیکھیں	کبھی اوس روز اقدس کے وہ قبلی نظر دین
کبھی درگاہ میں تیرے کروان چار دین	کبھی نزدیکی کا کہستانی پر لون اکملین
کبھی میں دور بیہون اور کروں نظار گند کا	کبھی میں دور بیہون اور کروں نظار گند کا
تیری کوچہ میں جا کر کیا بھلا فرود آئے	کہ بہتر سدا رہے طوبے سی دیوار کی میں سائے
مجھی خدیوین کے عیش عشرت ہو ہو جی	فراغ دل سی گردان زندگی کا کوئی دم
حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مر عیش خلد کا	حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مر عیش خلد کا
الہی ہو بچوں تیرب میں ہی تقصود مجی	اگر مر جاؤں میں جبر و مان تو کسی بہتر کیا
نہا کئی بخت میں ہو جاؤں میں صدمہ درنگ	مذہب کے زہر میں کہ نہ لاپنی ہو مرا لاش



رسالت میں  
 عالم امکان  
 ہی ایمان  
 غنہ و لادین  
 نہیں ایسی پاک  
 مہتر سو گنا  
 ن ہزاروں کے  
 رابی طاب  
 راج کی جانب  
 وہ تعلق پڑیں  
 لون المبین  
 وکی من سایہ  
 نکا کوئی دم گزرتا  
 اسی پر کیا  
 برا لاش

کسی سحر امین مان کی میں جو جس طرح ام و در کا	
خزانی شہانِ عشرہ کی میری جب وہ	کسو تر بھی روح پاک تیری دوشہ میں جو بھی
جو ہوا از دماغ جان لوبائی شرقی اور	نمای درختوں پر تری روحہ کی جا بھی
نفس جسوقت تُو فی طایر روح مقید کا	
مذاق اس کے کی ہی خبر تابت نہ	کہ خالق درد و اندھن نفس کی ہی عبادت
دین صل علی فرما کی رسل ہی حرکت	خدا موند چوم بیتا ہی شہیدی کج محبت کی
زبان پر میری جہدم نام آتی ٹھو کا	
<b>سب تالیف</b>	
بعد حمد خدا اور نعمت رسولِ مرتضیٰ کے بندہ فقیر حقیر سراپا پر نصیر کرم الدین ابن سراج الدین بانی تہی عرض کرتا ہے کہ ایک روز یہ عاجز ایک جگہ شہبوج خد ایک دوست کے تقریب ملاقات گیا تھا۔ اس جگہ پر ایک اور محب بندہ کی بی بی نکلتا تھا۔ میں نے تشریف لائی مینی اوں سہی وہ کتاب لیکر جو کچھ تو ایک بیاض اشعار اردو کی وکی پاس تھی مینی استفسار کیا کہ آپ نے اسکو دیا شعرا اردو سی نہ کہ انتخاب کیا ہی اونہی نے فرمایا ابہ چونکہ شہباز شاہ اس شوق رہا ہی اسکی ایک بیاض شعرا مرغوبہ کے مرتب کی ہی بندہ نے دو چار شعرا اس بیاض سے پڑھ کر دریافت کیا کہ طلب دیا یا پس کہ بہت ہی لیکن سبب ہم کی وی بھی مافی الضمیر دریافت کر گئے اور اپنی دلیمن بی گئی — اس وقت خیال میں اس عاجز کی یہ گدڑا کہ اگر تو اپنی نفس پر حذر در محنت گوارا کرے اور سب دو انون شعرا مشہورہ کو جمع کر کے انتخاب کرے	

۱۷۱

کسی ہتھار کا کرے اور آخر کتاب میں ایک بار اردو علم عروض کا اس  
 طرح کا لکھ کر کہ جس کے ہر خط کی اشعار اور بحر اور زفاحات اور قافیہ اور روایت  
 اور وی کے شناخت ہو معہ اس کے زمین اردھ کی لکاوئی ہو تو ایک بایض محبت غیب  
 کہ چشم فلک نہ ہی مذکبی ہو مرتب ہو کر ہمار ہو یہ ارادہ دہین ہر اگر مینی اون کے  
 کہا کہ حضرت سلامت آپ خط جمع رکھی سبہ ایک بایض اچو مرتب کر کے خذ  
 کر گجرات اللہ تعالیٰ یقین اوس جناب پاک لغزید گادیسے یہ جو کہ حضرت کو  
 مالاش دیوانات اس تذہ مشہور کی نہ ہوگی بلکہ اوس بایض کو اگر تذکرہ فرما  
 تو بیج ہی اور اگر گلدستہ خورجی نام رکھی تو سزا ہی اور اگر باغ ارم کہئے  
 تو سچ ہی اسی خیال میں مدت مدید اور عرصہ بعید پہنچ گیا ویسے محب صادق ایک نور  
 غریب خانہ اس عاجز کی تشریف لائی اور فرمایا کہ ٹوینے اوسکی کچھ تدبیر کیے مینی  
 کہا کہ جناب سب گردشات زمانہ نامہاں کی شبانہ روز کمزوات زمانہ میں  
 پہنارتہا ہوں اور اس انصرام ام کو دو سبسون میں سی کوئی سبب  
 ہو تو یہ امر وقوع میں آویسے یا تو فراغت پایلے کہ کسی طرح حکا مکر نہویسے یا  
 بموجب فرمایش زبردست کی کہ اوس کا کہنا ماننا پڑے کسی طرح نہ مال  
 سکی بلکہ اس امر میں اشارہ ہی کرنا اوس کا بترکہ حکم واجب لاطاعت  
 اور سعادت اپنی کے مقصور ہو۔ چونکہ وہ دہشت نہایت ہی پر پلے  
 سر ہی کے ذکے تھی سبب ثانی کو سمجھ گئے لیکن چونکہ مقصور انتخاب  
 پہنچ کذا یہ تھا اسلئے ویسے حتمی المقدور والامکان در پے تاش  
 سبب ثانی کے ہوئے اور بات کو پے گئے پہنچ ہی کچھ تذکرہ کیا

اس  
ن  
ب  
ج  
ن  
کے  
ن  
بنی  
مین  
جب  
یا  
مال  
نت  
یل  
باب  
اش  
نکلیا

کچھ تر کر دیا انفا کا یوزوہ دوست شریف لائے اور فرمایا کہ آج صبحت ہوا ہے  
 ہی کہ ہم تم باس کسی باغ کے بہرہ کو حسین بندہ ہمراہ اونٹے ہوا جبکہ مکان منظر  
 پر پہنچی اور گل نسیمیں بہترین دیکھنے میں آئے دیکھا تو عشق بھان پہنچا  
 ہوا ہے۔ تب تو اس عاجز نے اوس دوست سی عرض کے کہ اسی  
 بار جانے دای دوست روحا نے جیسا کہ تو نے میرے طبیعت کو خوش  
 کیا ہی خدا تجھ کو خوش کرے مگر میں جانتا ہوں کہ اس باغ میں روزِ زم تم باس  
 اگر سیر کرکریں اویسنے کہا کہ بہت اچھا اسطرح عرصہ چار باغ روز کا گذر  
 کہ طبیعت اختیار میں رہے۔ اور تاب صبر و شکیبائی کے ناتوانی کی  
 کی اثر کار اوس باغبان گلشن فرحت دارام جان سے نذر ہرک ملاقات ہوئے  
 اور مدارات و لطافت روز بروز زیادہ ہوتے شروع ہوئے اور فرمایا  
 اور احکام اس بندہ پر نافذ ہونے لگے جبکہ اوس دوست فی خوب جانا کہ  
 سبب ثنائے جو یہ بیان کرتا تھا کہ حقہ ثابت ہو گیا تب اوس محبت چھین چکے  
 کہا کہ اسکو تکلیف بیا نہیں کے دینے انب ہی کیوں کہ اس میں اپنا  
 بھی مطلب ہی تب اس عاجز نے بوجہ حکم الامور میں المحبہ مسترد کر کے  
 برعت تمام جس طرح کا انتخاب کہ وہ چاہتا تھا بھستی و جلال کے جند روز  
 میں طیار کے نذر کیا اور اوسکو وسیلہ نیل مراد کا جان کہ اسطرح کا مخطوطہ  
 کہ ہوا لائیا پہرا دہونے ارشاد فرمایا کہ اسکی چھٹ جائے بہت قایم ہو کا  
 صاحب کے کہ یہ بیان چھٹے چھٹا بوجہ حکم اوس آرام جان کے یہ  
 منتخب چھوایا گیا اسکی غرض ملاحظہ کنندگان ان اور اسی سے ہے  
 کہ اول سے آخر تک جو صاحب ملاحظہ فرما میں اور کسے جابے کچھ نہ رہی

یاد گنجی شعر اور نکلے پسند خاطر نہ آئی تو سطحوں نغمہ میں کیونکر محیط ہونا طبیعت  
و احد کا جہاں عام بشر پر محال اور غیر ممکن ہے مگر محنت اس عاجز پر غور فرمائی  
میں نے علم عروض کی رسالہ میں بر محل اور قابل درج بیاض داخل کیے  
میں ہیں اور رسالہ مذکورہ حقائق البلاغت اور عروض سیفی اور انصیہ  
این حاجت اور حیدر اور رسالہ علم عروض کی کسی منتخب کر کے بیان تمام مسائل  
اور بحر اور بیان عروض کا اس طرح پر کہ پہر کسی بڑے کتاب کے حاجت ہو  
کیا گیا ہے۔ احمد امجد علی ذلک حمد اکثر اشعار کہ جس طرح کے انتخاب  
کو طبیعت کرتے تھے اسی طرح پر وہ دی جھڑا ہجریہ مطابق دستبرداشت  
میں تمام ہوا اور وہ صفحہ ہجری مطابق وہ مذوریہ ششہ اع میں چھپ  
نروچ گیا۔ اور نام کا گلدستہ نازنیان رکھا گیا کہ ایک یہ عرض  
لاحظہ کنندگان رسالہ عروض سے ہے کہ اس رسالہ میں اطناب  
ہونے اشد ہر قسم کی شعریہ وقوع میں آیا ہے  
یعنی مثلاً جس جہاں معنی نصیدہ یا بیت یا خمس یا سدس یا مثنوی وغیرہ  
کی اس جہاں تمام وہ لکھ دیا گیا ہے اگر ایک ایک شعر ہر قسم کی شعر کا بطور  
لکھ دیا جاتا تو البتہ زحامت اس کتاب کے کچھ کم ہوتے اور اطناب وقوع  
میں نہ آتا جیسا کہ اب ہی مگر اس کا یہ سبب ہی کہ بندہ فی التزام اس امر کا  
بنین گیا ہی کہ انتخاب فقط غریات کا کرے بلکہ جس قسم کی شواہی ہے  
تین سے درج انتخاب کے مٹی میں اس کی بعضی بعضی قصائد مرار تفع السوا  
کی اور ترجیع بند اور ترکیب بند اور مثنوی حضرت اوستا ذلک شعر انوشیروان  
مقابل درج انتخاب تہی تمامہ مندرج کتاب ہوئے فقط اس ہی خیال ہے



دست  
 و در فرمای  
 فی یک  
 نصیحت  
 مسئل  
 تهنو  
 حاج  
 سدا  
 بن  
 قصر  
 باب  
 ہے  
 غره  
 شغل  
 غلو  
 ع  
 رکا  
 د

ہی انکا تمامہ درج ہونا مناسب ہے والا نہ ایک یا تیرہ ہی مثال کو کاٹے ہوئے ہی

## بیان شروع اول

افضل یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اول شخص شخص نے شہر کہا اور کون سا کہا۔ اہل توح  
 نسی مقول ہے کہ اول شہر حضرت آدم علیہ السلام نے چ رہا ہا ہل کے جگہ قافل  
 ہا ہل کو مارا کہا۔ اور قاسم ابن سلام بغدادی جو کہ شیوا اہل تواریخ کا ہے کہتا ہے  
 کہ اول شہر حضرت نوح علیہ السلام کی بیٹوں میں سی جو ٹیوٹ بہن بھوان تھا اوس  
 جہا ہی اور اکثر دن کا یہ مذہب ہے کہ اول شہر ہرام کو رہے فارسی میں ہا دہ شہر جو نوسہ

طرف بہر گم کی کرتے ہیں یہ ہی	منہ ان پیل دمانم منہ ان شہر
ہام بھرام تراویدرم بوجہ	کھتی ہن کہ ہرام گور ایک معشوقہ جان تواریخ

شامل کندہ ان رستہ طبع فصیح زبان نیک خطاب حاضر جواب رکھتا تھا۔ اور وہ معشوقہ ار  
 بسکہ ہر وقت مصاحب اور ہدم او کی رہتی تھی۔ ایک روز اتفاقاً کسی صحرا میں معہ اپنی معشوقہ کے  
 ہو گیا تھا پتہ تھا کہ ناگاہ ایک غیر ظاہر ہوا ہرام گور نے لبشے شجاعت اور زوروری کی شہر کی

دو نوکان یگر کہ کینچ لا کر غایت مفاخرت کیا	منہ ان پیل دمانم منہ ان شہر
--	-----------------------------

پس یہ مصرعہ کہہ کر مخاطب طرف اپنی محبوبہ کے ہوا۔ محبوبہ او کی چونکہ بہن ہرام کا جواب  
 کہتی تھی ہرام گور نے کہا کہ قصہ سرہ ایسا ان لابی ہا کی سامنی ظاہر کردہ رام فی دید یہ دوسرا مصرعہ کہا

ہام ہرام تراویدرت بوجہ	ہرام گور کو جبکہ مذاق سخن دلچسپ ہو ہوا
------------------------	--

حکم دیا کہ اس شہر کو کہیں جسبی شہر کہنا شروع ہوا۔ گر ایک بیت سی زیادہ کوئی نہ کہتا تھا جب  
 ارکا حال اکی مفصل معلوم ہو جا گیا۔ بعضی یہ کہتی ہیں کہ اول شہر فارسی ابو حفص حکیم

سعدی نے کہا ہی اور او کی اول یہ ہے	اہوی کو ہی دروشت جیکو نہ خود را
او کہ بی یار بود باز جیکو نہ رودا	بعضی کہتی ہیں کہ اول ہا نصیاد کار دیا

تہا اور مسیح اور کی قصیدہ کا یہ ہے	یاد جوئی ولسدان آید ہمیں
بوی بار محمد ربان آید ہمیں	حال شعراء عرب

میں از ظہور نور اسلام کی اکثر انواع کلام نصاحت التمسیم خاصہ قصاید عربیہ و یا عربیہ شیوخ تام اور رواج تام رکھتی تھیں لیکن زمانہ خیر البرہہ علیہ والدہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام میں صحت ثابت انصاریج اور لکین ربیعہ العامرہ اعظم اور شاہرہ تھیں اسلام کی گذری اور شرف اسلام و دعا و رسول صلعم ہوئی۔ لیکن لبس سب سے قبل زمانہ رسول اللہ صلعم کی اہل و اعیان میں ابن حجر السندی شاعر فصیح حکما معلقہ اولی ہے سب سے معلقہ سے پیشہ شاعر ایک معصومہ جان جبکہ نام غمزہ ہی مضمون تھا کہ تہیٰ من یہ عورت اس کی حکاکی بھی چاہیہ دو شعر ایسے

[illegible]

نہ کیا تو یہ آؤتھ پرایا اور الفیس راکھڑ  
 جو صرف باسلام نہیں ہوئے بلکہ جہالت کی اور تارکے کی بندھنا نہ پڑی رہی اسلئے  
 فطرتاً جہالت سے انکو بغیر کرتی ہیں چنانچہ انہیں شعراء جہالت سے ایک رُاشع عمر و ابن  
 العبد کے لقب طرفہ تہای ہر شاعر ایک عورت سماؤ خواجہ جو قلم نے کلب سی

ہنسی ادھر سے عاشق تھا کہ قصیدہ کا دل لہرا  
 بونج گنگ فی انوشی نے ظاہر الہی  
 ظاہر ہوئے ہیں شہنشاہی کی کوئی ہوتی ہے  
 من رباح ہی بہت عرکجہ ہی قسب زلف  
 من گنگرا و اسمن سحر  
 طبع و فکر میں ہوا جو بیجا ہوتا ہے  
 و من کل کلمہ المعنی سحر را جالب ہے

لوترا اطلال پر قہر نہیں سہا  
 اور روبرو ہنسی حکام نام راج  
 اس صلح کے تباہی نہ اس قصیدہ کا ہے  
 فتنہ کوادی الرحمن کا اللہ للضم  
 یابین یہ کلمہ کلمہ  
 تباہی نہ سحر اس کی شاعر کا ہے

و لا تبقی حمور إلا انذار میں	ایسی نصیحت کا صحیح
------------------------------	--------------------

ہمیں

عربین

راہِ الخیر

گدے

نامہ اور

سوق جان

تھے

خیر

مع

اول

اعزین

یا

عمر

اسی

کلی

ہے

میں

میں

میں

اور لید ابن ربیعہ العامریہ جکا ذکر اور ایابہت مشہور شعرا عرب کے ہیں اس  
شعر نے مشرق و مغرب کو کرا لیا یوں برکت نہ بھری سے رحلت پہ کہتی ہیں کہ  
ایک سو ستادوں برس کے عمر تک ہوئے یہ شعر اسی شاعر کے قصیدہ کا ہے  
وَقَضَى سِنِيهِ دَجَاجَ الظَّالِمِ مِثْرَةً كَيْفَ تَأْتِي الْجَوَاحِرُ سَلْسَلًا مِثْلَ نَظْمِهَا  
اور عمر ابن معاویہ بن شداد المصنوعی شاعر اہل غزوہ اشعر من متمدن  
ہم اہل عرق اللہ را بعد تو ہم اور حارث جعفری البشکری شعرا کے  
جانب سے ہے۔ شعر اذنتما یہا اتمنا و رثنا دہل  
منہ انشاء — متینہ اعظم شعرا اہل اسلام کے گدرا ممکن بعضی یہاں  
کرتے ہیں کہ اس شاعر نے دعویٰ نودہ کا کیا تھا چنانچہ اس کو قید ہوئے  
اور بعد تو بہ کرنے کے مخلصہ پائے اسے اس کو کہتے ہیں — اور بعض یوں  
تبادل کرتے ہیں کہ تھے پہلے اول من تھا بالشر ہی یعنی دعویٰ نودہ سفر کہنے  
میں کیا تھا نہ اور امر میں بہر تقدیر غرض نہ تھی کہ شاعر زبان عرب کا جلیل الشان  
گدرا اور بہت فہم و ذکا کے اوجہ یہ ایک شعر لکھا جاتا ہے نَعْدُ الشُّعْرَاءَ وَالنُّوَّارَ  
وَقَعْدًا لِّلْمُتَوَكِّلِينَ بِالْقَاتِلِ — اور شاعر نے قبل ظہور منت میضیاء  
بر تحقیق علماء ثابت نہیں ہوا ان انواء عوام سے یہ مشہور ہوا ہی کہ اول شعر  
زبان فارسی میں بہرام گوریے کہا — اور زمانہ اسلام میں بسبب قسطنطین  
اور منع مسکوات عجم کے دیار فارس میں شاعر سر مذرکس ہوئے ہو  
کیونکہ ایام دولت تھے ائمہ اور خلفاء عیسائیہ کے میں شعر عربیہ خاصہ قضا  
درجہ اعلیٰ مروج اور شایع تھی شعرا کے کوئے نہ کہتا تھا گزرا یا یعقوب  
لیث صفار کے مذمت گدرا و تہمین خدا اور فضلا کہنے لگے اور رباعی اوس

نام رکھا کی پہر رسم بذت دراز تک جاری رہی مگر حج ایام اتابکان کے خضر  
 شیخ سعدی مصحح الدین شیرازی قدس سرہ نے رویم غزل کہنی کا اختراع  
 کیا اس واسطیٰ اذکو مقدمہ متوازن کہتی ہیں۔ لیکن بالفصل چونکہ کلام سیح  
 شاعر شرایہ ہند کی ہے تو ضرور ہوا کہ خضر غزل ان کا ہی حال لکھنا و  
 ہی واضح ہو کہ شرایہ زبان اردو کی بحسب ازمنہ منظوم چار طبقات میں ہو  
 سکتی ہیں۔ طبقہ اول عبارتوں شرایہ ہی جو کہ متقدمینوں میں  
 سب سے اول شمار کئے جاتی ہیں مثلاً دلی اور سعدی دکنی۔ اور شیخ نجم الدین  
 عرف شاہ مبارک متخلص بآرویہ لوگ الفاظ منکرہ اور محاورات قدیمہ اور  
 روایات کریمہ کو اکثر استعمال کرتے تھے مثلاً میں بجایے اکہوں کے اور  
 کر بی یہ اتہ کے اور لفظ ستے بھون وغیرہ کے بولچال کو جواز سے سمجھتی  
 تھی۔ طبقہ دوم میں شاگرد انہیں لوگوں کے تھے لیکن قدم بقدم  
 ادب ایل کے چلائے مگر کچھ کچھ فرق اذکو حاصل تھا مثلاً حاتم۔ شہیدی  
 وغیرہ۔ طبقہ سوم میں دیے لوگ بن لوگوں نے اردو کو اصلاح دیے  
 پاکیزہ پاکیزہ الفاظ اور بہت اچھی اچھی مضامین اور بہت خوب محاورات  
 استعمال کرنے شروع کئے کو پاکیزہ اردو کو خراط کیا۔ مثلاً مرزا جالند  
 منظر۔ اومیر محمد تقی۔ اور سودا۔ اور خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ  
 بی شاعرستان ذوق میں یہ جو بہت مشہور و معروف دیار ہند میں زبان  
 اردو کے گزریے۔ طبقہ چہارم میں دیے لوگ پیدا ہوئے جن لوگوں  
 نے ادب ایل کو بہلا دیا گویا کہ باقی اردو اور مصحح اردو ان کو لکھنا چاہے  
 اور اس طرح اس فن شاعر کے کو کمال کین پہنچا گویا کہ فن شاعر



شاعر یہ کو ان لوگوں میں ایک نوع کے جلا و صفی حاصل ہوئے۔  
 مثلاً حضرت محمد سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ غازیہ خلد الملک  
 — اور خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم دوق — اور مراد فضل و علی راو  
 حاکم افتاد وین متین استادی مولوی محمد صدر الدین خان صاحب بہادر  
 کہ فی زمانہ جو لکھنؤ اہجری بن عہدہ صدر الصدور نے شہجہان آباد  
 پر مامور بن — اور حکیم محمد مومن خان صاحب — اور نواب اسد اللہ شاہ  
 المعروف بمرزا نوشتہ المستخلص غالب و اسد — اور ناسخ — اور  
 جرات — اور انشا اللہ خان — اور نصیر — اور مولوی امام بخش  
 المستخلص بصبہا پے — معروف — مہموت — تسکین — نگہت —  
 قاسم — فراق — مصطفیٰ وغیرہ یہ چند اشخاص جو مشہور و  
 معروف دیار ہند کے شاعروں میں ہیں کلمے کے والانہ اگر آدیے  
 چاہی کہ سب کا حال اور سب شرایے اس زمانہ کا تمام درج کرے  
 تو ایک کتاب بجایے خود طیار ہو جائیگی اسے ذکر جم غفیر  
 یہ ہذر کی گلیب اور اکثف شعرا و شاعر کے یہ ہر طور اس  
 حال جو بیان تک بیان ہوا حسب اقتضای مقام لکھا گیا کیونکہ  
 اس عاجز کا ارادہ یوں ہے کہ ایک تواریخ شرایے ہند لکھے  
 لکھی ہو المستعان و باللہ التوفیق

### خواجہ میر درد

درد تخلص خواجہ میر صاحب نام کا ہے یہ صاحب قمر زبانی  
 خواجہ محمد ناصر عند لب تخلص کے تھے مذہب انکا حنفی مومنے

کے حضرت  
 تداع  
 نام سچ  
 کہنا واد  
 میں ہو  
 مین  
 بم الدین  
 اور  
 اور  
 بچتی  
 رم  
 بدی  
 دیے  
 وراث  
 جانچ  
 مہ  
 ن  
 ن  
 ہے  
 ہے  
 ہے

شبانہ روز مشغول رہتے اور دنیا و دن کو کبھی کبھی خیر  
 نہ لاتے تھے بلکہ بعضے بعضے شخص اونکے کرامت کے سے قائل  
 میں اور کہتے ہیں کہ یہ صاحب نے اسد گزریے اور سب سون  
 حکیم اور علم موسیقے اور فن شاعری میں بہت اچھے دست  
 قدرت رکھتی تھے درویش خلعت گوشہ نشین متصف ترید دور  
 تھی اور بڑے پایہ کے شاعر کلام نصیح صاف و شستہ کہ حالت  
 بیان کے نہیں رکھتی کیونکہ حال مذاق سخن اونکے کلام سے اس سخن  
 پر ظاہر ہے کہ کس دہوم دہام کا کلام سنجیدہ اور الفاظ پاکیزہ  
 اور مضامین باریک ہوتے ہیں ہر مہینہ کے ۴۴ تاریخ کو محفل  
 راگ کے اونکے ان منعقد ہوا کرتے تھے چنانچہ اونکے خاندان میں  
 اب تک یہ رسم جاری ہے کہ میان ناصر احمد ہر مہینہ کے ۴۴ کو میر  
 بجاتے ہیں اور کچھ گاتے ہیں اور محرم کے تیسری کو مرثیہ خوان  
 ہی اب تک ہوتے ہیں چنانچہ سب مرثیہ خوان اس شہر کے دامن جمع  
 ہوتے ہیں اور اپنی زبان سے مرثیہ ہر ایک شخص پڑھتا ہے  
 فی زمانہ حضرت صاحب اونکے سجادہ نشین ہیں غرضیکہ خواجہ  
 علیہ الرحمۃ نے گیارہ سے نو اوین ہجری میں اس دنیا و دن  
 سے رحلت فرمائے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے بطور  
 یادگار انتخاب ہوئے نقط

بہو کچھ نہیں  
 کے ساتھ  
 رستہ  
 اچھے دست  
 ترید دور  
 نہ کہ حالت  
 یہ اس کے  
 ظ پاکیزہ  
 کو محفل  
 ندان میں  
 کو میں  
 رستہ خوا  
 ن جمع  
 ہے  
 واجہ  
 دون

# انتخاب دیوان خواہ میر و علیہ الرحمہ

مقدور ہیں کب تری وصف کی قسم کا اوس مسد غرت پہ کہ تو جلن مای بستی میں تری سایہ میں شیخ و برمن ہی خوف اگر حصین تو ہی تری غصبت مانند حجاب اگہ تو ایدر دکھلی ہے	تھا کہ خداوندی تو لوح و قلم کا کیا تاب گذر جوئی تعقل کی قدم کا آباد ہی تجھی سی تو گھس در و رحم کا عور دین بہر و سی تو ہی تری کرم کا کہنیا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا
---	--

دل

در سایہ ویر تہا پاکعبہ بتجا تھ دای نادانی کو وقت مرگ نہ تہا ہوا حیف کہتی ہیں ہو الکلزاراج خزان ہو گیا جہان سرائی کثرت ہو جو م آہ بھول جا خوش رہت ہے بستی	ہم سہی جہان تہی و دان تو ہی صاحب خاند تہا خواب تہا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا فیاض تہا شہنا تہا ایک سبزہ بیگ تہا وہ دل خالی کرتیر خاص خلوت خانہ تہا دروید مذکور کیا ہی شہنا تہا یا نہ تہا
--	---

دل

اکثر پر ہوش اتنا نہ ناز کرنا کب دل ملی کسی کا ہم غمزدون کیل امی انسوزہ اوی کچھ دلی بات مہنڈ پر تو اپنی باتوں آپہی پڑا ہی تفرقہ میں ہم جانتی نہیں ہیں اسی درو کیا ہی کعبہ	بہتر ہی کیا سی اپنا گداز کرنا ہی اپنی دسی لازم چون غیب زد کرنا لڑکی تو ہم کہیں ت افشای راز کرنا بی امتیاز نادان ملک امتیاز کرنا جید ہر ملی دو ابرو دہر نماز کرنا
--	--

دل

شبانہ روز مشغول بحق رہتے اور دنیا و دین کو کبھی کبھی نہیں  
 نہ لاتے۔ تھے بلکہ بعض بعض شخصوں کے کرامت کے لیے قابل  
 ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صاحبِ یلہ اسد گزریے اور سب سنوں  
 حکیمہ اور علم موسیقی اور فنِ شاعری میں بہت اچھے دست  
 قدرت رکھتی تھے درویشِ خلعت گوشہ نشین تصوف فرید دور  
 تھی اور بڑے پایہ کے شاعر کلام فصیح صاف و شستہ کہ حاجت  
 بیان کے نہیں رکھتی کیونکہ حال مذاق سخن ان کے کلام سے اہل سخن  
 پر ظاہر ہے کہ کس دہوم دہام کا کلام سنجیدہ اور الفاظ پاکیزہ  
 اور مضامین باریک ہوتے ہیں ہر ہمنیہ کے ہم تاریخ کو محفل  
 راگ کے ان کے ان منعقد ہوا کرتے تھے چنانچہ ان کے خاندان میں  
 اب تک یہ رسم جاری ہے کہ میان ناصر احمد ہر ہمنیہ کے ہم کو میں  
 بجاتے ہیں اور کچھ گاتے ہیں اور محرم کے تیسری کو مرثیہ خوان  
 ہی اب تک ہوتے ہیں چنانچہ سب مرثیہ خوان اس شہر کے دیوان جمع  
 ہوتے ہیں اور اپنی زبان سے مرثیہ ہر ایک شخص پڑھتا ہے  
 فی زمانہ حضرت صاحبِ اون کے سجادہ نشین ہیں غرضیکہ خواجہ  
 علیہ الرحمۃ نے گیارہ سے نوادین ہجری میں اس دنیا و دین  
 سے رحلت فرمائے یہ چند اشعار ان کے دیوان سے بطور  
 یادگار انتخاب ہوئے فقط



انتخاب دیوان خوانده میردرو علیهم السلام

مقدور بین کب تری وصفی قسم کا اوس سذغرت پہ کہ تو جلفن ہای بستی بین تری سایہ میں سبچ دہن ہی خوف اگر حنین تو ہی تری غضب سے مانند حجاب آنکہ تو ایدر کہلی ہے	تھا کہ خداوندی تو لوح و قلم کا کیا تاب گذر تو ہی تقصیل کی قدم کا آباد ہی گنجی ہی تو گھبر و در حرم کا ورد میں بہر سایہ تو ہی تری کرم کا کہنچہ ز پر اس بحر میں عرصہ کو فی م کا
---	--

دل

در سایہ دیر تہا یا کعبہ بتجا تھا وای نادانی کہ وقتِ مرگ نہ ثابت ہوا حیف کہتی ہیں ہوا گلزار تاراج خان ہو گیا نہان ہر ای کثرتِ مہموم آہ بہول جا خوش رہت رہت ہوا بخت	ہم سہی ہمان تہی و دان تو صی صاحب خان تھا خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا فسانہ تھا ہشنا تھا <sup>ہو گیا</sup> سبزہ بگیا تھا وہ دل خالی کہ تیرا خاص خلوت خانہ تھا در دیر نہ کو کیا ہی ہشنا تھا یا نہ تھا
---	---

دل

ایک پر ہوش اتنا ناز کرنا کب دل ملی کسی کا ہم غمزدون کی ہا ای نسوئے اوی کچھ دلی بات مہند پر تو اپنی ناتون آپہی پڑا ہی تفرقہ میں ہم جاتی ہنیں ہیں ای درو کیا ہی کعبہ	بہتر ہی کیمیا سی اپنا گداز کرنا ہی اپنی دسی لازم چون غیب زد کرنا رکلی تو تم کہیں بت افشای راز کرنا بی امتیاز نادان ملک امتیاز کرنا چیدہ بی دو ابرو دہر نماز کرنا
--	--

دل

جگ میں اگر ادھر ادھر دیکھا جان سنی ہو گئے بدن خالی نالہ فریاد آہ اور زاری اون لبوں نہ کی سیسی زوری عاشق مزاج کوئی	تو ہی آیا نظر بدھر دیکھا جس طرف توئی آنکھ بھر دیکھا آپ سی ہو سکا سو کر دیکھا ہمیں سو سو طرح سی مر دیکھا درد کو قصہ مختصر دیکھا
دل	دل
اگر یوں ہی یہ دل ستا رہی گا میں جاتا ہوں دل کو تری پاؤں پر گلی سی تری دلوں میں لی چلا ہوں جفا سی غرض امتحان وفا ہے تقص میں کوئی تم سے آئی ہضم نصا ہو کی ای درد مر تو چلا تو	تو ایک دن مرا جی ہے جاتا رہی گا مری یاد تجھ کو دلاتا رہے گا میں پہونچوں کا حب گیت آتا رہی گا تو کہہ کب تک آتا رہے گا خبر گل کے ہلو ستا رہے گا کہاں تک غم اپنا چہا تا رہی گا
دل	دل
جی میں ہی سیر عدم کیجئے گا موردِ تھو بہان ہسم ہی ہین سخت میاں گ ہی یہ خامہ شوق گرمی اشک سی مانند شہاب کب بھی گرد و غبار کی اگر وضعتی سینہ دل کی سین داغوں سے	یک بیک حلق سی رم کیجی گا اور کس پر یہ کرم کیجئے گا اپنی ہاتھوں کو قلم کیجی گا آب و آتش کو بہم کیجئے گا عیش کو کشتہ غم کیجی گا شک گلزار بارم کیجئے گا

<p>عصرہ دیر و حسد م کیجی گا راہ طی یک دو قدم کیجی گا ورد کشتن سے کم کیجی گا</p>	<p>قصہ ہی قطع یہ طورستان لہر جب اوگی بین جون برق شدت مہربان سے دل آہ</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>پرا دسی آہ کبہ اشک اس طرف کو کبہ گز نک سینہ کس وقت میں گز نک کچھ خد اکا ہی تو فی ڈر نک کیا تو فی رحمہ پر نک کیا ہی ظاہر میں گو سفر نک خانہ آباد تو فی گھس نک جان کا مینہ کچھ خطہ نک بی ہر تو فی کچھ ہنر نک</p>	<p>ہمیں کس رات نالہ سر نک سب کی ان تم ہو یے کرم فرما کیون بہوین تانتی ہو بندہ نوا کتنی بندوں کو جان سے مارا دیکھنی کو رہی ترستی ہم آپ سی ہم گز گئے کب کی کون سا دل ہی وہ کہ جس میں بجہ سی ظالم کے سامنی آیا سب کی جو ہر نظر میں آئے درد</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>پر تری عہد سی اگی تو یہ دستور بہتا شمع کی موہ نہ یہ جو دیکھا تو کہیں نہ رہتا نہینی پوہتا تو کہا خبر یہ نہ کو رہتا وہان تو پہنچا کہ فرشتہ کا چہرہ نہ رہتا کوئی ہی داغ نہا سینہ پہ کہنا سو رہتا</p>	<p>قتل عاشق کسی معشوق سی کچھ نہ رہتا رات مجلس میں تری جس کی شکل کی حضور ذکر میرا تو یہ کرتا تھا صریحا لیکن باد جو دیکھ نہ ویاں نہ تھی آدم کے پرورش غم کی تری بیان تین تو کی دیکھا</p>

محب آج تری باتون مہیچا نہیں  
در کی ملتی سی ایسے یار برا کیوں مانا  
دل تھا کوئی کہ تیشہ کی طرح خون تھا  
اسکو کچھ اور سو ادیکے منظر تھا

دل

جگ میں کوئی نہ تک ہنسنا ہوگا  
اوس فی قصہ ابھی میری باتون کو  
کہیں غم سی اب کی جے میرا  
دل زمانہ کی ہاتھ سے سالم  
حال مجھ غمزدہ کا جس نے  
دکی پھر رخصت تازہ ہوتے ہیں  
یک بیک نام لی اٹھنا میرا  
تیری باتون پہ کوئے دنیا میں  
لیکن اوسکو اثر خدا جانے  
قل سے میری وہ جو باز رہا  
دل بھی ایدر قطرہ خون تھا

گم نہ ہستی ہی رو دیا ہوگا  
نہ سنا ہوگا گرسنا ہوگا  
نہ بچی کا بچی کا کب ہوگا  
کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا  
جسنا ہوگا رو دیا ہوگا  
کہیں غم کوئے کہنا ہوگا  
جی میں کیا اوسکی آگ ہوگا  
بن کی آہ کم رہا ہوگا  
نہ ہوا ہوگا یا ہوا ہوگا  
کسی بد خواہ نہ کھسا ہوگا  
اتسو دن میں کہیں گیا ہوگا

دل

اندازد ہی سمجھی مری دیکے آہ کا  
زاد کو مہیچا جو ننگین رکھس  
ہر چند غمزدہ میں تو ہزاروں بے تین  
لی کر ازل میں تالیہ ابد ایک آن یہی

رخمی جو کوئے ہو دے کہیں لگا ہوا  
روشن ہوا ہے نام اوس تیاہ کا  
لیکن عجب مزاجی نقطہ جی کے چاہ کا  
کردریان حساب ہوا سال و ماہ کا

<p>۱۱) ای خبر بر ای یہ فرق سپاہ کا          تاج کی ہوس نہ ارادہ کلاہ کا          نس پر بھی ت غور ہی دلیں باہ کا          کچھ کہہ یا یہ جل نسکی برگ کاہ کا</p>	<p>دل اوس مہر کہیونہ خوشم را          شاہ و گد اسی اپنے تین کام کہین          سوار دیکھیاں ہن تری بو فانیان          ایدر دھوڑا ہی ہن منجگو جذب عشق</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>کسکی نظر ہوئے کہ یہ مہا ہو گیا          عاشق تری کلیمین کے بار ہو گیا          نالہ مرا تو چھوٹی ہے پار ہو گیا          حظ زخم دل کو مرہم زنگار ہو گیا</p>	<p>دل کسکی چشم کا سنہار ہو گیا          کچھ ہی خبر بھی ہو کہ اوٹھا ڈھکی رات کو          کشتکی کہو دلون میں تیرے صد اکبر کیا          ایدر دھسی یار ہی اب تک لو کہ میں</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>مہمی ہی اس جہان ہے آخر سفر کیا          ایشخ اون توں نے مرید لیں کیا          ای نالہ واہ خوب ہی تو نے اثر کیا          شرمندہ تیرے آگی ہمیں اشی شہر کیا          سینہ سے تب خدنگ فی سر کیا          آتش فی منجگو شمع کی مانند تر کیا</p>	<p>تم فی تو ایک دن بھی نہ ایدر گزر کیا          جنگی سب سے دیر کو تو فی کیا خراب          تیری سب سے اوٹھا مجھ پر غضب ہوا          کم فرستی فی ہستی بی اعتبار کیا          پیکان و دلی ساتھ ہوا جھوضہ          روتا ہوں گر خوشی سے یاد کر کی درد</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>معلوم نہیں اس کا ارادہ ہی کدھر کا          کر اپنی دہن سچی تو دصف اپنی مکہ کا</p>	<p>ہند ملک دل متوطن ہی سفر کا          جو چاہی اوسن طرح بیان مہمی نہو گا</p>



<p>ازاد کسوی بھی اوٹھائی نہیں منت بی خون جگر دا غم تو رہی چلی تھی کھسار میں ہر سنگ یہ کہتا ہی پکار</p>	<p>دیکھا نہ کسو سرو کو تہہ بار تہہ کا ہوتا جو نہ یہ چشمہ مری دین تر کا ای درد مقرر ہون تری فالون کی اثر کا</p>
دل	دل
<p>کھلا دروازہ میری دل پہ اتر بس اور عالم کا بندوبست سب ہوا رہیں اپنی نظروں میں کھلتا رہا جان کا دید کہ جو چشم غربت سی چمن میں باغبان سی صبح کو کہتی تھی گلشن نہیں نہ کوشا ہن در در ہزار انچ مجلس میں</p>	<p>نہ اندیشہ ہی شادی کا بھی نہ فکر ہی غم کا برابر زمین ہوتا ہی چون سر ز پر اور کم کا کہ ہر ایک سرو تہہ ہی اس چمن میں تلک نام کا کھونکی موند پہ یون جہتی ہے دیدہ دیکھ کہہو کچھ ذکر آبا ہی تو ابرہیم ادہم کا</p>
دل	دل
<p>سینہ دل حشر توں سی چا گیا تبہ سی کچھ ہسم فی نہ دیکھا جسے خفا کہل نہیں پر سکتی میں انکھیں مری میں تو کچھ ظاہر کی تھی جی کی بات جی گئی کتنو کا لو ہو ترے یاد مٹ گئی اور سکی توجی سی جھجک</p>	<p>یس ہجوم یاس جی گہرا گیا پروہ کیا کچھ ہی کہ جی کو بھا گیا جیمین یہ کس کا تصور آ گیا پر مری نظروں کی ڈھبے پا گیا غم تر اکتی کلجی کہا گیا درد کچھ کچھ بک کی تو چو کا گیا</p>
دل	دل
<p>دنیا میں کون کون نہ کیا رہو گیا یہ برقی ہی میری خاک صبا در بدر لگی</p>	<p>پھر موند پہ اس طرف نکلا اوسنی جو گیا ای چشم اشکبار یہ کیا تمسکو ہو گیا</p>

آگاه اوس سب ان چمن چرخچو دان طوفان فوج فی تو دوباکی زمین نعت برجم بنو کھین کل دبسل کی آشتی واعط کسی در آہی یوم الحسد سی پہولی کی اس زبان میں کلا ارفقت آیاتہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دہر ایدر و سبکی انکھہ کھلی اس جہان میں	جاگاد ہی ادہری جو مونڈ انکھہ سو گیا میں تنگ سسق سسری خدائی دہو گیا درتا ہوا آج باغ میں دہ سندھو گیا گرین مرا تو نامہ اعمال دہو گیا یہاں ہی زمین شومیں یہ تخم ہو گیا دی گرچہ گرم و سرد زمانہ سمو گیا شبنم کی طرح جان کو اپنی دہ رو گیا
---	---

ول

پہ شتابی تو بہلا آئے گا بات جو ہو کوئی فرمائے گا تو ہی مونہہ اپنا ہی دکھائے گا جی میں آجائے گی تو اے گا اگر اسطر حسی شرمائے گا آپ کچھ جی میں نہ پرمائے گا پہ اکیلی میں ہی گہبرائے گا بس مجھی اور نہ بکواسے گا یہ رتی جتنی تو نظر آئے گا یہ اسھی آپ ہی سلجھائے گا کبھو بندہ کو بھی فرمائے گا	یوں ہی تھری کہ ابھی جائے گا جی کی جی میں ہی رکھدے جائے گا سچ تمہارا ہی اگر پائے گا میں جو پوچھا کہ کبھو اے گا کیونکہ گذر گئی بہلا دیکھو تو میں خدا جانی یہ کیا دیکھتا ہوں میری ہونی سی عیش رکھتا ہو پوچھ کر حال تو پہرہ سنتی نہیں کبھی کبھو بھی بہلا لوگون میں زلف میں دکھو تو اونچھاتی ہو خدمت اور دن ہی کو فرماتی ہو
---	--

گ	بہت سا آپ ہی چھتاے	لیکن	قتل تو کرتی ہو مجھ کو
کا	کہیں اوس کا ہی نشان پائے	چکی	حرم و در تو ہم چہاں
گا	اپنی تین آپ ہی بچھائے	پر	درد ہم اوس کو تو سمجھائیگی
	دل		
آتا	باغ بی یار خوش نہیں	آتا	گل گلزار خوش نہیں
آتا	ایک ہی تار خوش نہیں		ای حسون چھپ میں تری باتون
آتا	ای ستم گار خوش نہیں	اور	کیا جفا کی سوا تجھی کچھ
آتا	نالہ زار خوش نہیں	تیرا	ہم کو یہ درد رات و دن
	دل		
گا	عاشق پہرچی کی کیا کرے	گا	تو ہی نہ اگر ملا کرے
گا	ایسا ہی کہو خدا کرے	دیکھو	اپنی اکھوں اوسی میں
گا	دیکھیں گوی دغا کرے		کر میں ہی دھنک تیرے ایم ظالم
	دل		
	مانند شمع میرا کس حکم ہی زبان پر		کیونکر میں خاک و لون بوز دل تیاں پر
	دل تو داغ اپنا کھنچی ہی آسمان پر		میں کس طرح تون کی لاسا منی جھکاؤں
	کھچیں سے کیا چلی ہی کیا اور غمان پر		کب تبسار اپنا جوں گل ہی اس جہین
	اپنی دھن کو لا کر رکھ دی مری دھن پر		چاہی ہی بات کی نہ آوی ہو ہند کی اوپر
	یوں اپڑی کہاں سی آفت پریرجان پر		میں جانتا نہیں ہون بیٹی بٹا ہی یارب
	دوٹ مقابل اوپر جس طرح لیسان پر		تازہ گر بہ بیان دل دو طرف سی دوری

ای درو بار بسا بودی کوی غمیت	آسانی جی ز کبھی پرو مستحسان پر
دلہ	دلہ
اسقدر تہا یا کرم یا ظلمانی اس قدر جان کو آئی دی لب تک ترغین کنگہ کسی کہون حل کا کسوی قصہ اوار گے درد تو کرتا ہی محسنی کی تین صورت پذیر	مہربانی اوس قدر نا مہربانی اس قدر دشمنی چھوٹے ای نا تو آئی اس قدر کوی بی بی ربط ہو <del>تھی</del> کہانی اس قدر سرس رکھی تھی کب بڑا دغا فی اس قدر
دلہ	دلہ
کیا ہوا مگر آرام ہی دشوار ہنسوز ہر لب ہم نکسو دی گوشل شجر کو چھ کی اپی ہی عسی ہی ہو کی حاصل حور یو ہندہ ابھی سوزن نرکان ہمی ہی خیال ادسکی ہی رلفون کا دم آنجی اور تو چھوت گئی مری ہی ای کچھ نفس بار جا تا تو نظر دین ہی کب کا لیکن	جین پھرتی ہی تری حسرت دیدار ہنسوز شکوہ الودہ نہیں پر لب اظہار ہنسوز ہنگی ویسی تری چشم کی مایا ہنسوز ٹھکھی رخنون میں تو ہن کستی دور کا ہنسوز بندہ رہا ہی مری دل میں تو بھی تار ہنسوز ایک ہم ہی رہی ہر طرح گرفتار ہنسوز دلین پھرتی ہی مری درد و زقا ہنسوز
دلہ	دلہ
ہم بھی کس کس ہوس کی ملک تھو کرین تر دامنی پیشہ ہمارے ہی ابھی ترا قدم زبان میں جون سمع گو کہ ہم ہر چند آئینہ ہون پر اتنا ہون مقبول	دل ہی نہیں اپی جو کچھ آرزو کرین دامن نچو ر لین تو دشتہ وضو کرین پر یہ کہان مجال جو کچھ گفتگو کرین موندہ پیر لی وجہ سکی جھپی رو پر کرین

<p>فی گل کو ہی ثبات نہ ہوگی اعتبار ہی اپنی یہ صلاح کہ بے اہلان شہر</p>	<p>کس بات پر چین ہوسن گنگ بوکین ای درد اکی بعیت دست سبوکین</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>اوسکو سیکھائی یہ جہا تو نے جی کسی کو کیا عبت بی کس حال سن سن میرا لگا کہنی ہم جو کہتی تھی جو جومت عاشق جی تو جی یہ تری راس مل درد کوئی بڑا ہی شوخ مزاج</p>	<p>کیا کیا ای سری وفا تو نے قتل کر چکو کیا لپا تو نے مین سنا کچھ نہ کیا کہا تو نے پای دل ای کچھ سدا تو نے مونہ دیا موڑ کیا ہوا تو نے اوسکو چھیرا برا کیا تو نے</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>یہ زلف تان کا گرفتار میں ہوں کید پر ہکتی پیر تھی ہیکسی تو اوپر بات کہتے اوپر دیکھ لینا اگر مجھسی ملی ہو عجب کیا ہی سبھی اپنی جہنی سی ای درد خوش میں</p>	<p>یہ ہار چشموں کا بھیر رہی ہوں تری جس کا بیان خریدار میں ہوں سمجھتا ہوں سب ایک پیر میں ہوں نہ بد وضع تو ہی نہ بد کار میں ہوں گر ہوں تو یہ ایک بزار میں ہوں</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>لوٹ کر تہا یاد مجھی ہول کر کہیں اجای اسی جہنی سی اپنا تو جی نہ گنگ تنگ جہان میں ہستی ہرا کی</p>	<p>پانا ہوں تب ہی اپنی میں بارون جھکین جیتا رہی جاگت تنگ ای خضر کہیں جیمین ہی خوب روئی آب میٹھ کر کہیں</p>

دوش

<p>یون تو نظر دین مین تن انکار اوری          ظالم جها جو چای سو کر محمد پو دیل          پیرتی تو پو بنائی ہوئی اپنی سچ اوری          پو چل مین درو سی که تا تو سہی مجھے          کہنی لگا مکان تعین نصیر کو          درویش کچا کہ شب آمد سراسی اوت</p>	<p>در شیر آب سا کوئی دیکھا نہ کہیں          پتھادی پیر تو آب ہی ایسا لنگر کہیں          لک جابی دیکھو نہ کسو کی نظر کہیں          ای خاتمان خراب ہی تیرا ہی لک کہیں          لازم ہی کیا کہ ایک ہی جاگہ ہو کہیں          تو فی سنا نہیں ہی یہ مصرع لک کہیں</p>
<p>ای جگر کوئی نہیں جگر سو نہیں          دل لیکیا پر ایک تکی سرف نگاہ          کہہ کون ہی دامن صحرا جہان مین</p>	<p>صبح آج ہوتی تو اقی نظر نہیں          ایسا تو دہرون مین کوئی مفت نہیں          ای در دانشونوی جو میری وہ نہیں</p>
<p>دکو سمجھا و سمجھتا بھی نہیں          او کی باتیں مجھ سے کیا پوچھو تم          درو کو تو پوچھنا معلوم ہی</p>	<p>کھی سودا ہی تو سودا بھی نہیں          بدترین گداری کہ دیکھا بھی نہیں          کوئی بیان فرما دینا بھی نہیں</p>
<p>مین تو سب باتیں نصیحت کی کہیں          جسکی بن دیکھی نہ پائی کہیں          صورتیں کہ کاپی مین خاک مین</p>	<p>پر اثر ہوتا ہی دلکی تین کہیں          خواب مین ہی دیکھتے او کو نہیں          ہی دھیسہ حسن کا زیر زمین</p>



نه مطلب ہی گدا ہی نہی یہ جو آتش شعلہ	دلہ	اہلی ہو ہی جو کچھ کہہ نہی آہلی ہو
آہلی کی سوا کوئی ہی ایسا کام کرتا ہی		کہہ ہونا نام اور کاروشن اور اپنی رسوائی ہو
نہیں کونہ چھپی کچھ ہونا ہی کا تری لیکن		گلاب ہی اگر توئی کسی سی ہی نہی ہو
	دلہ	
ای دردیہاں کسی نہ دلو پہنساؤ		لگ چلو کسی یون ہی پہ چیت گناؤ
مین دلی ساتھ کب تین کشی لڑا کروں		آہستہ آہستہ ہی جاتا ہی آہو
	دلہ	
اپنی بندہ یہ جو کچھ چاہو سوبہ اوکرو		یہ نہ آج ہی کہیں جھین کہ آزاد کرو
کے کینش کہیں ہار اپنی منہض ہو دی		دوستان درو کو مجلس مین تم یاد کرو
	دلہ	
ہر طرح زمانی کی باتوں مین ستم دیدہ		گردل ہو تو آزرده خاطر ہو تو خجیدہ
ہم کشن دوران مین بس ای جھکی طالع		سر نہ تو ہون لیکن جون سترہ خواہدہ
ای شوقیات رہ او دہری مین کہتا ہوں		چونکی ہی اہلی بہانہ سی کوی سورج
اور دن سی تو سہی ہو نظرون ہی ملاطرت		ایہر کو کوئی پنکی ہی تو دزدیہ
پہ خواہی عالم گو ہو وی تو ہو لیکن		یار نہ کیسی ہون دشمن یہ دل و حیدہ
کرتا ہی جگہ دل مین جون ابروی پیوستہ		ای دردیہ تیرا ہی پر مصرعہ پسیدہ
	دلہ	
ارض و سما کہاں تری دھت کو پاسکی		میرا ہی دل ہی یہ کہ جہان تو سما سکی
وحدت مین حرف ادی کا نہ اسکی		آئینہ عین بچال بچھی موہنہ دہا سکی

<p>لکش قدم کبطح نہ کوئی اوٹھا سکی  اوکا پیام دلی سوا کون لاسکی  اپنی تین ہلا دی اگر تو ہلا سکی  دوڑی ہر آب سی باہر نہ جا سکی  دلی اوٹھا خلاف اگر تو اوٹھا سکی  یہ آگ وہ نہیں جسی پانی بجھا سکی  ای درد چاہی لای بخود پہ نہ لاسکی</p>		<p>مین وہ فتادہ ہوں کہ بغیر ازنا نہ چھ  قاصد نہیں یکام تر اپنی راہ لی  خاف خدا کی راہ پست ہوں زینہ  یارب یہ کبسا ظلم ہی اور اک نہ بیان  کو بحث کر کی بات نہ کی تو کیا حصول  اطمانی نار عشق ہو آب سی کبھی  مست شراب عشق وہ بخود میں کی شہر</p>
<p>جروسل سولہ کی ہین اس نہیں ہی  ہر قطرہ کم از بارہ الماس نہیں ہے  یہ فقر کی دولت ہی کچھ افلاس نہیں ہے  گلشن میں تری پھولوں کی یہ پائیں نہیں ہے  ہر دم دم عیسیٰ ہی بھی یاس نہیں ہے</p>	دو	<p>کوئی ہی دو اپنی تین اس نہیں ہی  وہ انک کھتا ہی مری چشم ہی بس کا  زہنار او و پر کھو پست چشم خفات  گدرا ہی تبا آج ہوا کون اوہریے  بی قابیدہ انھاس کو ضایع کرا ہی درد</p>
<p>یہ بلا جان ہی پر آئے ہی  واغ ہین اور میری جہاٹے ہی  آشتابی کہ رات جاتی ہی  جی مین جو جو کچھ اپنی آئے ہی  آب جدای بہت ستاتی ہی</p>	دو	<p>شش عشق جی جلاٹے ہی  نوبی اور سیر نہ غ ہی بردقت  شام ہی ہو چکی کہسین اتو  کچھ نہا نہیں ہی کی کہی  مک جزی کہ ہر گھڑے محکو</p>

درد اسکو ہی دید کر	لیجے	نو جوانی یہ مفت جائے ہی
	دلہ	
جی کی جی بین ہی رہی بات نہونی پائی دید وادید تو ہی دور سی او سکی میری کون وہ بی سرو سامان ہی کدیر جہنگ جہین منظور تھی جواب کی خدمت نگاریہ اوٹھ چلی شیخ جی تم محسوس نہ انشی تاب جی فضا ہو گئی ایک تیرنگہ گرم کی سہنہ		ایک نہی اونسی ملاقات نہونی پائی پر جو بین چاہی تھی سو بات نہونی پائی جسکی خاطر کہیں رسات نہونی پائی سو تو ای قہر حاجات نہونی پائے ہم سی کچھ خوب مدارات نہونی پائے درد کچھ اور عنایات نہ ہونے پائے
	دلہ	
روندی ہی نقش پای کی طرح خلق نہان مجھے ای گل توخت پانڈہ اوٹھان نہین نہان رہتی ہی کوئی نہ کی میری تین نہان تیر علی کا ہاتھ ہی غصت کی ہاتھ دل کچھ اور کچھ غصہ کی سو اسوخت نہین جائہوں خوش دماغ جو سنکد او کی ہو جائہوں بسکد دم دم خاک مین ملا		ای عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہان مجھے کھلچین مجھی نہیکہ کی باغبان مجھے جون شمع چھوڑ نیکی نہین یہ زبان مجھے سنگ گران ہوئی ہی یہ خواب گران مجھے آتا ہی یاد جکے وہ گنج دہان مجھے برلی ہی دہین نظریں جو دیکھا جہان مجھے ہی خضر راہ درد یہ ریگ روان مجھے
	دلہ	
نہت جہد ابی ذمہ کر چسلی زندگی ہی یا کو یہ ملو فان ہے		جسکی آئی تھی سو ہم کر چسلی ہم تو اس جینی کی باتون مر چسلی

<p>ایکدم آئی او دہر او ہر چلی  تم ہو اب ہم تو اپنے گھر چلی  چشم تر آئی تھی دامن تر چلی  ساتھ اپنی آب اوسی لیکر چلی  جب تک بس چل سکی سو چلی  کس طرف سی اسی تھی کبیدہ چلی</p>	<p>کیا مین کام ان کلون سی اچھا  دوست دیکھتا شاہان کا بس  شیع کی مانند ہم اس بزم مین  ہم جہان مین آئی تھی تنہا ولی  ساتھ یہاں لگ رہی چل چلا  در دیکھ معلوم ہی یہ لوگ سب</p>
	دل
<p>محش نہ کچھو میرے پر گر غبار سی  پہر انگین مین انگین مری سطر سی  جون آفتاب نکلی مراد دل کنار سی  جو کچھ گلا ہی نکل سو ہی اپنے یار سی</p>	<p>اسے گذریو تو صبا کو یار سی  اوس سنگدل کی وعدہ خلائی کو کبھی  سینہ کو چاک صبح کی مانند گر کر وں  ای درد غیر کا نہیں سکھو مری تین</p>
	دل
<p>یا نکل جا ہی کا جی نالہ ہی کرتے کرتے  ای صبا جاتی تھی جابو ڈتی ڈرتے  مٹ گئی اور دن ہی کی پانو کی دھرتی دہرتے</p>	<p>دیکھ لوں گا مین اوس کی دیکھی تری تری  جو گیا کو چہ مین اوس کی نہ پہر آیا ابہر  درد چون نقش قدم تھا سراہ پر اوس کی</p>
	دل
<p>مرگے آہنجیو کہ قابو ہی  کہ مر اسری یا یہ رانو ہی  جی رستون کی حق مین دارو ہی</p>	<p>دل پر پتا ہی درد پہلو ہی  غم سی پچان ناہن مین جون مین  منع صہبانگر مچی ای شمع</p>

جلوہ لہ رہی کبھی مین ایسے ذرہ	جسکی خاطر بجتی کا پو ہی
دلہ	
مکھو کبھی جو کچھ محنت ہی لوگ کہتی مین غاسقی جسکو بند احکام عقل مین رہن ایک ایمان ہی باط اپنی آپسوں مین اونہو کی دام مین مین	یہ محنت نہیں ہی آفت ہی ہم جو دیکھا بری مصیبت ہی یہی ایک نوع کی حماقت ہی نہ عبادت نہ کچھ ریاضت ہی دردیہ ہی خدا کی قدرت ہی
دلہ	
ایک آن سنبھلتی نہیں اب میری سنبھالی جو کچھ کہ دکھا دی کا خدا دیکھیں گی باچا ایسی سی کوئی اپنی تین کیونکہ بچاویسے وہ سچ لباس اس کی کلیمین نظر آیا کچھ بچہ یہ گذرنا ہی کہو میرا احوال کیا جائی کس دل کی تین اہو تین گے ابرونی تری جسکی طرف تیغ سنبھالی وعدہ کی تو مرث کبھی درد کچھ اس مین	بی طرح کچھ ان السوون پانو نکالیے صدقی تری ایکار تو مونہہ پر پی دکھالی دل زلفون سی سج جادی نو اکھو سنبھالی جسکی مین مری دل کو پری آب مین لایے یون چا مین سو تو اور ہی کچھ باتین بنایے زلفون فی توہی طرح یہ اب چھوڑی مین کالیے مراکان نے وہین کردی تب مہنی بنایے اس غم کو بھلا کہی کوئی کب تین بنایے
دلہ	
ہوا جو کچھ کہ مونا تیا کہین کیا جھکورو مٹی بساط اپی مین ہم ہی آپ سو اونہو مین	بس ہم اب ایسا دو نو جہانسی ہنہو مٹی تہا کچھ اور اپنی پاس جسکو کہی کیو مٹی



نگارها خون دامن می سوده بی آب و نمایی جو کچه یون پیک آویستم البته لو بیستی		ز فاک جنبی بی تخریر طری هرگز نه ایلم ز او بود در اپنی بستی سی بهان طمع کی
	دل	
کبهر امید و عدون کی بر کسی کیا دلائی جدا ای بر تو ایک مدت عوض کیا دکنائی محبت کیا بهی چنگی کو دیوانه بنائی طیش دلی سببها نون یون بوی پیری تا بگو بهی یک بار بی و کیا آفت گزینی		کبهر تو یوسفی یاد آجیکو درانی چیلاد اساجو جاتای جلواصل کاغذی کبهر و نا کبهر سنا کبهر حیران پورین اگرستم پو تو بهی کب صد مه تهم کی اوسی پیری ہی صلح جو آج تو ای درد بخور
	دل	
کون مل گئی ہی اچھلی ایسی بات لائی ہو تم بہلی ایسی باغ میں کب کھلی کھلی ایسی کیا اوٹھی جھین کھلبلی ایسی		دل بھی کیون ہی بیکلی ایسی سب بر اکھتی میں تو کھنے دو مسکد یا خوشی سی وہ طبع درد گھبرا کی تو جو یون چونکا
	دل	
جب حدوث اپنا کنلار از قدم کھنی لگی بات تم اب اپنی دلی مہمی کم کھنی لگی وہ ہوا بی پردہ بت ہم او کو ہم کھنی لگی ہی کسی کا وہ دھن جسکو عدم کھنی لگی چاہی جسکو لگی او کو صنم کھنی لگی		کیف دم کو دیکھ اوسکی کیف دم کھنی لگی غیر کچھ کچھ کان من میں دسدم کھنی لگی واہ و اسست کی بھری کو دیکھا جا غافل تو تم بات اپنی ہی سمجھتی ہی نہیں بت پرستی کھنہ زبان دلی گرفتاری ہی

<p>ہوا کیا درد کو پیاری گل کیوں آج ہی ہوئے محبت کی شراروں میں یہ چھائی جھپٹا ہوئے ولی یہ آگ تو پانی ہی بھر کی اور بھی دوئے ہو کی انسو دن روتا ہی جو قتل کر خونی</p>	<p>نہ وہ نالو کی توشش ہی نہ آسوں کی وہ ہوئے جلا کر دیکھنا مرہ کو حقیقت کر نہیں پڑتا طیش کو دل کی میں جانا تیار آنسو کھانسی ٹری ہی خاک میں یہ لاش اور شش شیدا کی</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>جون عجب گرفتہ دل بنا ہوں معلوم کیا نہ مٹی کیب ہوں شرمندہ جذب کھڑا ہوں تقصیر ہی کہ کشنا ہوں</p>	<p>میں منتظر دم صعب ہوں ایک سر گذر گئی سمجھتے تنگا ہی تو ہل سکا نہ تجھی بگاہ نہ جو مجھ سے پر ہے</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>ظاہر یہ انہیں تو نظر ہے اس آگ سی سوختہ جگر ہے</p>	<p>باطن ہی جنھوں کی تین خبر ہی پتھر میں بھی عشق کا اثر ہی</p>
<p>ہر سنگ میں دیکھ تو شری</p>	
<p>باطن کی صفائی جت وجو کر ایسے دل کو رو برو کر</p>	<p>خاموش ہو کر گفت کو کر حیرت میں وصال آرزو کر</p>
<p>دید انصیب نہ نظر ہے</p>	
<p>لیکن بیان ہی گاہ در کار ہستہ گذر میاں کبار</p>	<p>ہستی فی کیا ہی گرم بازار سختی سی نہ کہہ قدم کو نہا</p>

ہر سنگ دکان تیشہ گری		
دیدار غامی ست ہند گل	اور زلف کت عروس سنبل	
جب دل فی کیا مری تامل	تب پردہ رنگ و بویا کمل	
دیکھا تو بہا ربودہ گری		
نزدیک بعید ہی برابر	مت ہو دم پاس سی مگر	
آئینہ و ہسم ہی سراسر	ماند نگہ کل تو باہر	
تیری تین بکرتک سفر ہی		
ہر عجزین بکریا ہی تجوب	ہر قصص مین ہی کمال تجوب	
کوئی نہیں جہان مین تجوب	آتی مین میری نظیرین تجوب	
کر عیب ہی پردہ ہنری		
ای در در نور کبریا	کد سمجھی ہی زاہد ریا	
بی عجز نہیں وہاں رسی	ہی جگہ وہاں پر کشتی	
پرواز شکست بال و پر ہی		
دل		
ہم و شہیو کی دل مین کچھ اور ہی سنگ ہے	وشت بہری ہی دل مین اور ہی سنگ ہے	
ان کم شد و کی آگ تو عفتا ہی سنگ ہے	اہل فضا کو نام سہی ہی کی سنگ ہی	
لوح فرار ہی مری جہا تی سنگ ہی		
فی فلک صبح کی غم شام تھا ہمیں	فی شوق بادہ تھا سر جام تھا ہمیں	
جب تک عدم مین عجب آرام تھا ہمیں	اسکرتی خراب سی کیا کام تھا ہمیں	

ایستہ ظہور یہ تری رنگ ہی	
فی بہان ہوائی اب ہی حرص نان کی	فی دہشت سفر نہ ہو س ہی جہان کی زادہ یہ باتیں سب ہیں تری امتحان کی فارغ ہو بیٹھ فکر سی دو جہان کی
خطر اجو بھی آئینہ دل نہ رنگ ہی	
میر	
<p>میر تخلص افصح فصحا اور ابلغ بلغا اور اشہر شعرا ہند اور سحرور عالم مقام محمد تقی  نام کا ہی پیشا عزا ہر زادہ سراج الدین علیخان از رو کا ہی چہ دیوان بخشہ  باہ صنف سخن منظوم کی ہوئے اسکی ہین اور بہ اشوخت اس شاعر بہت مشہور  اور معروف ہی ہر چند اقام شاعری سے سب اصناف پر قادر تھا لیکن جس  قدر غریات اس شاعر کا بیل کی شہرت یافتہ ہوئے ہین اسی قدر قصاید نے  تسکی رتبہ حاصل کی دار الخلافہ شہان آباد میں اولاً استبدای ظل میں  آیا لیکن بسبب بر گشتگی طالع کی ناکام و بایوس گیا اجڑا یام زیت  لکھنؤ میں جا کر بسر گئی اور بایحتاج سرکار نواب وزیر الملک بہادر سے  پایا گیا المختصر لکھنؤ ہی میں راہی ملک عدم داعی اجل کو لبیک اور حیدر  کہتا ہوا دوڑا اور مدح اس شاعر کی جتنی لکھی کم ہی کیونکہ یہ شاعر ایسی ہے  بایہ کا گزرا ہی سب دیوانات اس شاعر کی نظریے گزریے اونہیں سے  غریات اور واسوخت کا تہمہ واسطی حصول فرحت ناظرین گلستا  نہرا دی کنہ جاتا ہی</p>	
انخاب دو اوین میر تقی	

ہستی کہ آنی زانی میں ہوا کیا کیا کہہ  
 کیا کہوں تجھی کو کیا دیکھا ہی تھیں مینی  
 دل گیا جوش گیا مگر گاج ہی گیا  
 آہ ت پوچھتے مگر اگر کبھی تھی مین  
 نام میں جستہ و آوارہ بدنام میرے  
 قبلہ و کعبہ خداوند ملا و مشتاق  
 پر کہوں کیا قسم شوق کی اپنی تاثیر  
 طرفہ صحبت ہی کہ کستائیں بلو ایک ہی  
 حسرت وصل و غم خجال رخ دوست  
 چشم ننا کہ دل چبگر صد بارہ  
 درد دل غم جگر کلف غم داغ فراق  
 ایک محروم چلی میر تھیں عالم سے

دل

تو ہی ہسم عافون فی الکی کیا کیا کہہ  
 عتہ و عزمہ دانہ از ادا کیا کیا کہہ  
 شمعین کی تری بنی کیا کیا کہہ  
 چشم لطف کر مہر دہان کیا کیا کہہ  
 ایک لم فی غرض مجھ کو کیا کیا کہہ  
 مضطرب ہو کی لکھا مینی اوس کی کیا کہہ  
 ہر حرف پہ دہ کہنی اگلا کیا کیا کہہ  
 د اطلی تری سنائی سنائی کیا کیا کہہ  
 مر گیا میں یہ میری مین کیا کیا کہہ  
 دولت عشق سی ہم پاس ہی تھا کیا کیا کہہ  
 آہ عالم سی رہی تہہ صلا کیا کیا کہہ  
 ورنہ عالم کو زانی دیا کیا کیا کہہ

دلی صد می بری اوٹھائے تھی  
 کیسی آنسو لک تک اٹھے تھی  
 زخم چھاتیکے سب اوٹھائے تھی  
 کہو بیان سر و گل کی سائے تھی  
 کس توقع پہ دل لگا تھی  
 سانس ہی ہسم یعنی اپنے تھی

رنج کبھی ہی داغ کھائے تھی  
 پاس ناموس عشق تھا ورنہ  
 وہی بھانہ ورنہ تھنی تو  
 اب جھان آفتاب میں ہم مین  
 کچھ نہ سمجھی کہ تجھ سے یاروں میں  
 فرصت زندگی سی مت پوچھو



میر صاحب رو لا گئی سکو کل دی شریف بہان ہی لائی ہی

دل

بہر کہین گی تری رہ میں باہم کھینگی کب وہ تیغ ناز یارب نجانہ کہ کہتی ہیں کسی نبی کیا خال ذر لطف خطیے دیکھیں رض ہی عشق کا بیڑاں ہے کچھ کہیں پو پڑھوں یارب زمین کے ہوس تہی عشق کر نیکی یہ بسکن کب آئی کوئی مرناتھا سکو پر موا جسکی لئے اسکو نہ کچھ	گی گدڑی میں آخر ایسی کیا ہم رہی میں دیر سی سر کو جھکا ہم رہن بنی لطیفان ہی میان تو باہم ہوئی میں گشتی یہ کافر فراموش ہست کرتی میں اپنی سے دوا ہم پھرین گی اون سی یون کت جہا ہم ہست نام دوم ہوئے دلو لگا ہم جہان میں رہ کہہ گی اسم فہام یہ سمجھی میر کا کچھ مدعا ہم
---	--

دل

سنی حال تری شنگان چارون کا لای خاکین کس طبع کی عالم بیان عرفتانی سی او سن لک ہی ہر آن علاج کرتی میں سو دای عشق کا میرے تری ہی زلف کو خوشتر میں ہم دکھاوین گے شریبہ کی مرنی سی دل کی کہ معصرت ہوا دے شریبہ کی خرمین کل پر کہ ہو گری بحسبلی	ہوا نہ گور نہ گہرا اڈون ستم کی یارون کا نکل کی شہر سیکر کر فرارون کا بہلا نہیں ہی بہت ٹوٹا بھی تارون کا خلل پذیر ہوا ہی دماغ یارون کا جو کوئی ناگی گانا نہ سیاہ یارون کا چیان میں کچھ تو رہا نام مقررارون کا جلانا کی ہی مری شہان کی خاٹون کا
---	---

<p>ہسین تو زہد و روع پر بہت ہی انجی عود ادھی ہی گرد کی جانا لگوری اوسکی</p>	<p>خدا ہی شیخ نجی ہنس ہی گن بکارون کا عبار میری عاشق ہی فی سوارون کا</p>
<p>کام یلین مرا تم کام کیا شربت خاکین گے مل سجی طرف حرم کے ہرگز تیری کوچکی رہنی والون فی حال یہی فی میری نگہ اگر دھڑکی کیا تھا میری تین دلی کی کجکلاہ لکھون نے ایک عاشق نظر ہسین آتا عشق خوابان کو میری اپنا</p>	<p>دولہ</p> <p>غرض اوشیخ فی ہی کام کیا تو فی گلشنیں کیون سر کام کیا استان پر تری مقام کیا ہسین کی کعبہ کو سلام کیا آپ کو سب میں نیکنام کیا شیخ محی قند یہ میں سر کام کیا کام عاشق کا تم کام کیا تو فی والون فی قتل عام کیا قبلہ کعبہ و امام کیا</p>
<p>ای ابتر تو اد کسی سمت کو برس جران تو دیکھ پوئل بکھیری ہی تہی کل صبا مرکان بی یہ گی مری رونی چشم کی مجنون کا دل ہون محل سلی ہی ہون جدا ای گریہ اوسکی دلیں اثر خوبہ ہی کیا اوسکی زبان کی عمدہ ہی کونکر کھل سکون</p>	<p>دولہ</p> <p>اس ملک میں ہماری تو ہی چشم تری پس ایک برگ گل گرا نہ نہ جان تھا ہر افس سیلاب موج ماری تو ہری ہی خوش تہا ہر دن ہون دشت میں جون لہ جرس رود ہون جسک سننی اوسکی تودی ہی سنس کہتا ہون ایک میں تو سنا تا ہی بکود سن</p>

حیران ہوں میرے زرع میں اکیلا کروں گلے	احوال دل بہت بھی فرصت ہی کی گھٹ
دل	دل
<p> شک انگوٹھیں کہیں ہیں آتا  پوش جاتا رہا نہیں لیکن  میر تھا ایکے نفس بچران  دلی رخت ہوئی کوئی خوش  عشق کا حوصلہ ہی شر طار نہ  جبین کیا کیا ہی اپنی اہم  دور بیٹھا غبار میرا کوس ہے </p>	<p> لوہو آتا ہی جب نہیں آتا  جب وہ آتا ہی تب نہیں آتا  سو وہ مدت ہی انہیں آتا  گریہ کہہ بی سب نہیں آتا  بات کا ٹکڑا نہیں آتا  پرخن تالاب نہیں آتا  عشق بن یہ اون نہیں آتا </p>
دل	دل
<p> گرفت سی جان لب پر آئی ہے  لکھتی رقعہ لکھی گئے دفتر  ارز و اوس بلند بالا کے  دیدنی ہی شکست کے دل کی  ہی تصنع کہ حاصل میں وہی ہے  دل سے نزدیک اور اتنا دور  بیٹوں کیا ہی کو ہن ایب  جس مرض میں کہ جان جاتی ہی  بیہان ہوئی خاک سی برابر ہم </p>	<p> ہنسی کیا چوٹ لے کہا ہی ہے  شوق فی بات کیا بڑا ہی ہے  کیا بلا میری سر پہ لائے ہی  کیا عمارت غمون فی دماغ ہی  یعنی ایک بات سی بنا ہے ہی  کس کے اوسکو کچھ شنائی ہی  عشق کی زور آزمائی ہے ہی  دلیرون ہی کی دھجہ جدا ہے ہی  وان دو ہی ناز و خود غما ہے ہی </p>

اب موی ہی زندہ جاوید میں جسوں عقیق گم ہی ہر	رقہ بارتھا جب ہے کیا دوانی فی موت پائی
کیا میں جان سی وہ ہی جو ملک آتا تو کیا ہوتا پہر تھا دوراوسی مدتوں کوہ صحرا میں وہ لعل ہار تھی کچھ کچھ کہا سب نے گئی مٹی میر کو کل فٹل کرنی او کی در پر سے	قدم دو تھا پیر ہی نہیں جسے جا تا تو کیا ہوتا بلا کر پاس اپنی جگہ ٹھلا تا تو کیا ہوتا جو وہ جسم ہی کچھ نہ نہ سی فرما تا تو کیا ہوتا جو وہ ہی گم سی باہر اپنی ملک آتا تو کیا ہوتا
ایک آنہ سے زمانہ میں یہ دل نہ ہوا ہوا کہلاتی کیا ہو دست کسی کا کچھ رنگ ازویش رقتہ میں نہیں ہو کسی راہ میں یوں پہر اوٹھنا بیگای اید دست سے بیکر جواب خطا کا نہ قاصد پہر کہو کیا جانی ملاپ کسی کہتی ہیں یہ لوگ اس بحر میں ایک در غزل ہی تو میر کہہ	کیا جانی کہ میر زمانہ کو گیب ہوا باتوں سی میں تمہارے بہت چون چلا ہوا اتاہنیں ہی پہر کی او دہر کا گیب ہوا گرگوئی مدو فی طمہ گیا دل جس ہوا کیا جانی سر نوشت میں کیا ہی لکب ہوا میرسون ہوئی کہ جسم سی تو وہ ہی لڑا ہوا دریا تھا تو تو تیری روانی تو کیا ہوا
اوس کام و جان دلی جو کوئے جلا ہوا کہنجا بغلیں میں جو اوسکت پاکی را فی صبر ہی نہ ہوش ہی فی عقل ہی دین چون صید نیم کشتہ رہتا ایک سا	دیکھا پہر اوسکو خاکین چمنی ملا ہوا کہنی لگا کہ ایکو بھی ریت ہوا آتا ہی اوسکا ہنس عاشق بنا ہوا کیا جانی کہ دنگوہی کیسا بنا ہوا

<p>بیا تو ابرسا کہیں روٹا کہہ ایوا دلخواہ باری لمعی کا مدعا ہوا</p>	<p>جون برق جگو ہستی گونی نہ کیا بیا بھیہر قریب فی آدو کی زیر تیغ</p>
دلہ	دلہ
<p>دیکھی کہان وہ زلف کر سودا سا ہو گیا دیکھا تو ایک پل ہی میں دریا سا ہو گیا اب دل کو دیکھتی ہیں تو صحرا سا ہو گیا مرنا بھی میری کاتعاش سا ہو گیا</p>	<p>دل دھتے جنوں کا ہبسا سا ہو گیا نیک جوش سا اوٹا ہتا مری کسی رات کو عبود تیرا تاجب منتیں باج و بہار تہا نیک تو ہم دی ہستی علی آئی تھی ہمیں</p>
دلہ	دلہ
<p>زیر لب جب کچھ کہے وہ مر گیا دامن پاک اوس کا خون میں بہ گیا پہرہ آیا جو کوئے او در گیا میر تو دانا تھا یہ کیس کر گیا</p>	<p>تیغ نیک کیوں تو عاشق پر گیا ترپہی زیر تیغ ہم بیڈول آہ کیا بیداری اوسکی کوچہ میں طلسم کہتی ہیں ضایع کیا اپنے تین</p>
دلہ	دلہ
<p>اندا زخن کا سبب شور غفرتا ساتھ اوسکی قیامت کا سنگاڑاں تہا انہی تہا بلا تہا کوئی اشو جہان تہا جہن کہ جنون جگو ہوا تہا وہ کہان تہا وہ کج کسی کج خندہ اب میں نہان تہا ہر جہد کہ وہ نکس دی تاب نہان تہا</p>	<p>یہ میر تم کشتہ کسو دقت جو ان تہا جس راہ سی وہ دلدزدہ دلی میں نکلتا اندرہ تہا ایسا ہی جون ابدہ خاک جنون کو عشت دعویٰ عشت ہی جھیپے غافل ہی ہم احوال غصہ سی اپنے کس روٹہ روا دنی خارا شکیں کے</p>

گوهر بهشت مین کسو فی نخی کو بجایا	موجود نہ تھا تو کوسمان نام نشان ہوا
دل	دل
عشق کی بیچ مین یارب تو ملایا ہوتا عزت اسلام کی کچھ رکھ لی خدائی دتہ گھر کی آکی سی تری غسگے عاشق کی ابو صد چند ستم کرنی لگی تم ابکاش دل پہ رکھتا ہوں کبھو سر بھی ماروں ہون میرا ظہار محبت مین گیا جی نہ ترا	بیتن ادھی مین دل نہ بنا یا ہوتا زلف فی تری تو زنا رسد لایا ہوتا اپنی دروازہ ملگ تو بھی تو آیا ہوتا عشق ایسا نہ تھین مینی جتا یا ہوتا ہاتھ پاؤ کو نہ مین تری لگا یا ہوتا ہاں نادان بہت تو نے چھپایا ہوتا
دل	دل
کچی اوکی جو مین جتا فی لگا زبدی عشق مین کوئی یون کر ملک نہین رہتی عاقل بھلا قد بعیر	مجھی سید ہیان سٹانی لگا جکواہ منہ کتھو آنے لگا کھن میر دل کو دوانی لگا
دل	دل
سنہ تگا ہی کری چوس کا شام سی کچھ بجا سار تہا ہون داع آنکھیں کھل رہی ہیں تاب کسکو چو حال میر سنی	جزلی ہی یہ آئینہ کس کا دل ہوا ہی چہرہ اعلیٰ کس کا ہاتھ دستہ ہوا ہی تر کس کا حال ہی اور کچھ ہی منظر کس کا
دل	دل
انسو میری آنکھوں مین ہر دم جو نہ آجائے	تو کام مرا اچھا پردہ مین جلا جاتا



<p>صنکر که داغ دل آسوده ہو ورنه اون انگهون سخی چشمنی پر جای جوین جلگر جون ابرنه تهم سکتا انگهون کاری همکا تخلیف کی جمنی اوس دجمنی کو مرنیکی</p>	<p>یہ سئلہ بہرکتا تو گہر یار سبلا جاتا باوام کو کل یار و مجلس ہی میں کیا جاتا جون برق اگر وہ ہی جھمکی سی دکھ جاتا تہا میر تو ایسا ہی دل جی سی اوٹھا جاتا</p>
دل	
<p>کوئی فقیر یہ ای کا شکی دعا کرتا گلی سی یار کی ہم لیگے بین سر پر شور تری مزاج میں تاب و تعب تہی مرکان</p>	<p>کو مجھ کو اوس کی گلی کا خدا گدا کرتا وگر نہ شام سی ہنگام ہی رہا کرتا کبھی سی عشق فکر تا تو تو بہلا کرتا</p>
دوست	
<p>یاو ایم کی خوبی نہ نظر بھگونہ تہی فدا اسنگی شام و سحر بھگونہ تہی</p>	<p>سرمہ و آئینہ کی اور رنج بھگونہ تہی زلف آشفہ کی سہ دو دہر بھگونہ تہی</p>
<p>شانہ تہا نامہ بلا کو چہ کیسوتیرا آئینہ کا ہیکو تہا حیرتی روتیرا</p>	
<p>اگہی حسن سی اپنی بچھو نہ نہار نہ تہی پاون بیڈ دل نہ پرتا تہا یہ دست نہ تہی</p>	<p>اپنی مستی سی تری چشم خبر دار تہی ہر دم اس سطور کر میں تری لوار تہی</p>
<p>خون کا ہیکو تری کو چہ میں یون عشق تہی دل زد کی لب تری دیوار علی سوتی تہی</p>	
<p>خوش دل کی ملا کرتی تہی بہرعت داد مطلقا تجھی نہ مربوط تہی ارا عین داد</p>	<p>بلع میں تری تصرف تہا بمن حد سی داد کا ہیکو رہتی کو چہ میں تری شور سی داد</p>

	<p>طور نیر اپی تری پاس هم آجاتی حب خوشش تھی شام سوچا تھی</p>	
<p>بنجامہ کا جو اوپوتا ہوا رہتا تھا توڑی بخش میں گلی ہی سی لگا رہتا تھا</p>	<p>بی تکلف مری ہمارا کو آرہا تھا ملک جدا رہتی تو دیر آنکھ سے ملتا تھا</p>	
	<p>اس قدر نقد نہی اپنی تری گھون میں لعب بازی میں بھی رہتا تھا گھون میں</p>	
<p>استیون میں تھی چاک زرہ دامن میں یہ طرح کب نہی ڈوچی کی طرح چتون میں</p>	<p>گلی کا ٹیکشن گلی تھی پیرا میں پہرے کی کس روز تھی یوں کیڑی میں گن میں</p>	
	<p>بند لٹی ہوئی ہر دم نہ گڑی رہتی تھی بیخ گڑی کی گلی میں نہ پڑی رہتی تھی</p>	
<p>کدن آتا تھا پر اگندہ گئی تو کا خیال لعل جان بخش نہ رہتی تھی کہو تھی لال</p>	<p>دو دوں چہری یہ پہری ہی رہتی تھی خوبی خدہ نہ لوگون کی جیون کی تھی بال</p>	
	<p>پان سی شوق نہ تھا کیسی کا دکور عصہ ہو جاتی تھی لہن کی کا دکور</p>	
<p>ننگ پوسی نہ مخطوطہ نہیں پاس تھی مسکی چولی سی کہو در پہ جو تم آتی تھی</p>	<p>ننگ جامی جو سی جاتی تو گہرائی تھی لیٹی دامن سی اولٹ گھر میں جاتی تھی</p>	
	<p>یا تو اب کہنی نہیں سوچتی تھی میں بابر اندر ہو کہیں نہ کسی تھی میں</p>	
<p>دل نہ تھا اتنا مگا خوبی دھڑائے سی</p>		<p>شوق زینت نہ تھا زبطہ یعنی سیس</p>

ابو سو بار کر بند ہستی ہی رکھا ہے سی	دیکھتی رہتی ہو ترکیب خود ادا کی ہے
روسیہ آئینہ سی ٹکوز اعیت ہی حسین	
سر نہ تیرہ درون سی تہین جیت ہی نہیں	
شانہ اب تہہ میں ہی زلف بنا کرتی ہی	سی دانتوں میں کے بار لگا کرتی ہی
پس سرمہ کی سلا ہی رہا کرتے ہی	انکہ رعنائی پہ اپنے ہی رہا کرتے ہے
جان انکھوں میں کسو کی ہونظر ٹکونہیں	
غش کر سی کوئی ستم مدہ خبر ٹکونہیں	
کب لگی کو چون میں بہتہ ہی لی تم لولا	پڑلا کا ہسکور تھا تھا لگی کا یوں
ساتھ خونخوار نہ پرتی ہی نہ ہی تم خونخوار	دم میں ناحق کسی یونہی دیکھتی ہی مار
ماغیہ قندہ و پر جاش ہو یہ ہوا تو	
شوخ و شلیاتی و او باش ہو ہی ہوا تو	
بیشتر ہم کی کویتہ ترا طلبکار نہ تھا	ایک بھی نہ کس ہمار کا بیا نہ تھا
جنس اچھی ہی ایک خدیار نہ تھا	ہم سو اکوئے ترار و نیک بار نہ تھا
کھتی سودا ہی جو ہتی دل نہ لگا سکتی ہی	
انکھیں دمی سوند کی یوں جی نہ جلا سکتی ہی	
بایں ہم ہی کہ اب ہم ہی نہیں کچھ یار ہے	خفت بر باد کی عزت و حرمت ساری
یاد خاطر ہی اب ہم کو بھی ہی بزاری	یعنی اس شہر ہی اوٹھ جانے کی ہی طیار ہے
رتبہ غیر نہیں انکھوں سی دکھا جاتا	
خافت اب یہ دل تہا نہ نہیں	

کوی نادیده محب دہ کالین گی ہم	سادہ نامرکب بادہ کالین گی ہم
بوس و اغوش کا آمادہ کالین کی ہم	بند خود رانی کا ارادہ کالین کی ہم
اوسکو اغوش تمنین ہم اپنی لین گی	
اوسکی دادر دل ناکام سب اپنی لین گی	
اوسکی کنچین کی علی الرغم تری مرا	اوسکو سکھلاو نیکی طرز روش رعنا
مجلسون میں اوسکی لاو نیکی بصورت	صحبت اسی دشمن جان اوسکی اگر بن
تو بھی دیکھو کس طور گھڑا تی ہم	
چڑھیا رکھتی ہیں کس بستی بستی ہم	
چہرہ کو اوسکی کراستہ دلخواہ کرین	اری اوسکو دکھا حسن سی اگاہ کرین
راہین خوبی کی تیار اوسکی گراہ کرین	توہنی صندسی تری ایسا ہی شتاہ کرین
کہ تجھی سدرہی خوبی و رعنا کی	
دھیان لی تری اس جا بڑی سی	
دست نشان ہو تو غیرت تری بٹ تری	چشم کھول کو دکھائی تو تو آنکھ جی
مارٹھو کر چلی دامن کو تو تو سرنہ اوچھا	حبس طرف اوس کا گدھر ہو دی تو اوچھا
پچھڑی گانی دی اشارت کر چھپ ماری	
عشوہ و غمزہ و انداز بھلا دی	
زندگانی ہو تجھی بات سی اوسکی دشوار	کوی دم تو بھی پھر سی جان سی اپنی ہزار
پہنچین اوسکی تجھی ہر آن میں سو آزار	طرز و تعریض و کنیہ کی رہی ایک بوجھل
جاکے طمس سامنی اوسکی بوہت ٹاوی	

	عرف سترمین دو بابو اکبر کوادی	
دل واسوخته کو اب تو لے جاتی ہیں عصر سی خون جگر آپ پی جاتی ہیں	اپنی جاغیرون کو تا چار دی جاتے ہیں اکی یون جاتی نہیں کسے جاتے ہیں	
	اوی گاتو ہی منانی تو نہ اونگی ہم جان سی جادو نیکیان سی بخدی ہم	
باز گشت اکی کس طرح نہیں ہے منظور لو کہ درپیش میں اوی زہ دور از دور	جانا پٹانا تو پیر آئی کا نہیں بیان مذکور گجاسی اپنی گزرتا جاسی ہم تا مقدر	
	موندہ او دہر کری مذکور جاسی اپنی اوٹھنا خدر کو دیوی ہی ہمار کا آنا جاتا	
میر اعاض ہی لوگوں نی کیا ہی اکی دل کی واسو سی لوہو پی پیای اگی	خلق و عالم سی کنارہ ہی کیسی ہی اگی غوت و قرب ہی براد کیسی ہی اگی	
	پرکسون نی نہیں اس سے نہ بان باریکی یہ ہی عالم ی کوئی طرح سے باریکی	
ایک دن وہ تھا کہ مکتونہ فریب آتی تھے ادلی سولی ہی زریے اکی اوٹھا جاتی تھی	دعی کا میکو مجلس میں جلی باقی تھی چو پتی تھی باون تو پھر سر میں کین کتی تھی	
	با تو اب تم دیکھ پس کی رہتی ہیں کر کی سرگوشی جو کچھ جاتی ہیں کتی ہیں	
تکوی اپٹہ پر حرف و شکایت اون سے باز وہا نہیں کے ہی حرفتیم حیات اون	شکر اون کا جو ہی ہی تو شکایت اون سے ہر طرح کوئی جلی جائے شکایت اونسی	

<p>باہنہ کا نہ ہی پہنہ رکھ کر کہہ کی کڑی سے ہوتی ہو کبھی نہ کر دے ہو ٹک جو لڑیے ہوتی ہو</p>	<p>اوسے مٹی میں نہیں کرتے کسٹو رقصور اوسے لگ جیتی ہو جاگتی ہو جیسی دور</p>	<p>بس اوجھائی تھیں خاطر اوہیں کی منظور اوسے ایکدم میں کی بار ملاقات ضرور</p>
<p>جبکاشیوہ ہی حرم زدگی اوہیں سی صحبت بندگی پیشوں سی پر خاش خد اکی قدرت</p>	<p>کھٹ کر مہرہ رہیں گھر تو بلانی جاؤ اونکو دریا یہ جو سن پاد نہانے جاؤ</p>	<p>گرہ آزدہ ہو ٹک ہی تو منانی جاؤ الغرض کر کی اودہر سو سو بہانی جاؤ</p>
<p>ہم اگر خاک میں موندہ یہ نہ بولو چلو ہم اگر لوہو لگیں روئے تو مہنس کر لالو</p>	<p>ہر دم اوسے مری خون ریزی کی فراموشی ہی فارغ ان دو نوسے ہوتی ہو تو آسائش ہی</p>	<p>اوسے آزار دہی کی سیری لگائیش ہی اوسے دلجوئی ہی یا چہرہ کی آرائش ہی</p>
<p>دو دو دن مت ہی ناب پڑی سوتے ہو رہتی ہو بی مزہ بیدار اگر ہوتے ہو</p>	<p>اپنی ترکیب نیانی سی کہاں مہبت ہی شاد و زلف گٹھی رہتی مہی صحبت ہی</p>	<p>خوبی رعنائی سی جگو تو بہت فرمت ہی چہرہ آرامی شب و روز ہی یہ صورت ہی</p>
<p>سرہ سی اکہہ اوہا دیے تو مرا موندہ دیکھی آرمی چھوڑی تجھی ٹک تو ایدہر تو دیکھی</p>	<p>دوق رہتا تھا تجھی کامیکو خود راہی کامی</p>	<p>محکس روز تجھی پانی تھی عفتی کامی</p>



کب کج نسل رہی تھا ہنہ بکلا سے کا  
آنا دلاستہ نہ تھا جامہ زیب سے کا

سرخ سخاوت نہ ہوتی تھی نہ لگتی تھی چاک  
خون سیا عیش کی بارون کی یہ دامن پاک

ایسی اوٹھ کی نصیب میں کب تھی نگہ و  
پٹ دانم کی نبوتی تھی ترسی تہ کی سو

درزی کا پناہی کر مئی ہیکٹ تنگ سیلے  
کارچی ناگمین سوی کی کر مئی ٹانگی ہیلے

خط بھی آیا یہ مری تری صفیہ ہوئی  
ایسی سچ دیکھنی یہ تھکورا سے ہوئی

رک کی دیکھنی دس جا تری مونہ ہی بسی  
جونی سکی ہوئی سب صبر یونین بھی بسی

نہ لینی نہ کہہوا تھی سسی جاتی تھی  
زہرہ نہ کریمانین لکواتے تھی

اتو پوشاک ہی کچھ تازہ کائے تھی  
طرحدار دیکھی طرح اور ہی ڈالے تھی

بال دھان سواری تری میان چھوٹی تھی  
ہر جگہ داغ مرا مو نہ تھی تری حال

نہ مرہ انگوٹھن کر کے ہندی کریشام دسٹھ  
مطلق احوال مرا انگوٹھن حسین دلفر

تین فریب کے گناہین وہ تہا ری پار شوق کی باتہ شب و روز سراویر ہے	دامن حب بیٹی باد میں او سکی ساری جہانیاں کوٹتی ہی کوٹتی آخر مار ہے
رہی آتا کہ جگر میں زہی لو ہو کی بوند اب سامن وہ ہی کہ دیکھو کے لگان بوند	
نیک اچھڑسی زیادہ ہوئے ہیں دہری کتنک اس طور کوئی ای تم ایجا دہری	بس بہت ہے اٹھواری سدا دہری دیکھو بیدا دہری را کو فساد دہری
ہی قریب اب کہ تری کو چھی او ہر جاو بی محبت ہی میں کہو اگر بھڑا دین	
اکھٹو طرف در میں گی جا کی بھلا کی کوئی سر کر یا بن میں یوں ڈالے لکھی کر ہے	ہر زمان ہر کسو سی حال کہا کیا کر ہی میر کی طو ز تراشکوں لکھا کیا کر ہے
جی نہ نکلا اگر اس میں نوک رہا کر ہے گا رشہ ایسا کہین مٹی کھ کر ہی گا	
حوالہ کرم کن جو دل نا صبور تھا ہنس جوا ب کو تو میں پہنچا خدا کی تین آتش لبہ د لگی ہوئی ورنہ ای نسیم مجلسین رات ایک تری ترقیہ بغیر ہم خاکین بی تو نے لیکن ای سپہر کل نایون ایک سر بر جو الگ	دل پیدا ہر ایک کہ کسی شور شور تھا معلوم اب جو کہ بہت میں ہی دور تھا کسی نہ برق خرمی صد کوہ طور تھا کسی شمع کی ٹپک جوتہا بی حضور تھا آتش کو بھی راہ چلا نا صبور تھا بکسر وہ اسخوان کس نہ تھی چور تھا

<p>کہنے لگا کہ دیکھ بیکہ جہاں راہ بی خبر نہا وہ نور شک حور ہستی میں ہیں میر</p>	<p>میں بھی کہہ سو کا سر پر غور تھا سمجھی نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا</p>
<p>کیا میں ہی پریشانی خاطر سے قرین تھا یا تو ہی وہ کوئی دم کی لے لیکن اب کوفت ہی حیران سی جہاں تن پہناتا</p>	<p>اکمیں تو کہیں تین دن دل غمیدہ کہیں تھا ہوٹو نہ رسی جفیس باز پسین تھا حور دروالم تھا سو کہی تو کہ تمہیں تھا</p>
<p>نکلے چتر جو کوی جوش زنان پانی کا کھر کچھ چاہی اسلام کی رونق کی لے درہی حال کی ہی ساری مریحان میں جان کہہ اتنی ہی اندوہ من کیا کیا کہیل لڑکوں کا سمجھتی تھی محبت کے تین وہ جانی کہ ہو رو کی کہا ہی مکتوب بت پرستی کو تو اسلام تہین کہتی ہیں</p>	<p>باد وہ ہی وہ کسو چشم کی گریانی کا حسن زنا رہی تسبیح سیما نے کا تو ہی کر سیر مجموعہ پریشانی کا تک احوال ہی اس یوسف زندانی کا ہی برا حیف ہیں اپنی ہی نادانی کا ہمیں سہنا کر کیا کا غداشانی کا معتقد کون ہی میرا یہی مسلمان کا</p>
<p>اس عہد میں الہی محبت کو کیا ہوا امیدوار وعدہ دیدار مر جیسی جاتا ہی بار تیغ بکف غیر کی طرف محبتش فی جگہ ابر کرم کی کی محفل</p>	<p>چھوڑا وفا کو اون فی مروت کو کیا ہوا اتنی ہی آتی میری مت کو کیا ہوا ای کشتہ ستم تری غیرت کو کیا ہوا ای چشم جوش اشک نہشت کو کیا ہوا</p>

تہی صعب عاشقی کی ہدایت ہی میر پر	کیا چاہی کہ حال نہایت کو کیا ہوا
اولہ	اولہ
اوٹھی ہو کین سب تدبیریں کہ نہ دوانی کام عہد جوانی رو رو کا پیری میں لیں کچھ نہ حرف نہین جان بخشی میں سگی خوبی اپنی مست ناحق تم مجبور دن پر یہ تہمت بھی تھارے کے کس کا کہ کیا قند کون جرم ہی کیا حرام میاں کی ہو خفیدہ سید میں خل جو ہی اتنا ہے صبح چین میں او کو کہیں تھلیف ہوئی آئی	دیکھا اس بیماری دل فی آخر کام تمام کیا یعنی رات بہت ہی جاگی صبح ہوئی ام کیب ہم ہی جو پہلی کہہ ہی سو مر کا پیغام کیا چاہی میں سو آپ کرین میں عجب نہ کیا کو چہ کی تری باشندوں فی سکو بہت سلام راکھو رو صبح کیا یاد کو جو نون شام کیا بے ی کل کو مول بیا قات سی سرو غلام کیا
دولہ	دولہ
چین میں گل فی جو کل دعویٰ کیا بیا رفتہ پیرائی تری تماشہ نکلتے عشق کی اس پرہ میں ہکو سپہ ار تجہ ہی م کی کشاکش گلیمیں کھسکے لگانا دل کو کہیں یسنا نہیں توینے	جمال یار فی موند او کا خوب لال کیا چین کو میں ہم فی تری نہال کیا لسان سبزہ نورستہ پایا ل کیا سوا کسی تیغ فی جھگڑا ہی فصلا کیا جو کچھ کر میر کا اس عاشقی فی حال کیا
دولہ	دولہ
دیکھی گا جو بیج رو کو سو جیران رہی گا منعم فی تا ظلم کی کر گھسے کو بنایا دل دینی کی ایسی گنت اون فی نہیں کیے	واستہ تری مو کا پریشان رہی گا بر آب کوئی رات ہی مہمان رہی گا جب تک جھگڑا میر پریشان رہی گا

دلہ	<p>بیہوشی عشق ہوں کیا میرا ہوس کس دل سے ترا ترنگہ پار نہ گذرا دیکھنا اوسے دور سے بہی طردن فی سوار بیا بان میں گیسوا محل لیسے اکی جو تری کو چہ سی جاؤں گا تو سنو فی خون ہوا انکھوں سے بہا تک ہوا داغ</p>	<p>ایا جو خود صبح تو پہر شام نہ آیا کس جان کو یہ درگ کا پیغام نہ آیا وہ رنگ مر عید لب بام نہ آیا مجنون کی طرف ناوہ کوئے گام نہ آیا پہر حقیقی جی اس راہ وہ بدنام نہ آیا اینا تو یہ دل میرا کسو کام نہ آیا</p>
دلہ	<p>جس سر کو غور آج ہی بیان تاج درمی کا شرمندہ تری رخ سے ہی رخسار پری کا زندان میں شورش لگئی اپنی حسنون کی ہر زخم جگر داؤد محشر سے ہمارا اپنی تو جہان اٹکھ لڑی پر وہیں دیکھو تھک میرا جگر سوختہ کی جلد خبر لے</p>	<p>کل اوسیدہ میں شور ہی پر فوج گری کا چیتا نہیں کچھ آگ تری کبک درمی کا اب سنگ دراواہی اس شفتہ سری کا انصاف طلب ہی تری بیدار گری کا ایسے کو اپکا ہی پریشاں نظری کا کیا یار میرا ہی چراغ سحری کا</p>
دلہ	<p>وہ ایک روشنی کہولی ہوئی بال ہریا آدھیا دھیرا جو ہمیں اوسکی عشق میں کی امتداد مدت ہجران بیان کر دے دعویٰ کیا تارخ سنی گل فی باغین</p>	<p>سنبل چرین کا مفت میں پامال ہو گیا دل سا غریز جان کا خنجیر ہو گیا ہیاعت قیامت و رسال ہو گیا سنبلی لگی صبا کی سو منہ لال ہو گیا</p>

فات حیدہ زنگ شکستہ بدن را	زیر تو غم میں میرے حبال ہو گیا
دلہ	دلہ
بنیاب جھکے دیکھا دلو کو کباب دیکھا پودے ستم کا جن فی اس باغ میں لگایا ابا دیکھو جس میں دیکھا تھا اکشت لیتی ہی نام اوس کا سوتی کی چمک اٹھی ہو	جتنی رہی تھی کیونچسں ہو غدا دیکھا اپنی کی کا اون فی شرہ شتاب دیکھا اوس دل کی ملک کو اب ستم اٹھایا ہی خبر میرے صاحب کچھ تمہی خواہ دیکھا
دلہ	دلہ
دل بہم پونچا بہمن بسکی راتیں جہلا برسان اب آخر چہا لگی جھیر ریگ	آپری یہ ایسی چکاری کہ پیرا میں جہلا درت پہلی تھارا جوں باہ تہا دامن جہلا
دلہ	دلہ
بدای کہ نہان تھی آتش نفس میری میں گریہ خونی کور کی ہی رہا ورتہ بن دوجی کرم سی توہ جو بخش نہینا تو بارا گی جب گذرا بوسہ سی تری لب کے	میں ضبط کرتا تو شب بھر یہ جہل جاتا ایک دم میں زمانہ کیا یہاں رنگ ل جاتا پسکش میں چاری ہی دن خیر کا ڈھاتا کیا میری لڑکا تھا باقون میں جہل جاتا
دلہ	دلہ
ان صید اکلون کا کیا ہو شکار کوئے پوچھو تو میری کیا کوئی نظر چڑھائے	ہوتا نہیں ہی آخر کام انکی امتحان کا چہرہ ادترہ ہی کچھ آج اوس جوان کا
دلہ	دلہ
چاری انکی ترابج کسی فی نام لیا	دل ستم زدہ کو مہنی تہام تہام لیا



نہم جو کہا ہی تو عاصیٰ رینی کی	غزیر نہر کا بھی صاحب ایک سلام لیا
خواب رہتی تھی مسجد کی اگی میں بیٹے	لگا ہمت فی ساقی کی انتقام لیا
اگرچہ گوشتہ گزین ہو تھیں شاد و زمین پر	پہ سیری شور فی روی زمین تمام لیا
۱۰	
سبر کی قابل ہی دل صد پارہ اوس بچہ کا	جسکی ہٹکومین ہو پوسہ پیکان تر کا
سب کہا باغ جہان الایہ حیران و خفا	جسکو دل سمجھی تھی ہم سو غنچہ تہا تصویر کا
بوی خوشی جی رکا جاتا ہی ای باد بے	ہو گیا ہی چاک دل شاید کسو د لگہ کا
کیون کہ نقاش ازل فی نقش ابرو کا	کام ہی ایک تیری موہ رہی تھیں شہر کا
جو تیری کو چھین آیا پیرہین کاڑا اوس	نشتہ بخون میں تو ہون اس خاک کا شکر کا
خون سی میری ہوئی یکدم حوشی ملک تو بیک	بغت میں جاتا رہا جی ایک فی قصہ کا
کسطح سی ماتی ایران کہ یہ عاشق نہیں	مڑک اور جاتا ہی ملک چہرہ تو دیکھو میر کا
دلہ	
شب در دو غم سی عرصہ مری جی تہ نگ تہا	آیا غم سداق تھی یار و رنج تہا
کمر تین در دو غم کی نکالون کوئی پیش	کو چہ جگر کی زخم کاشت بد کہ نگ تہا
دیکھا ہی صید گہ میں مری صید کا جگر	با انکہ چین رہا تہا یہ ذوق خرد نگ تہا
دل سی تری لگانہ مرا دل ہزار حریف	پیشہ ایک عمر مستحق سنگ تہا
سنت کر عجب جو میر تری غم میں گیب	جنی کا اوس سر بیض کی کوئی تہی نگ تہا
دلہ	
سو توف حقیر پر ہی سواقی بھی وہ نہیں	کب در میان سی وعدہ دیدار جا بجا

آئینہ اسکی حال تو ہو جائی ہی تغیر کو چہ کی اسکی رہی سی باز آہ گز نہ میر	کیا حال ہوگا پس جب یار جائے گا ایک دن تجھی وہ جان سی ہی یار جائے گا
دلہ	
کاش تیری غم رسیدون کو نہ لاو حشرین جو نہ شیار اس نہین تہا بخیر	ظلم ہی ایک خلق پر آشوبہ کی آہ کا شوق ہی باقی رہا ہو کو دل آگاہ کا
دلہ	
کسکو نہیں ہی شوق مرا پرہ اس قدر تو وہ متاع ہی کہ پڑی تجھے جسکی لکھ	مین تو اچھی لین میرا ہوگی وہ جی کو سچ کر ہی خسہ دیا ہوگی
دلہ	
ہم چند دل میں تجھی بھی نازک زنجیر سانی نہ میں تجھی لڑا شیشہ شراب	پوری چڑھائی تو نے کہ بیان نہ کرلگا جیل اب کہ دخت تاک کا چو بیچ ہو دل لگا
دلہ	
اگلی تہین چک سی چک سٹھارین	اگلی تہین اگر یہی مین تو بھ نیر سوچکا
دلہ	
غم رہا جب تک کہ دم نہ کم حسن تہا تر است عالم در	دلکی جانیکا نہایت غم رہا خط کی آئی رہی ایک لم رہا
زہین کہولین تو لوک انظر اوسکی لپٹی تیج ہی سنہی ہی	عمر بہ بیان کام دل بہم رہا ایسی حق مین کہ جو ان کام رہا

میری رون کی حقیقت سیرت ہی	ایک رت تک وہ کا بند کم رہا
صبح پر رخسارم بنوئی آئی میر	تو جینا بیان بہت دن کم رہا
دلہ	
دلین گئی مسودہ ہی تھی ویسے	ایک شیش اوکی رو رو گئی
سب کو گردان ہین پر تھو ویسے	دست کوتاہ تاسو گئی
دلہ	
ہر کجی تھی توقع تھی سنگ	موم پہنچی تری دل کو سو پتہ نکلا
داغ بون رنگ محبت سی کہ اتنا تیار	کسی تسکین کی گہرے تو پاہر نکلا
جیتی جی آہ تری کو جہی کوئی نہ پیرا	جو شتم دین رہا جا کے سو مر کر نکلا
شک زلفہ خونِ نخت جگر بارہ دل	ایک سی ایک سد انکھ سے پتہ نکلا
ہمسی جانا نہ لکھی گا تو کوئی حرف امی	پر ترانہ تو ایک شوق کا دستہ نکلا
دلہ	
ہیں ستار گاہ سورخ چر گئی ہین تمام	فلک چلے ہوا تھا چار سے آہون کا
تری جو انکھیں تھواری کی تھی بھی اودہر	فریب خور دہی تو میر کن گاہون کا
دلہ	
دھنستہ ہو جو ہو گیا تو پہلا ہوا کہ کہاں لگ	کہو زہنہ سی داغ بنا کہو دروغی بنا
چہ نگاہ کی بھی پلک نہ تھا تو جاری سی بھو بہا	کہ وہ مین وہ نادر کھٹا کیسی کلجی بار تھا
یہ بہاری اے خونِ بون نہ غم مہین کی چٹکل	دو ہی آفتِ دل عاشقان کو وقت ہمسی پائی تھا
کہو جانی جو ادھر صبا تو کہو آؤسی کہ بوی فا	کہ ایک شکر نہ تری ہوا وہ مین غارت تھا

دلہ	پہڑا ساری رات جو کینا رہی دلہ	تو صبح تک تو ہاتھ لگایا کجا بیے گا
دلہ	ہم رہے روان راہ فانیں رنگ عمر	جاؤ گی ایسی کجوج ہی پانچا بیے گا
دلہ	ہم خود ان محفل تصویر آب سے کئے	آئندہ ہم سی آپ میں آیا کجا بیے گا
دلہ	ایں کہڑی جو تری ہجر میں سوا کجا کعب	صبر و حرم و محبت بس تنہا بیے تھا
دلہ	ای دوست کو میچھا سوا ہوا ہوا گا	دشمن کی بھی دشمن پر ایں ہوا ہوا گا
دلہ	لک گو رخ بانی کی کسیر کہ دنیا میں	ان ظلم رسید و نیز کیا ہوا ہوا گا
دلہ	اکہو فیسی تری ہجو کی چشم کہ اب ہوی	جو قہنہ کہ دنیا میں بریا ہوا ہوا گا
دلہ	صد شتر مرگان خوابان سے کلا خولنا	اکی کھی میرا لیا سوا ہوا ہوا گا
دلہ	چشم خون بستہ سی کل رات لہو پڑ گیا	ہمیں جانا تھا کہ بس اتویہ ناسور گیا
دلہ	حالہ میر نہیں رات سی ہم سستی میں	کیا تری کو چہ سی اسی شہنشاہ رنجور گیا
دلہ	سبھی ہی میر ہم کہ یہ ناسور کم ہوا	پیرانہ فونین دین خوب رنگم ہوا
دلہ	ای بزرگ ابر عرقناک تم ادھر	جیران ہوں کہ آج کہہ کو کرم ہوا
دلہ	کیا کیا عزیز دوست ملی میر خاک میں	نہ اندہاں کیا کیا کیو بھی غم ہوا

کلیں میں اوسکی سی جو بوندے تو اپانگیا اے جو نکلی رہی پہنچے سی تو افلاک کی پاس کل فی جہنم کہا باغ میں رہ رہا اوس بن	کلیوں میں دوش ہوا بھسی لایا نگیا اوسکی شوب کی عہدہ سی رآیا نگیا جی جو اوجھا تو کس طرح لگایا نگیا
دلہ	دلہ
کلیوں میں ابلک بھی مذکور ہی ہمارا مقصود کو تو دیکھیں کتک پہنچی میں ہم کیا از روئی جس سب زخم نم ہوئی میں	افسانہ محبت مشہور ہی ہمارا بالفضل اب ارادتا گور ہی ہمارا ہر زخم سو جگہ سے ناسور ہی ہمارا
دلہ	دلہ
حلق تھا آپ سی غافل گذرنا کھین کیا بال تری کہل گئے تھی نیکامیر آوارہ کو لیکن	نہ سمجھی ہم کہ سہ قات میں تو تہا کہ چو گاما و گچہہ شکو تہا غبار ایک نا توان سا کو کو تہا
دلہ	دلہ
پنجہ گل کس طرح دیوانگی میں بات کو دری اوس شہر زن کی جو ہر آمیزیاں نہ کہی تھی کہ مت دیر درم کی راہ چل اے کس انداز سے گذر ایسا بان سی کہ میر	گز کا لالین گریبان سی تو دامن میں سر سی لیکر یا تو تک میں عرق انہیں اب یہ دعویٰ شہر تک شیخ و برین میں جی ہر ایک پنجر کا اوس صید افکن میں
دلہ	دلہ
غمرہ فی اوسکی چور بھی دیکے سہر کب زنگ اچھڑ چلا زمین میں گلون کا تو ایسی ہم	اس خانان خراب فی انہوں گھبرا ہلو تو روزگار فی بی بالی و پرک

نہ بتیل جو مزاج کو اول عشق میں بی شرم محض ہی وہ گنہ کار جنی میر	آخر او نہیں دو لونہ سینے بکو خریک ابر کرم کی سامنی دامن تر کین
دلہ	دلہ
دو جھسی میر نے ایسا تعب کیا کہ خون ہاتھ سی تیری اگر میں ناتوان مارا کیا وصل و حیران ہو جو دو منزل میں غافل	کل جو میں دیکھا اوسے مطلق نہ بجا مانگا کب کسین کی یہ کہ کیا ایک نیم جہنم مانگا دل غریب انھیں خدا جانی کدہ مارا گیا
دلہ	دلہ
رہ طلب میں گری پوتی سر کی بل ہم بھی بتا کی میر وہ کافر نہ گاہ ہی میں بی	شکستہ پائے نے اپنی ہین نہال لیا خدا کی واسطی بھی خسلق کا وبال لیا
دلہ	دلہ
نہ دی رہنمائی غل میں نہ دی چکر لٹکی نہو کیوں رنجیت کی سورش کعبہ معنی	میری دیوانہ پن ہی ملک ہاں محمور دیرانہ گھبرا ہو میر دیوانہ رہا سودا سوستانہ
دلہ	دلہ
بار بار کو دل چکا لایا قدر کہتی نہ ہنوع و خا سب جیس یاری راتی دل نہیں کس کس کی کر اتہ اہی میں گئے سب یار آنہ جانی میں سیکدہ سی میر	اپنی شہرہ و قابجا لایا سار عالم میں کین دکھ لایا اوس کو نہ ناتوان اٹھا لایا اور بھی کین ملایا عشق کی کوئی نہ لایا پر میں گی اگر خدا دیا





کعب نصیب زده دل بایل از از تنها اوم خاک سی عالم کو جلا سوز نرم تر نوم می پی هم کو سی دمی قضا رات حیران چون کچر پی پی چلی لگی میر	دله	کوسنی در دو ستم کای طمس از سها آینه تپایه ویلے قابل دیدار نه تنها نگ چسپایک قویہ دل نجوی در کا تنها در دینهان پی بیت بر لب طلب ر تنها
حسرت او کی کنھن جگہ تنی خوامین	دله	میر کا کھول کر کھن دی کھج
جدا جو پیلوسی ده دله یگانہ هوا بہان کو متذنی خالی کبہ نہیں پایا خدا در از کری عمر حرج نیسی کی کھلا نشہ میں جو کڑی کا رخ او سکی میر	دله	طیش کی دل فی بیان کچر کوشہ هوا جاری وقت میں تو آفت نہ مانہ هوا کہ کسبونی هزارون پیش میانہ هوا سمند ناز کو ایک دور تا زمانہ هوا
کیا دن تپی دی کہ بہان پی دل آرمیدہ قاصد جو دان سی آیا تو سر زندہ میں هوا جسید گاہ عشق میں یاروں کا جی گب ست پوہر کس طر حسی کی رات بھجکی حاصل پوہر گلشن شہید کا بوالہوس	دله	روستان کا طایر رنگ پریم تپ بجہ در و ناگر گیان دریم تن رنگ اوس کا رنگ کا شکار درمیدہ تن ہر نہ میری جان کو تیغ کشیدہ تن بہان ہر ایک حرف کا حق بریدہ تن

دل بقرار گریه خونین سی رات میر	ایا نظر تو بسمل دزد خون طسیده تنها
دل	دل
قانون خان کا ہی ضعف کا گلشن میں گیا	دوشس ہوا پر رنگ گل یا سمن گیا
دل	دل
کثرت دانی سی دل تنگ گشتان ہوا	میرادل خواہ جو تہا وہ کہہ بیان ہوا
آہ میں کب کی کہ سرمایہ دوزخ ہونے	کونسا اشک مرا نسخ طوفان ہوا
کونسی رات زمانہ میں گی جس میں میر	سینہ چاک کسی میں دست و کریا ہوا
دل	دل
روقی ہی شمع اتنا شرب کہ کچھ نہ چھو	میں سوز دل کو انچی مجلس میں کیونہ
سرخ تیرہ سی یون پالے صبا میں	اسد کی واسطی میں کیا خاکین ملا تہا
دل	دل
سرد و زخک ہی دیکھو ناپیرو بر تو	کہ سنگ تختے پای خم دست بو تو
دل	دل
سنگ نمجی بجان قسبولی کی عوض ہزار بار	تا یہ کجا یہ اضطراب دل نہواستم ہوا
کسی جوا کہان کا گل بہت نفس میں لین	سرچرپ کے روز شنگ مبارک ای صبا
دل	دل
انکھوں میں چھی مرا ہی ادھر یا دیکھتا	عاشق کا انچی اجریہ دہرا دیکھتا
کیا چین کہ ہم تو اسیر دن کو نسخ ہے	چاک نفس سی باغ کی دیوار دیکھتا
گور زمرہ یہی ہی کوئی دن تو ہم صغیر	افس فصل ہی میں چلو گرفتار دیکھتا

# سودا

سودا انحصار مزارع ناصح اوسل اور حاجی ولادت اوسکی شاہجہان آباد  
 جوانی میں لکھنؤ گیا اور وہاں انتقال کیا وزیر المہاک نواب صف الدولہ کی  
 مقبرہ میں سی ہا شعرا و س کا بہت خوب ہوتا تھا گریب مرح اور قلعہ میں  
 سامنی انوری کی عقل کا چراغ بھی گل تھا اوسکا نام ہی دلالت کرتا تھا  
 کی تصدیق پر کہ کالیے کی روبرو چراغ ہنیں جدا طبیعت اوسکی کلام سے  
 بہت خوش ہوتی ہی العرض کہ اوستا مسلم الثبوت تھا یہ چند آیات  
 دیوان سے انتخاب ہوئیں

## انتخاب دیوان سودا کا

<p>چون شمع سراپا ہوا اگر صرف زبان کا          کہتا ہی ابھی پلین طلبت جہان کا          چون شمع حرم رنگ چمکتا تھیان کا          جیشم کہلی گل کی تو موسم ہی خزان کا          لیکن ہنیں جوانان کوئی و حاتم گلن کا          مضمون ہی ہی چرس دلی نغان مہا          دنیا ہی گذرنا سفر ایسا ہی کہان کا</p>	<p>مقدور نہیں اوسکی بجلی کی بیان کا          پروی کوئی درد سی اوٹھا دیے          مک دیکھہ صنم خاں عشق اکی امی شیخ          اس گلشن تہی عجیب دیدی لیکن          دکھلائی لیجیکے بھی مصر کا بازار          سودا جو کہو خوش سی ہت کہنی تو          ہستی سی عدم کفنی چند کی ہی راہ</p>
--	---

دل

<p>سویا نہیں جو سر کر دیکھ ہلور کا          جلوہ ہر ایک پر ہی محمد کی نور کا</p>	<p>ہر شے شہر ہی تہی خہور کا          پرمی درد حسن صبح و صبح دیکھ</p>
--	--

<p>تورون یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس          بیکس کو ہی مری توجہ اسے دل را          ہم تو نفس میں انکی خاموش ہو رہی          سودا کہی نہ مانیو د اعطای گفتگو          ساتی ہی کہہ کہ شب بہت جلد ہو گر</p>	<p>ہو دی نہ جھک پاس جو تیرے حضور کا          گو باہی چید آغ غریبانکی گور کا          اسی مصفیہ فایہ ناحق کے شور کا          آوازہ دہل ہی خوش آئینہ دور کا          دی سبکہ پوش ہو کی تو ساغر یور کا</p>
<p>گوشت کسی کی کہہ میں تو امی حسین را          کیا فایہ کہ در پی تحقیق ہسم رہن          اسباب دین دنیوی کہ تہا خب لین          نکلا کسی ہی طرح نہ دسی تری حجاب</p>	<p>پر و انہیں ہمیں بھی کہ دل وہ نہیں را          ملنی سی جب کر رہ گئی پیر تو کہیں را          تیرا ہی دیان تا دم واپسین را          سودا سی یا تو تو سودا تر کہیں را</p>
<p>دیکھتا ہوں یا جس گہ میں جھک چلوہ کر          عاشقوں کو شیخ دین و کھنسی کیا کام ہے          ملک دیکھا دی اپنی سستی خیم سگون تو آدھے          بسکہ پوچھوں ہوں میں اپنی چشم خون لگو          آٹھ اکی دہلی اس بانگین سے درگزر          تہو ہو لاوہ بانگ پھوڑ دامن کو مری</p>	<p>نہ کو دنان حکم ہی خار سر دیوار کا          دل نہیں واسیتہ اپنا سجدہ و زنا کا          محنت ہو جاوی بندہ خانہ حمار کا          جابی گاہر ایک تہ سیر ہی کلزار کا          کھل میں سودا یوں کہا دامن گہر کار کا          راست ہوتا ہی کہیں دیکھا ہی غم تو ار کا</p>
<p>پہلوی میری صبح وہ دلدراؤ تیر گیا</p>	<p>رد وصال کر کی شب باز او تہ گیا</p>

آہ و فغان کی آج جو آتی ہنیں صدا بدنام تو عبت جچی کرتا ہی ناصحا غیر دلو دیکھہ بزم میں بیٹی ہوئی تری دعدہ جو پہرہ دینی کا دلی کیا تاشوخ	شاہد ترا حجابان سی بیار اوٹھ گیا دلت ہوئی تون سنی سر و کار اوٹھ گیا جب کچھ نہ بس چلا تو میں ناچار اوٹھ گیا سودانی جب کہ لٹکا کر انکار اوٹھ گیا
--	---

دلہ

تاثر عشق فی مزہ درد کہو دیا نسخہ تری مریض کا عیسیٰ کو جو دیا دیکھا میں جب گلین تری ہار دست غیر عاشق کی ذایقہ کو نہیں شہد بزم فریق کارا ہزار گسی صباغ عشق سینے سودا ہی فی خلش یہ خدا رنگی کی را	اسنی ندان دیکھہ ماحال ہو دیا دیکھہ اوسنی حرف کو رو رکی دیا تارنگہ میں اشک کا دانہ پرودیا ہم لیلیٰ اوسی ہمیں قسمت فی جو دیا جس پارچی کو رنگ میں اپنی ڈبویا کانا نہ پامین میری فلک نے جہو دیا
---	--

دلہ

ہماری نالہ سوزان سی ہی یہ دھنک شش کا چھی دودن فلک تو گھر میں کہہ کرنگا مشابہ یار کی تون سی ایک کوتاہ بین دل نالان مجھ کو کسی گری ہو کہاں آسین وہ چوب کشی بسکتہ ہون اس بحرین کا ندی دل آتش بن غار پودا تو اب کو نکر	کہ اسکی ذکر میں اوڑتای موندنی شش کا سمندر ہی نہ میں دیکھا کہ ہودن نگا شش کا طرح بجلی کی میں دیکھا نہیں نہ جگ شش کا بیابی ناتہ لیلیٰ بند ہی گورنگ شش کا وہا نا عاریا فی کو جلانا شش کا وہ شعلہ دیکھہ کہ جب ہو گیا شش کا
---	---

دلہ



<p>چمن ہی کسکی گزشتہ رزلت و کامل کا          کچھ گزشتہ خاک پر مری غلام          خاک خوشی می تو جو کچھ خوش کری کیج دن          جز شتاب سے سودا کی حال کی پیاریے</p>	<p>کہ اس قدر ہی پریشان حال کسبل کا          میں ابتدا سی ہوں گزشتہ تری بغافل کا          سوای غم کہ ہی مایہ مری تو کل کا          ہنیں ہی وقت مری جان یہ نامل کا</p>
<p>دلہ</p> <p>دامن صبا بچھو کی حبش ہسوار کا          سوچ نسیم آج ہی آلودہ گرد ہے          خون جگر شربت شمع ہی چشم تر          سونپا تہا کی حسرتوں فی کریبان کو مریے          سودا شرب عشق نہ کہتی تھی ہم نہ پئے</p>	<p>دلہ</p> <p>بونہی کب اسکو ہاتھ ہار غبار کا          دل خاک ہو گیا ہی کسی ہتھار کا          ساغر اگر وہنیں اریب کا          یقین ہی اب حساب جو یہ تار تار کا          پایا زانہ تو نے اب کی خار کا</p>
<p>دلہ</p> <p>ٹوٹی تری نگہ کسی اگر دل حباب کا          دوزخ بھی تسول ہی ای ٹکرو نکیر          تہا کسکی دل کو شمش عشق کا دماغ          زائید سہی ہی نعمت حق جو ہی اکل و زرب          غافل غصہ سی ہو کی گرم پرز کہ نظر          قطرہ گرا تہا جو کہ مریے آنگ گرم ہے          ای برق کسطحی میں حیران ہوں بجھی          سودا گاہ دیدہ تحقیق کے حضور</p>	<p>دلہ</p> <p>یانی ہی پرہیز تو مزا ہی شراب کا          لیکن ہنیں دماغ سوال جواب کا          یارب برا ہو دیدہ خانہ خراب کا          لیکن عجب مزا ہی شراب کیاب کا          پیر ہی شرار برق سی دامن حباب کا          دریا میں ہی منور پہلو حباب کا          نقشہ ہی ٹھیک دلی مری اضطراب کا          جلوہ ہر ایکہ درم میں ہی افتاب کا</p>

<p>نیا فی سال کسائی کو یاد آتا ہی شیشی کا  مغان اوس منہجی کی رکھ جائیکا میں بندہ ہوں  بیان بدستی شب بزم میں قی جو ہو جاوی  مشابہ کسی اکھون سی پڑی ہیکل شاعری کے  نہیں وہ صحت منہجی نہ پھر ہی ساتی کے  نہ جانی یاد کرو تا ہی کسی دل کی صدمی کو</p>	<p>کر لی لی چکیان چور اکل جاتا ہی شیشی کا  رہی کومی کی فی قیمت میں تلاتا ہی شیشی کا  میں بت کہیو کچھ موندہ تو ہی کہو انا ہی کی  کہ خون ل اچھو مینا پیٹ بہا تا ہی شیشی کا  کہی کوی آن مہی ہی جو دل پایا ہی شیشی کا  کہیں مگر آج سو داکو نظر آتا ہی شیشی کا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>ہر مہ پر ہی ترے نحت دل اس بخور کا  پونچھتی ہی پونچھتی گدڑی ہی جھگور در شب  آفتاب صبح شہر داغ پر دگی مرے  کی کروں گالیسی دا عطا تو رہی رو کی جا  اس قدر زنت العنب ہی دل ہی سودا کا پیرا</p>	<p>خون ہی بودار نہایت مرے مسطور کا  چشم ہی یار ہے یا موندہ کسونا سور کا  حکم رکھتا ہی طیسو دھم کا فور کا  ہو نہیں ساغوش کیلے رگس مخمور کا  زخم نے دے نہ کیا موندہ کہو انگور کا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>کھا کہو نہیں اگر تری بیو فایے کا  زبان ہی شکر میں قاصر کستہ باپی کے  مری بخود کی دیر و دم سی گدڑیے قرار  داغ جہر گہ آخترانہ ایسے نمود  کہو نہ سہج سکی دلی تازبان بخور  دیکھا ہوں کا بچہ زاید اوست دین کو</p>	<p>ہو میں غرق سفید پوشنا ہی کا  کہ جیتی دل سی مٹا یا حلتس رہا ہے کا  رکھوں ہون دعوی تو ہی در پہچان ہی کا  چلا نہ پشی ہی کہہ بس تری خدا کا  اگر بیان کروں طالع کی ناسی ہی کا  خل داغ میں ہی ترے بار سایے کا</p>

<p>طلبِ شیرخ سی کر نانِ راحت ای سودا</p>	<p>پیری ہی آپ یہ کاسے لے کہ آپ کا</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>کہنیا نہ میں چین میں اراکمِ نفیس کا میں عندلیب لیکن رسوا ہوں اس چین میں بچہ صید نہ تو ان کے احوال کو نہ پوچھو پر وہ ان سے رو پر کیوں بوالہوس ہی سودا</p>	<p>صیا و تیری گردن ہی خون اس پس کا جس میں کہ نہ ہوتا ہی گند خفس کا مخدومِ دنج ہی ہوں مرد و دیونِ نفیس کا شغلی کی گرد پیرنا کب م ہی گھس کا</p>
<p>جلد</p>	<p>جلد</p>
<p>ہوں یہ دیوانہ مرید اوش چپ کس پر کا جو کہ ظالم ہو وہ ہرگز پوتا پیدا نہیں ایک دن تجسی سنگ اوٹھتی نہ کیا کاروان نورِ تجنا نہ کو مسجد بنا کی تو نے شیخ سیم وز کے آگے سودا کی نہیں کی</p>	<p>سلسلہ بہر ہی سودا کی لے رنج کا سبز ہوئی کہیت دیکھا ہی کہو شستر کا ای جس حاصل کچھ اس فریادی تیر کا برجین کے دلی بھی کچھ فکر سے تعمیر کا خاک ہی رہنا بیلا تھا بلکہ اس سر کا</p>
<p>دل</p>	<p>دل</p>
<p>جی رہا مجھ سی یہ کہتا ہی کہ تل جادون کا لطف ای شک کہ چون شمع گھلا جاتا ہوں چین دینی کا نہیں زیر زمین ہی تالہ نظرہ شک چون پاری دری نظارہ ہے اس نصیب سی تو جگہ نہ کمال اگر ہے چہر مت باد بہاری کہیں جگت کل</p>	<p>باتہ یہ دلی ترے آب میں کل جادون کا رحم ای آہ شتر ربار کہ جل جادون کا سوتون کی نیند میں کر کھو خلل جادون کا کیون خفا ہوتے ہو مل، رستے دلی جادون کا تو کبھی آج ہی جا میں کچھن کل جادون کا پیارا کہ کیٹے ابھی گریں کل جادون کا</p>

<p>ان کو نہ ہند اپنی طوٹ سے مل جان کا انکی خدمت میں لے اب یہ غزل جان کا</p>	<p>نظم کہتا ہی رائج یہ ہر ناطق سے کہتی ہیں وہ جو بیکو اکا قصیدہ ای خوب</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>لیکن غبار بار کی دسی نہ ہو سکا قتہ نہ تری دور میں بھرنید سوسکا پر جھڈر میں چاہی تھا اتنا نہ روسکا بازی اگر چہ پانسا کس تو کہو سکا ای روسیاہ بچہ سی تو یہ بھی نہو سکا</p>	<p>ای دیدہ خانان تو ہمارا ڈوب سکا تجہ عشق نے دیا نہ کہہ مفسد کو چین چون شمع تن ہو اس بچہ انین حرف شک سودا قمار عشق میں شیریں سی کو کہن کس موندہ سی یہ تو آپ کو کہتا عیش بن</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>ہر نہ توان ہی یہ ندی زنجیر کو جھٹ سکا اوٹھایا سر جو بالین کی تو پیر دیواری پکا یہ دل جھکا ہی دیوہ محبت کا ہی وہ لگا اوپر کیا دجیان ہو کر ترا دامن جو یہاں لگا کہ چون شیان گم کر کے بستی میں پری لگا</p>	<p>نہ کچھ ای شانہ ان زلف کو بہا سو کا دل لگا میان میں را کوں ہر سبکی پاؤ کا کشکا نہ کہو نہیں تری جادو نہ ہر سحر زلفون میں پری رہ یزق خارا شیان ہی سیر کی تہا پون تو امی میں تری کو چکی ہی یہ حال سودا کا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>چون آنگ پیر زمین سی اوٹھایا بچا لگا پانی گلو کی منہ میں چوایا بچا لگا چون گل یہ چاکر جب دلایا بچا لگا پیر موندہ وفا کو ہسی دکھایا بچا لگا</p>	<p>دل مت پک نہ میری طرح سے کہہ پایا بچا لگا او لگا وہ چین میں نہ امی ابر جب تک پوچھیں کی اس چین میں نہ ہم او کو کچھ سینہ خدایا رسیے دل سر نہ پیر جو</p>

<p>راہ گئی سہی ستون کی باز آسکا ہنسن          قلم بین کہہ رہا کہ تو اس غنیمت سی در گزر          دامن و داغ تیغ کو دھویا تو کیا ہوا</p>	<p>تا سیکہ میں لاکھ چکایا نجیب کا          سودا کا قتل تہی چھپایا نجیب کا          عالم کی دسی داغ دھویا نجیب کا</p>
<p>سایا ہمنی صنم نہ شبنم کیسا          قتل کر چکو کہلی تاملی خاطر سی گرہ          خشرین نہ اوٹھوں بسکہ اذیت کہنچی          ایک عقدہ نہ کہلا رشتہ تقدیر ہی تعیف          کیا ہی دشت زدہ مضمون تہی ہنر کو سودا</p>	<p>آہ ایک وزیر تری دلمین نہ تاثیر کیا          بین یہ عقدہ گردیہ ناخن شتر کیا          زندگانی نے دو عالم مجھے سیکر کیا          ہمنی فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا          توفی ہر مصرعہ موزونین زنجیر کیا</p>
<p>قاصد اشک کی خبر کر کیا          دیکھی دامن گلی ایک ہی دکھایا          فائدہ اب کیا کر ہی تریاق وصل          کر یہ جھل کر نہ کہنا صبح اسے          سیر کی یون کو چہ ہستی کے ہم          کیونکہ تراکھی کوئی اب فریب          رات ملا تھا مجھی تنہا رقیب          جابی پڑا تجھ صفت مرکان سی یار          فیض تری و صف بنا گوش کا</p>	<p>قتل کوئی دل کا نکر کر کیا          قافلہ یاروں کا سفر کر کیا          زہر غم بھرا اثر کر کیا          پاک مرادیدہ تر کر کیا          خی میں سے جون نہ لگدڑ کر کیا          حال مرا سب کو خبر کر کیا          بایر خدا ہی کا میں ڈر کر کیا          حول تو مرا زور جگر کر کیا          حرف کو سودا کے گھر کر کیا</p>



<p>دی تھی حسد نے اکٹھ سو نا ہو گیا  دروازہ کیا قبول کا معور ہو گیا  پردار کا نو دسے غش و در ہو گیا  شاید کسی کا سبب سے جو ہو گیا  چہرے سے نور شمع کا کافر ہو گیا  کتا غلط ہم جہت بھی مشہور ہو گیا  دعا پر جہر کیوں مین بدستور ہو گیا</p>	<p>بہنا کچھ انجی چشم کا دستور ہو گیا  بہنے پہرے ہو کب سے خدا میری عا  خوش ہو شکستہ بلی سے ہم انجی سے  آتی ہی تجہ گل سے پریشان صدا آہ  شب آگیا جو بزم مین وہ ماہ یک یک  سودا کو کہتے مین کہ ہر اسے مصاحبت  اور انکی نسبت ان دنوں کچھ لگ چلا تھا</p>
<p>صبا نے تیغ کا آب روان سے کام لیا  کہ ایک زن نے نہ مصرع عدم لیا  ہر ایک لک نے پیار سے تیرا خرام لیا  نظر سے غفل کی گرتے نہ کھجور تھام لیا  کہ زندگی کا انہو نے خرا تا م لیا</p>	<p>جن مین صبح جب اس جگہ کا نام لیا  کمال بندگی عشق ہی خداوند سے  بان طائر رنگ خدا قدم لیکر  سہرے شک چشم نہ تھامین کہ ای ٹلک تو  محاسن ال جہن جابے رشک ہی ہو</p>
<p>کچھ آگ پڑی تھی مو عاشق کا دل بنا  مست آشیان جہن مین میری متصل بنا  بولا کہ انجی جہا تیبہ دہر ہو سکسل بنا  شد یہ اسی سے چہرہ خوان کا دل بنا</p>	<p>آدم کا جسم جبکہ عناصر سے مل بنا  سہرے گرم نالا اندونہن بھی ہوں غلیب  تنبہ کو کہن نے لذت تب عشق  حسن نیر کی سے روز عشق کا سیاہ</p>



<p>لب زندگی میں کبے ہوس کے کھال  اپنا ہنر دکھا دین گی ہم تجھ کو شیشہ گر  سرسن کی عرض حال عدا یار نے کہا</p>	<p>سوغہ ہاری خاک کو مونہ کر کی کل بنا  ٹوٹا ہو اگسی کا اگر ہمسای دل بنا  سودا نہ باتیں بیٹہ کی یہاں متصل بنا</p>
<p>انی وجہ آئینہ نہیں ہر بار دیکھنا  نرگس کی طرح خاک سی میری گین جہنیم  کبھی تو تیغ ہی گد لگی صیب پر  ہی نقص جان دیدار پر یہی ہی دُشمن  اچھل اٹھ ہی خاک شہنشاہ پر بخش  نقص پا پر یہی ہی بار بار ایک دل</p>	<p>کوئی دم کو پہونتا ہی یہ گلزار دیکھنا  ملک انکر حیرت دیدار دیکھنا  ای عشق پر بہلا تو مجھی بار دیکھنا  جی جاؤ یار ہو مجھی یکبار دیکھنا  اکی قدم بڑھو تو زہار دیکھنا  ملک واسطے خدا کی یہ رفت دیکھنا</p>
<p>تنگ رفتا ہی دیکھ او کی تین لار خان کا  خبر جو ہری کیا جانی کوئی قدر جو اہر  کلی دی مجھی ادھی دعا غیر فی او سکو  یہی بازو ادا او سکین طرح کا تہا  سودا سی کہا کیوں تو ہو اعلیٰ سجا مارک  سنگریہ کہا یار اوٹا یا نہیں جاتا</p>	<p>کرتی ہی بہار او کی تو ایک نام خزان کا  بھجی ہی سخن بس ہی سخن میری بیج کا  محرم نہیں نادان وہ اسحاق تہان کا  قاتل نہیں محتاج مرا تیغ و سنان کا  ہو نہیں نسبت کے کی شقائق بیان کا  نا طاعتی ہے اب باز مت ان کا</p>
<p>نکد ہر شکستان کی عرض حال آیا</p>	<p>ہی بی صدا وہ چینی جس میں کہ مال آیا</p>

<p>کھنٹی لگی اجاڑت کید ہر خیال آبا          آگنٹا کی اوٹھ گیا وہ تب بھی کمال آبا          قسمت کہ یک نگہ پر چا او کو ڈال آبا</p>	<p>سنی سی من دعا کو لایا جب بسو تنک          ملنی کا ایک دم ہی میان ضعف دل ہی رخ          گوین تک ملی تہی جس ذکی کج کیفیت</p>
<p>نار سیوہ سی چسل زیر بار آبا          ہر ایک تاک کو گلشن میں برک بار آبا          کہا نہ منی میان پکو اعتبار آبا          جواپی دل پہ کسی شکل سے غبار آبا          وگرنہ میں تری کوچہ میں لاکھ بار آبا          عینہ گریہ کھان ابرار زار آبا          کو کل بہار میں مجبور و جی شہر آبا          کہ ایک شوخ کسی بے گنہ کو مار آبا</p>	<p>سحر و جادو جن دلدار ایک بار آبا          نوید بخیجان ہم سہم بہار آبا          قسم نہ کہا سی منی کے عزیزے ہرگز          بزرگ آئینہ ہم اور سید صاف ہوئے          عافیت فی کیا تری شہدہ افاق          ہماری خاک پہ گوجشم تر کسی نے نکلے          گئی مہانسی کی کیا سترہ روتہ خاک          خبر وادی سودا کی یوں سنائی آج</p>
<p>جباری رہا ہی ری چشم کا ناگوردا          چشم زخم اوسک زمانہ کا رہی دوہرا          دیکھتا ہوں تری انکھیں میں غموردا          خود دل سی تو مرا جام ہی سمووردا          شگہ سی تری نکلی شہر طوردا          شمع بھی گور ہماری سی جلی دوردا</p>	<p>زخم کا دلکی تر و تازہ ہی انگوردا          جسکی ہم تیج گریے ہوئی گہاں یارب          ہی انہیں شوق کو دیکے یو مینی کا          گونڈی شیشہ کو دون جی کلر کج بھی          یار کی دیکھی بجلی جو قوموس کی طرح          ایک شب آگوی دلسوز نوبیا اوس پر</p>

دوستو سستے ہو سودا کا مذاق خاطر	عشق کے مات سے رہا ہی رہا گھر سردا
سودا غزال چمن میں تو ایسی ہی لہکے لا حکاک کا پسر ہی سچا سے کم نہیں نہیں چوڑا تا ہی اشک میرا دامن و کنار ش کی نہیں جدا سے بھی گر یہ شکل نہشت عم سے خزان کے چون جگر چٹا اباسیم دیکھے ہی اس قدر تو مجھے دیکھ کر قریب استوب شعر کہنے کا میری نہیں ہی یہ	کل سن کے پہارین جیب کو دین بلیں صلا فیروزہ بھی ہو دے مردہ تو دیا ہی صلا یہ طفل بد سرشت نہ گھوارہ سے بلا مکن نہیں کہلہ کا مائی کرے گھلا خفیہ گلوں کے کچھ نہیں کہاتے انہیں کہلا چو ہے کی بہانت جا سے ہی نظروں سے بلا مضمون آرد کا ہی سودا یہ سلسلا
اعمال سے میں اپنے بہت بخیر چلا ہی فکر و صل جیج تو اندوہ ہجرت ام مجلس سے بچکوا ہستی جلیسو کے سانچو رو کا بعد ہنر اسے ملنے سے خیر کے سودا کہے تھا یار سے کیونہیں غرض	آیا تھا آہ کسلے اور کیا میں کر چلا اس روز و شب کے و ہنر میں اب میں عزت کہو ندی یہ کہ پوچھے کہ ہر چلا لیکن ہنر یہ اسکے نہ میرا ہنر چلا ادد ہر کہلی جو زلفت نرا یہ ہر چلا
میں دشمن جان دہونڈ کے اپنا ج نکالا جب سست چمن سے ہو ملا گھر کو وہ لا لا گہتا مچو گد سے یہ تیرا گوشہ ابرو	سو حضرت دل سدا سدا قسائے عجے نے مرا جی بی اٹھا گل نے پیا لا دیکھے جو کوی خون گرفتہ تو لگا لا

لگا جوین دل کو تو کہا بس رہی گل ای غنچہ سبب ہی کہ آتی ہی چین میں اتنا ہی تو یوسف سی شاہ کہ عذم سے اوس آئندہ لڑائی یہ دل کیونکر برا فتنی ہی اوٹھا تی ہوگی ریشہ ملک خم سودا بھی کہتا ہوں نہ تو ہوں ہی مل آسا	فتنی ہی تو چاہی مری کوچی کسی اٹھا گل چہاری ہی ذامن توئی بچو کو سنبھلا پردہ میں چہا اسکی تین جگو نکلا فی تیغ ہی اس پاس نہ حجر ہی نہ پالا ہرگز نہ گرتے کو ظالم نے سنبھلا تو اپنا غریب خیر دل میخی والا
دلہ	دلہ
والہ کو تری چشم کی ازاری رہا چوٹا جو زلف سی تو ہنسا دام خط کی چ جاتی رہی تری چین حسن سی بہار جب سی ہوی ہی قابل شیشہ وہ کر دیکھا ہی جھکو در پہ تری جہنی ایک ایک روز ایک یار فی اوس شوخ سی کہا بولاکہ حق بظرف ہی اس امر میں کہ یار آتا تو وہ بڑا ہی کہ چہری کا اسکی رنگ	عسی ہی وقت تھا سو وہ بیمار ہی رہا یہ مرغ دل ہمیشہ گرفت رہی رہا بیل کی گل نظر میں دیے خار ہی رہا چھاتی پہ میرے رحم نہ لگا رہا رہا پہ جب تلک جیا پس دیواری رہا سودا کی دیکھنی کسی بچی عاری رہا جب سی ہوا وہ خلق بد اطوار ہی رہا بہر عمر اسکی شکل سی نیرا ہی رہا
دلہ	دلہ
چٹا ضرور رخ پہی زلف سیاہ جلکہ تو ای تنگ گرا پے شمع پر چونکہ یہ اس چین میں پیرا میں نام	روشن بغیر شام نہ چہرہ ہواہ کا مومن داغ عذر دیکھ کے تیری کا شرمندہ پائین برگ گلیہ کا

<p>راج ترک چشم تباں کیوں ہو چل ی آہ شغلہ بار ترا کیا کہوں حاضر ہی تیری س منی سوداگر کو قتل</p>	<p>عارت کری ہی ملک کو فرقت سپاہ کا رتبہ رکھی ہی کوہ تری آگے کاہ کا بحرم یہ سبطن سی ہی پر یک کاہ کا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>بیان اس شرم عیسانی گدازان کیا کس گلی دیکھ کی مین اوکو بکاران کیا کسی کا دین کیا حق نے کسی کی دنیا خلق پیدا ہی جہان کا کہ گیا جو اتے کہتی دیکھتا نہ تجھی یوں کہ گلی مین تیری لش عشق نہ جو ن ہی دل تیا بے ا کہا گلا بھکوی اس کا کہ نہ چا ا اتے مجھ کہ اتے ہی کسوشہ ٹی لانا سوال دیر بانٹی تیا شناع دو جہان ای ہوا</p>	<p>حشتم خوانگی جو مار کا چارہ دنیا مر کی ملک دیکھنی کاننگ گواران کیا سب کا سب کچھ کیا ترچگو ہماران کیا قصیدہ آئے نکا اس گدڑن باران کیا ہاتھ اپنی وہ سر وسینہ یہ ہاران کیا تایم النار ہوسنے بھی پاران کیا ملک دل یار کا کچھ معنی اجارہ دنیا گو مچھی بخت نے اس گدڑو داران کیا بنو ای نے مرے اکو اشران کیا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>
<p>جب نرم مین تباکی وہ رنگ گیا تھا دیا کیا دلچسپے غیرت رکھا مین دل کو سوداگر اچ تیری اکھن پیر جہان مین بکھرکے ہوئے جھگڑے اسدراہ بھی کو</p>	<p>اکس مین پر پری رومو ہند کیکہ گیا تھا وہ نہ نہ سہنی یا تین تیری مین گیا تھا عالم کی ڈونجی مین کل کچھ ہی گیا تھا خوناب دل سے ورنہ افاق گیا تھا</p>
<p>دلہ</p>	<p>دلہ</p>

<p>         کچھ اپنی لے جڑ مٹا دیا          وہ رخ نہ سمجھے جوتہ دام نہ آیا          پر اس میں نظر گوشہ آرام نہ آیا          سایہ میں کسو نخل کے آرام نہ آیا          جو صبح کو دیکھا وہ نظر شام نہ آیا          لیکن وہ کہہوتا بلبل بام نہ آیا          حبس سی کہ کہہو بوسہ یہ پیغام نہ آیا          ظالم کسی گرنے کو تجھے تہام نہ آیا          چون نالہ پر از خون جگر جام نہ آیا       </p>	<p>         پیادہم کس باغ میں جو کام نہ آیا          ای زمرہ پر داز چین نالہ ہمارا          گوشہ نخل کان خانہ کردون منتی ش          نشان تو پر از میوہ اقسام ہی لیکن          ہی نخل تماشا ہی جہان صورت خوش          ہر عید مر فونے کی قصد کہ دیکھی          ہی طرفہ تمنا کہ رہون لب لباب کی          افات ہی ای چرخ ادھٹا جانی ہی تونی          یون مونہ نہ دھوا صبح کہ الکی مری       </p>
<p>         راہ رو چلی پیہ بانہ ہی ہی کہ آخر شب          کر سکی ہی تری کوچی سہی گدرا آخر شب          چون مر عید کی صایم کو آخر شب          دشمن خواب ہی چون رخ سحر آخر شب          ایہ ناتہ میں شری کو نظر آخر شب          شام تاثیر فی اسہین از آخر شب          نرمستان پہ نگہ غور سہی کہ آخر شب          کچھ دھلا حلیوے سے آیا وہ نظر آخر شب       </p>	<p>         نالہ سینی سی کر ہی عزم سفر آخر شب          سانس ٹہنڈی کسی بایوس کی در نیم          تڑوہ وصل ترا یا رب مجھے یون پہنچی          دوست ہر چند ہمارا ہی موذن لیکن          اس قدر شیفہ تی شکل کا اپنی کہ سدا          رو کون نالہ کونہ لب پر تو کروں کیا دل          انتہا عیش جہان کی جو تو دیکھا چاہی          صورت ماہ شب بت دیم سودا       </p>



<p>کہو لی گره جو عیسی کی توئی تو کیا عجب          کل داد غنڈ لب کو پونہی تو کیا ہوا          اسلام چوڑ مینتی کھڑ اختیار          بکاتہ وار آگے پڑ چھا کہے ہمیں          کی سر ملک ملک کے سودا فی ہی دیے</p>	<p>یہ دل کہے جو عیسی تو ہوا عجب          فریاد کو مری ہی پہنچا ترا عجب          تو بھی وہ بت نہ رام ہوا عجب          تم بھی تو کوئی ہو مری جان شاعرب          اسی شخ نمیکدہ ہی آچہوا عجب</p>
---	--

دل

<p>گرچہ چون ز رفلک ناکہ شکلیہ نصیب          جب تک کہ کو تری زلف گره گریسے کام          توئی دلو کو نہ بناتے مین کیسی کو چک          جرم کو غیر کری تو بھی معاف ہو مین          کوئی تو شہر ابروی کوئی دکان کا          کیا خاک و رشا بخت ہی سودا</p>	<p>پر کسی کیا کروں بار و نہیں تر نصیب          کہ قدر یہ دل دیوانہ ہی ربح نصیب          ظاہر ادر مین یہ کہ نہیں نصیب          بلکہ مجھسا کوئی دیکھائی تعزیر نصیب          تیغ قسمت مین کیسی کوئی تر نصیب          حق تعالیٰ کرے اس طرح کی نصیب</p>
--	--

دل

<p>باین مین کسی واقعت سہارا محبت          کیون مجھ کو نہ بار اعسم دوری تری آہ          کرتی مین سیران نفس دام مین فریاد          کیون کرتے کر اپنے وہ دل انی صمد          ہر جرم کو ہی عضو تری حمد مین غلام          باتون سے کچھ اپنی نہیں تیرا مظلوم</p>	<p>پوچھیں نہ خدائی کو پرستار محبت          کس مو نہ کی کروں گامین پرستار محبت          کی سکتی نہیں سانس گرفتار محبت          جس دین کیستہ ہی پڑا حار محبت          گردن زدن ہی سو گز گار محبت          شکوہ ہی مراد تی ہی گرفتار محبت</p>
--	--

<p>کب نکل مسکتی ہی مبل سی پیر او ارد قامت او سکمین قیامت کا ہی انداز نارنجیا جو کری تو توبہ دہ نازدست</p>	<p>ناله اپی کا چہرہ من جو کروں سار دست سر و گلشن کو قداری کی نسبت ہی اور دن کا ناز ہی دیکھا ہی تو بد جو ہی</p>
<p>جون میچہ سوز زبان ہی او سکی دہن کی چ باقی ہی جو حجاب نفس پر مہن کی چ رویا پر ایک گل کے گلے گلچن کی سیج آرام دل جیون کو نہیں ہے وطنی سیج</p>	<p>سودا اگر نہ دیکھو نہ لاو حسن کی سیج بانی ہوہ گی مری اعضا تو چشم سے کل خصیت مبارہ ہی شبنم صفت مین دوز آتش کدہ مین دیکھ شعی مین بقید</p>
<p>نکین ہی جوانی کا کل اس مین سو بھاس عاشق کا یہ دل ہی کہ جو ٹوٹی تو صداس پوچھا جو مین کیا دیکھے ہی دیوانہ کہا بی عشق تباہ جینے کی لذت بجا سیج فرسودہ کو خامہ کو اب فائدہ کیا سیج چاہی جو سستی سامعہ اواز در آ سیج کو مین ملک در تہی پیشین تھرا سیج دیکھا جو او نہیں جا کے تو جیو آ سیج جو دیکھا بچہ کی تو انہی کی سڑا سیج عالم جہانہ مادر و دایا سیج</p>	<p>سیرچن عمر جو کی ہنسی تو کیا سیج شیشہ کو ہی تو رو تو نکلتی ہی ایک اواز اسبا محبہ دل فی کیا جب نظر انداز ما صبح تو نہیں جاشتی دروسی آکاہ مانی نہ بند ہی کا کہو نقش او کی کر کا کیا فائدہ عمر سیکر وہی کہ جس مین تہا ان سی سوال اپنی رعوت شکنی ہی ہم شمع کی شستی تہی مرید و دوز بزرگ سودا سی کیا مین کہ تری شہرہ کو سن کر بولاکہ تجھی یاد ہی وہ بحرہ بیدل شمع مین ہر چند ہی سسکی گدرا جا کی طرح یاسم بگمکہ یاد عہدہ یا گاہی یاسم</p>
<p>کب کے دلین ہاری لیک پروا کی طرح کچھ ہی ای خانہ خراب اس دل کی بچا</p>	

بیلون کو دون ہون دیوان فغانی ہوس	ورنہ کشتن میں ہی میری کوشی کی طرح
تجربہ بیکھون سی میری روم جوی صوا نشین	سیل سی مچ اشک گہری دیر انکی طرح
کاٹ کر بیٹی ہی ناگن جب انہ کرتا ہی زہر	سیکھ لی زلفون سی تیری اونی بل کنا کی طرح
گہر کا اپنا تان فی دلو میری دی شکست	تور کر کعبہ بناتی ہیں تہ بخا نیکی طرح
جای گل تو رہن کھین باغ میں جی بگل	کچھ نظرانی ہی ای سودا بہار انکی طرح
فضل کج شک کا دیکھا ہی کبھو ربطا ہسم	دل سی میری پی اوس شوخ کی ہی بکری طرح
مخبر دوتن کی ہی جون نقش نگین بات مند	گو بظاہر نہوسید ہی ہری گفتار کی طرح
دیکھتا ہوں میں تری زہم میں ہر ایک کا تہ	طلب جسم کا نظرون سی کھنکار کی طرح
تجربہ بہت ہی کتنی ہی اوقات بی طرح	خوتون کی دن تو گزری ہی پرات بی طرح
بیل کر کس چمن میں سمجھ کر شک شیان	صیاد لگ ہی تری گہات بی طرح
پوچھا پیا برسی جو میں باز کا جواب	خوش کہ ہی بات بی طرح
سودا نہ مل کر اپنی تو اب زندگی یہ جسم	ہی اوس جو انکی طبع ز ملاقات بی طرح
یہ بات ہو سکی زلف اوسکی سی کہاں گستاخ	نسیم نہ گز ہو تو ہو وہاں گستاخ
چمن کی سیر میں اوسکو اگر سننے ام صبح	چلی بجای صبا سو ہی بوستان گستاخ
سمجھ کے کو چر میخانہ سے گد زابہ	کر رہا ہوتے ہیں اکثر بڑا ہر گستاخ
کچھ اوسکی بے ادبی کا کلا نہیں جھکو	نظارہ بازون سی ہوتے ہوش گستاخ
بچا ہو کبھو اسی شیخ زہم خوان میں	کہ تو وقار طلب اوسکی ہی زمان گستاخ
نہیں مرا کھن صبح زاد ای سودا	کسی زرگ کی خدمت میں درج گستاخ
لی آئی در پیر تری جو ستم کش فحیاد	ہوئی کسی نہ اتنی سیے را کجا فحیاد

گیا ہی قدر کو میری شاخ از تو خاک شد  
مین دیکھتا ہوں جی ہی وہ اپنی لان  
تم اپنی جو رسی مت سمجھو کہ نالان ہوں  
نہ میری دلکی خوشی ہی موجب آرام  
نہم ہی گل کی تجھی عند لب سودا  
بزمک فی نفس غیر تہامہ دیگر ہے

یہ تڑکی میری دشت کا تنگ ہی صیاد  
کس کس برس تو کر اراد سمجھ دست

اشک کو کب ہی تناسلی گہری پونہ  
دکو میری نہ جدا دلسی کر اپنی ظالم  
دامن اپر پچتا ہی جو اتنا شایہ  
کون ایسا ہی جی دست ہوں سارین  
کھینچا کیوں ہی عبت بار طیب ای ہوا

دندہ ہر کا ہی پیش نظر ہر کا غند  
لکھ رکھا ہی نہ لگی گوتری بیان ظلم کی دم  
لکھتی ہی دھنک نا گوشک تیری ہی بار  
اکی من راکستی قد کی نا لکھتی وقت  
نامی اوس شمع کو مین کر کی ریم ای یارو  
وہ تو عمر مین طرح عود کی دی ہی آتش

تمہاری ہاتھ سہی اچھیم خوفش ہی یا  
تمہاری کبھی کس پاس ای تان فریاد  
یہ دوستوں کھی پی دور ہی دشمنان ہی یا  
کبھو ہوا ہی کر یہ مرغ نیم جان فریاد  
جو تو کیا مکر ہی مل سکے ہر زمان فریاد  
کبھی مکر سکی تہا دہ ناتوان نہر یاد

نفس بچی تری جھلک سے تنگ ہی صیاد  
چمن مین اکی نبت اشک ہی صیاد

صاحب درد کی ہی اکو نظر ہی پونہ  
مین کیا ہی یہ بہت خون جگر ہی پونہ  
کسی عاشق کی ہوا دیدہ تر ہی پونہ  
شیشہ توئی تو کرین ہم ہی تہری پونہ  
درد کو دل کی نہیں درد جگر ہی پونہ

لکھی اپنی کا نہیں علم ہی کیونکر کا غند  
دون کا حاکم کو ہنکا مر حشر کا غند  
پادی ہر ملک مین اب وقعت گو ہر کا غند  
نہین پایا کبھو حجت جی مسطر کا غند  
اتنا رویا ہوں کہ یہی ہے شہناور کا غند  
جب اوس ہی چون ہوں مین کر کی مسطر کا غند

برکے بکینی معنی ہی میری دیوان کی	ہر ورق کا ہی مملستان کی برا بکا خند
خوری پیری ہی یون اس ل پر غم نمی دور	چون پیرین اہل طرف خاتہ نام ہی دور
گذری حسن غم ہی ہمین زندگی دہ نوزہ	رکھی اوس غم سنی خدا ماہ جو کم ادب
کتیری داد کو پہنچی ہی فلک ای میل	زخم گل جو رکھی تخیہ ترہم ہی دور
نہیدہ دواع کین سینه مری ہی نوز	یارب اوس سوز کو رکھی تو جہنم ہی دور
چمن دہرین تو ام سدا شادی غم	خندہ گل زہی گریہ شبنم ہی دور
آہوی دشت مسنون ہون تو یو چہ یارام	بلکہ رتبہ مری وحشت کا بچہ ہم کسی دور
عقل فی ایکدن ہمسی یہ کہا سودا	پایس یا ہمسی را کچی یا ہمسی دور
لیکن آسای کہ وہ کام نکمچو یارب	جبکا شمرہ رکھی تلو دل عالم ہی دور
شور شکر ہمتو ایون کا آسای یہ دل	رخصت یک نالہ ای صبا دجانی ہی دور
اب خدا حافظ ہی سودا کا جمعی آسای	ایک تو تہا می دوانہ تسیر آتی ہی ببار
یہ ہو ہر کہ تاسب ہی گریہ سے باہر	سو جتن کچی تو ملک کچی وہ درستی باہر
طاقت ایک ان محل کی نہیں اور دوست	صبر فرما چھی ہی مقدمہ شیرسی باہر
راز و بر و حرم افشا نکرین ہم ہرگز	در نہ و نان کیا ہی جو ہو اپنی نظر سی باہر
اثر ان نالون فی تجمین کیا سنی نہیں	سنگ سنی کچی شمر شمرہ شمر سی باہر
ادبی ہی گہر سی وہ راہ پر اسطرح کو	کچی ہی ہر گریہ بیان سوس سی باہر
ہون وہ آوارہ کہ غلطی ہی میں چون نکمچی	کرد یا مادر ایام نے گہر سی باہر
کام آریا نہ کچہ تن زار حسرت کار	سبھی اکیر تہی کلاہ غیا را حکار
داع مت کہا تو تو عشق سی ہم ہی تھی	سکون دلا کی ہی نہ اس محل فی باہر



درب تعارف تھا اس کی گرفتاری کا	ہاتھ ہی ہفت دیا میں نے میرے ہاتھ کا
باغبان تباہی دو دھجی ہوا پر غرور	زہی باغبان گل رہ گئے خار آخر کار
استدراجہ کش خون خلاتی ہی تو	جی دہر گتا ہی کہ پہنچی نہ خار حسرت کا
ناصح اس کی کیا تبار کو کر سیکو	گم کیا ہاتھ ہی سترتہ کار حسرت کا
شورش داغ ہی اپنی کے دفائی ہوا	کہا کہوں میں کہ ہونے مجمع مزار آخر کار
کر تار کر دین یہ نظر چشم خا سے	ہی کل حساب ایک ہی تعمیر ہوا پر
توسن یہ بھی دیکھ کھی مانی و بہاد	اس نے پہنچی ہے یہ تصویر ہوا پر
ہاں اس عشق تو تباہی لذت یاب دل	دہ جہنم کھم ہو رہا ہے جواری ہوا پر
یار و کیوں ہوتے ہوتے فسر مری احوال کے	غم کو کہاتے ہے تہا علی رسی شیر
کشت پر خیم عمل کے اپنے جتنا چاہی ہو	نفع بہان رکھتی ہی سودا ایا رسی شیر
تکلیف بربری چھی کر شیخ منجھہ کر	اس نہ تھا کہ کس طرح کوئے سلسلہ دی ہو
خیر در محبت یہی وہ یار ہنسوز	دیکھ ہی دل دینی کی واقف نہیں دل ہنسوز
رحم کر کشکی میرے یہ اوکی کیا اوپا	ہنیں کلیوں میں کھی اس کی شب ہنسوز
نہ ابھی قطرہ تنک اوکی نہ تنک آیا	ہنگ اوکی کر بیان کا کوئے تار ہنسوز
آپ لالان ہو تو دیوی میری فریاد کا	سو تو وہ گل ہی نہیں بلبل گلزار ہنسوز
بال و پر ہونے نیای تھی نمودار ہنسوز	تب سی اس گنج نقص میں گئی قمار ہنسوز
خو کی پامال رہا محسوس کر اسی صبیح	شش پرواز ہنیں تاسودو ہا ہنسوز
آہ بسکی شکایت میری دل میں کہ شرم	جسکی دیتی ہی ہنیں حضرت اطہار ہنسوز
تب سی پامال ہی دل کا ورق صبر قرار	سبب ناز نہ لیتی ہی وہ فتنہ ہنسوز



زخم تمشیر ستمگنی کیا ایسا کام  
 تری دوری ہی عجیب حال ہی سو داکا  
 حق تعالیٰ اوسے جیسا ہی رکھی دنیا میں  
 قیس و فریاد کی بات ہی تو جگ میں تنگ  
 کسی میں زیر زمین دیدہ نناک ہنوز  
 باغ میں جب ہی گیہا تو خار المودہ  
 کیونکہ سودا میں کروں صفت باغوش  
 ساتی گی بیمار رہی دلیں یہ ہوس  
 کچھ اس چین میں اکی نزدیک میں جو باب  
 دین شیخ و برہمن کی کیا رفا خوش  
 پناہ ہی کر منع تو یا گریہ کو  
 ہوا پھر دن ہون تک ایک عمر ہی لیکن  
 سینہ میں ہوا نالہ پہلو میں دل آتش  
 آتش آتش و خون آتش نچرت دل آتش  
 ایک لحظہ طرف ہو کی مری دیدہ دل سے  
 یا تو ت نہیں وہ ہی تری بھل شمع  
 و از آج کسی رکنا اوکے نکلون کا  
 دل عشق کی شعلہ ہی جو بیک کا نور کیا  
 ایک قطرہ ہی بی اور ہی سودا کو حکم سے

دل

دل

دل

دل

یا تو تم دھونڈتے ہو مہم زکار ہنوز  
 میں تو دیکھا نہیں ایسا کو یہ بیاہنوز  
 اس قباحت ہی نہیں ہی تو خرد اہنوز  
 دست ہیں خاک سبر و فی میں کس ہنوز  
 جایا سوت ہیں پانکی تہ خاک ہنوز  
 کل ہیں خمیازہ انگڑائی میں ہی ناک ہنوز  
 کی نہیں آب گہرے یہ زبان پاک ہنوز  
 تو سنتوں سے جام دی او میں کہوں کیا  
 اب روان کو سیکھ سو ہی یک نفس  
 یہ سجھ فراموش وہ زنا فراموش  
 دو جزیرہ عاشق سے ہو کیا زردا شو  
 بھگو گیا دل ہی کیا فراموش  
 دھڑکی ہی پراچی کہ ہوش تیل آتش  
 آتش یہ رستی ہی پڑی متصل آتش  
 نادم تو سمندر ہی نوسد افضل آتش  
 جا ڈوب موئی آب میں ہو خجل آتش  
 مدت ہی ہو ہی چاتی یہ سل آتش  
 ای جان بکلی کہ لگی متصل آتش  
 ہاروت کی فدی کو دی بس الہ قتل آتش

دوری ہی تری اچی دل کو لاش  
یہ گم نہ کیا پوہن تری راہ طلب میں  
اندھم کچھ اویکے تب بحر میں ہے  
ابر او کو بھاتا ہی وہ بھتی نہیں  
اشیان کو مت اجر ڈا کی قرا و خوش  
پہری ہی کیا جاب نط ای جبر کو ش  
انسان ہنو ذلیل زمانہ کے ہاتھ سے  
نادان تلاش طرہ زیرے تو باز آ  
چوڑا میں کفر و دین ہی فقط باری غرض  
سینی میں دل جو ہی سوتری یاد کی ہے  
طوبی کی چھا تو کچھ مبارک ہو زاہدا  
پیاری کہیں یہ مفقودہ دام رنجای  
تم کان دہر سو سنو اسکو حرف کو  
چاہنا نفع فروماہ سے واسطہ  
عشق کو تری چھاپا تو ہی رہیں لیکن  
دونوں ہی مہنی اثر دل میں بنایا  
اتو ہی آمد و شد اکی ہر ایک جگہ  
بزم اراستہ کی جھکے اے ای سودا  
چو دہو میں رات اور چل عالم کا چور

ہی باد چمن مرغ گرفت رکوا شش  
بہان نالہ پایے ہی سرتخار کو شش  
دی عشق نے ظالم تری بجار کو شش  
دی لالہ خود روئی یہ کب رکوا شش  
باغبان ظالم ابھی سو یا ہی ای بل خوش  
بیان جسکو دیکھی سو یا ہی کفن بدوش  
دلت کوئی کسیکو ندیو یو ای حرص  
چون شمع یہ نہو کہ تیرا سدر گاہ حرص  
تسبیح سی نہ کام نہ زمانہ سے غرض  
جزدید کیا ہی دیدہ خونبار سے غرض  
ہی دل کو اپنی سایہ دیوار سے غرض  
غافل ہنو تو مرغ گرفت رسی غرض  
سودا کو مہنگی اپنے ہے نصارت غرض  
در کو سمجھی جو کوئے ہی تہ چاہ غلط  
تختی شش کا ہی رہا تہ کا غلط  
نالہ شب ہی غلط اہ صحو کا غلط  
راہ اید ہر ہی جو کیے گرد کا غلط  
آج انکی ادھر او کی ہی انواہ غلط  
در د کا گھر سنی کلنا شب غلط

<p>تو جو سو پائس تو ہی صنم طرب نہ شاد دل چنوں کھایں اسیر کی زبانی اکا شیشہ ہی زریعہ دل سودا ثوت حق کی کر ہی سنبھو نہ ہی لیکن درون ہون میں نہ کرین رند تری ناری کا</p>	<p>دیکھتے بجو ہی اسی جان و دل ارٹام ط ہی نفس ج او نہیں عیش نہ دانت ط می سے بکھو نہیں بے سہ فی کلف نام ط تری تو نفی کرم پر ہی گفت کو د عطا بزرگات میں داخل ہر ایک مو عطا</p>
<p>گواہ نہ مجھ غریبے بالین پہ آئے شمع پر دانگی میں ہون اثر عشق سے محسوس تا ہی چین یہ کہ قدم تریے چھوڑ کر لطف اوس چہرہ کی الگی کو یہ بیان کی بس اوٹا لگی سی اپنی کراؤ کو تو خفیف کھٹی ہی عمر نصف ہی میں اس بزم کی سیج سوزنا سورتھاوت ہی تعین کر سودا</p>	<p>دل میکی کا چہرہ جلی ہی بجایے شمع کیون منفعل تجھی نہیں کرتے نہایت شمع گر رہی چون تنگ بہم ہو گے پائے شمع تو فی نظرون میں جہاں کہتی ہی کہتی ہی شمع چشم پر دانہیں ایک عتق نشان کہتی ہی شمع لو ہی گشت کہ جسکو بدنام رکھتی ہی شمع داغ جو دل پہ ہی اپنی سوکھن رکھتی ہی شمع</p>
<p>سردہری سی تان کی گھسیا ہی سوز داغ وای اس پیشہ پر اپنی بل کہ جسکی یہ قدر بہن خوش غم ہوں ایک کھنستان جان خوش کبھی اس بزم میں و دل نہ کبھی ایک جا جیف کھنشن میں عاشق طرب میں مہول دل اگر کھو یا ہی سودا چھوڑ نہاں شک ای لالہ کو فلک نے دی کھو جا داغ</p>	<p>کر دیا داغ ملون فی ملک دل کا چھیر داغ خوار ہین کو پیکو پیکو تو ہی سوا باع داغ تالہ مرغ چمن سی کم نہایت یاد ز داغ دہم مینا ہی روتا ہی تو نہتا ہی اباغ کل سدا بل سی ناخوش محسنی نہ تو بد داغ نہاں دہی لہ کا طعنان سی یاد ہی سراغ جہاں فی میری سارا کہ ایک دل بزا داغ</p>

دوتا ہوں چونکہ ہمیں آپ چٹنگ نہجانی  
سینی ہی سوز عشق ترا تہ کب اوٹھائی  
خوشید چشمہ ہونہی تو پاری ہونہی  
دل ہوز عاشقان کوئی سودا سنا نہیں  
دیکھوں ہون ہون میں دوسرے کی طرف  
بی مشورت لگے گی تری طبع روزگار  
غیر ذکی بات نہ کہوں کان مت دہر  
طرے کی تیری واسطی مند چوشت نہ دا  
چورستم نقدی داندہ درد غم  
سامان نالہ سب میں ہیا پر ای اثر  
ثابت ہنوی خون مرا روز بازار پرس  
خون کر رہی جو شس رگ جان میں تری  
ناصح نہ اون سی یک جو میں آگاہ را عشق  
بہکی ہی اون میں حق کی بجلی کہ جو کوئے  
شمع اوس عارض کی بکھتی میں بھی تو کہ  
بس جلی دیکھتی ہر گرتجی تجسکو ندون  
کونسی عارف کو بیان دعویٰ ناخکی کا نہیں  
دیکھا کر نہیں دوسری ای یار کب تک  
نہا میں سیر اپنی یہ فکر وصال میں  
دور دور کی بہانہ اتنا مگر غم دور

۴  
ہی ہوز دل دہی ہی پٹ بقیہ ارداغ  
باہوٹ کر جگر کی ہنو جہای پار داغ  
ہو جہای دل مری کا اگر اوس ذو چار داغ  
پیرا نہ جیل مری تودہ ہوشمع و ارداغ  
چون صید وقت فوج کے صیاد کی طرف  
آوی نہ تاش جو رکی ایجا کے طرف  
لیکن کہو تو میری ہی نہر یا د کی طرف  
قری گی ہی کا منی شمت کی طرف  
ایل ہوئی میں اس دل تاش کی طرف  
میں دیکھتا ہوں تیری ہی امداد کی طرف  
بولین گی اہل حشر سو جلا کی طرف  
سودا نہ کہہ شتر فصف کی طرف  
وہ کر چکی میں دین و دل و جان شاعر عشق  
خون شمع ہو رہی میں سرا پا گوار عشق  
ہمیں جو پوچھی کوئی ہی خوف شمع ہو رنگ  
آئینہ گہر میں تری رہی ندون مقد و رنگ  
یہ ترانہ ختم لیکن ہو چکا منصور تک  
تریا کر ہی یہ پیرا دل زار کب تک  
ہوں کروٹیں سدا شب تار کب تک  
یار ہی یہ باغ حسن کا عمار کب تک

رستم بنو صستم کی جو الفت کا تہہ میں  
 اب کبھی مرے مرض عشق کے دوا  
 نہ ہی دیکھوں میں اس کو سفید فام ملک  
 آپ سا جگو تو زہد نہ سمجھ کور سودا  
 بھی تو بچ رہی انکھوں سے مراد دل میں کن  
 برینجی تھی تری عہد میں دل جان ہے  
 یقین ہی یہ کہ دراز اونسوی عطر نہ ہو  
 رہی نہ دین کو حرمت نہ عزت دنیا  
 کچھ تھکے تو اس قسم وجہ پر سودا  
 یہی اس فصل ہم ای بل و گل تا تو ان میں  
 کوئی بار داروں ہی یہ کہو جا کی جان ملک  
 عبت نامہ چون ہوں لکھ لکھ شرح دل بالکھور  
 تری غم کا دل پر خون کی استقبال کر نیکو  
 روا کرتا ہی کیا و لکو کھوا کر حال پر سودا  
 کرتی ہی تری دلیں تری جلوہ گری رنگ  
 کس رنگ میں دیکھتا تری رنگ کا جلوہ  
 ہی خاک بسراج خدا جانی عین کا  
 کس گلین یہ جلوہ ہی کہ اب کس نفس میں  
 ہو کہ وہی عشق کی تپ فی ہاری نہیں آگ  
 رنگ گل کہ یہ طبع دلی ہی ای ایر بنا

کر دین برین رکھی زار کب تک  
 رہیگا دل کے در پی آزار کب تک  
 شام سی صبح ملک صبح سی لی شام ملک  
 خطا خوان سی پڑا ہونین خطا جات ملک  
 غضب ہی یہ کہ میں صید و دھکا لکھ  
 ادا یہ ایک خدا نما پر تار ہے ایک  
 ہی ایک اپنی خبیر عجز زلف دیر ہی ایک  
 خراب ایک ہی اعی عشق تھی خواہی ایک  
 ہوا تو ایک ہی ان دو میں اور غبار ہی ایک  
 نہ نالہ لکھ ہو پختہ چاک چیب دامن تک  
 مرض عشق کا تیری نہ ہو تیا کام درات تک  
 دل کوئی اور گئی پر زنی نہ ہو تیا کچھ عزیزان تک  
 وہ قطرہ نارس طالع ہی جو ہو تیا درگان تک  
 کہیں خطا لیا اس کی تو عالم حرف جانی تک  
 اشک نشینہ میں ہر آن دیکھاتی ہی یہی تک  
 سب رنگ میں ہی تو یہ تراسبی یہی تک  
 دیکھ آئی پیا جاکن نیم سحری رنگ  
 دیکھ لاتی ہیری مجھ بی مال و پیری رنگ  
 دلی ہی جو نہ خدا کو کسی پیرا میں آگ  
 ہشتیاں میرا چرگ لکھتی ہی انہیں آگ



لاله خود رو نہیں ہی خون فی فدا دگی  
 رنگ یا تو تون کا دگی ہی جو انکار دگی طرح  
 گو بہار آئی کسی سودا بہلا نکلتا ہی باغ  
 دل مسخر نہیں سکتی بہ تیغ و تیر جنگ  
 یہ گزیر محبت ہی جوات آوی تو آ  
 جنس ابروینے مارا لشکر صبر و قہر  
 یہ نہیں ممکن کہ وہ حشمتی کسی کا ہوی نام  
 سخن عشق نہ گوشت دل بیاب مٹی ال  
 کوئی میخانہ سی رکھ دلو کنا ریے سودا  
 کیدت اگر زمانہ جہان کی ٹاپے گل  
 کہتی تھی اس لی کہ ہوا شنائیے گل  
 دیکھی اگر صفای بدن کو تری صبا  
 ہی شدہ درد دیون کہ نجر حکم غدیب  
 ہستی نیستی میں جو بہتر نہو زرا  
 سودا کہی بہار میں وضع زمانہ ویکہ  
 سوئی نہ ملک عشق سی کم رسم داغ دل  
 ماندہ غمخہ تاکہ پریشان نہ ہوئے تو  
 اس چین کی سیر میں آکر پیوین ملکی مل  
 یہ ہنودریا کہ حبیب گدزی پل بانہ کر  
 قتل کا کسکی کیا ہے نوح اکھوں نے غم

جوش میں اگر گدا دی کو بھی دامن میں  
 حسرت لہجہ تری از بس گئے معذرتی گل  
 یون چین میں گل نظر پڑے ہیں جو چین گل  
 ملک تو کچھ بہ نہیں جسکو کڑی تسخیر جنگ  
 اسکی ہاتھ انکی ای پاری نہیں تر جھک  
 ہر وی ہی فیصل کہ جب ہو چکی ہی پتھر جھک  
 کرتی ہیں اسیر عبت با ہم جوان ویر جنگ  
 مت یہ الشکدہ اس قطرہ سیاب مٹی ال  
 شیشہ تو ہائی نہ جا کر رہ اجاب مٹی ال  
 سر کو ہماری خاک ندیوی یہ جیابے گل  
 ای غدیب دیکھی نہ آخر دفاے گل  
 کہولی کہو نہ شرم بے بند قباے گل  
 کوئی کسی نہ ار یہ ہر گز نہ لائے گل  
 ہنستا ہوا جہان سے ہر گز نجابے گل  
 ای وای دایے بیل دای مٹی ال گل  
 روشن رہی ہمیشہ آہی حیدر داغ دل  
 کبکس چین کی سیر میں پادشہ داغ دل  
 ولسی بنایے صانع قدرت فی زمین گل  
 موج چشم عاشقان دی تو زمین بیکل  
 کسج کرتی ہی ہیں ہوا کس قاتل کی تل



عبدین تجھ سے محبو امیر ہوں عشق  
صلی کل کسی سودا کی جو ہم بن یا بیٹے  
قاتل کی دل ہی آہ نہ نکلتے ہو جس تمام  
صدا دے ہوں ای اثر نامہ مفصل  
اشک اکھوں سے تہنی تو رہی نہ یہ دل  
اتش کو رنگ گل کے صبا تو نہ پہونکے  
سودا ہو ہی ہشتا فی کو زلفوں او کی رام  
نہ غرض کفر ہی رکھتی ہیں نہ اسلام ہی کام  
دل نا لان کو مری سکے ہی آرام ہی کام  
ہوں اسیروس کا جیسی بعد گرفتار یہ صید  
جو میں آغا تر یہ کام دیکھا سودا  
اب اس طرف تری دل گری شعلہ جو معلوم  
پہری ہی دلیں تری اس قدر محبت غیر  
دور نہ زور نہ طالع نہ تری دلیں رحم  
سنی ہی کون کر دے کسی آکی جا قوما  
عشت ہی ہر گانت اٹھ تلاش فرہ کو  
طیب او ہر میری یا لین سے دلی کل  
خط ہی زلف کو تری کہوں جو شک جلت  
سخن تو بار ہی سودا میرا نہیں کہتے  
کیا جای آتی میری دل کی کاشت نہ میں ہوں

مج رہی ہی شوق سے یا غیب شہر غل علی  
کہوں دو شکل کشت عقری مری شکل کی کل  
دورہ ہی ہم ٹہر ہی نہ پائے کہ بس تمام  
اتش دی ان سے دام کو تو رہی نفس تمام  
جب قافلہ تک تو ہو باگ جس تمام  
جلو اہی اشیا کی مریے خار و خس تمام  
اس دلت تار سا کو ہی کیا دلت سرتام  
مدعا کھو تو ساقی ہی اور جام بے کام  
کوئی پیچین رہو اپنی اسی کام ہی کام  
نہ گرفتاری مطلب رہی نہ دام ہی کام  
وای وہ دن کہ تجھی او کی ہو انجام ہی کام  
تیاک غیر ہی جو ہو گئی ہسی وہ معلوم  
کہ جا نہیں مریے کہ نہ کو مہر تو معلوم  
جو چاہی تہی یہ دل کامیاب ہو معلوم  
جو رو تجھی ہی جہان میں سو کھو رو معلوم  
ہی وصل دور امیری جستجو معلوم  
دو اری وہ لب شیرین ہی ہو معلوم  
سیاہ فام تو ہی وہ میری ہو معلوم  
دلی جو چاہیں انداز گفت کو معلوم  
دور ہی جسکی نے کعبہ میں تہی نہ میں ہوں

زلف کو کہو لا تو کرس دلی سوش کا علاج  
 مٹ گئی وہ شور دلی اہ بیت آجی ہر  
 تچ نگاہی گرم کی حسرت سی دل باری ہاں  
 اس قدر مین لاغری میر سی خوش کنی ہر  
 دلو کوس کو چہ مین تری اب پی ہن کس  
 کب سی ای سود اشرا اب اس زم مین پی ہاں  
 خانہ پرورد چن ہن آخر ای صباد ہم  
 خندہ گل بی ملک فریاد بسل بی اثر  
 جج تو کرتا ہی ملک فرصت کالی گئی کی دیے  
 قیس بد م ہی گیا اپنی قدم کی فیض یے  
 نہیں بھل سکتی اسیر سی تری ای سرد قد  
 ای جنون مصرعہ تر اسودا کی ہی رنجیر پا  
 لی دیدہ تر جد ہر گئے ہم  
 تجہ عشق مین روز خوش ندیکہاں  
 یہ قطعہ پڑھی تھا سوز دل سے  
 جون سمع لبون تک آ رہا ہے  
 اپنی ہی شک پیش تدھی  
 ہوگی نہ کیسی کو یہ خبر  
 کہی کلین ہن تخت دلی تار کے رمان  
 سوز آئید گرد اس مسمی ہونہ اپنی کوئی

دولہ

دولہ

دولہ

سخت دیوانی فی کی رچہ کمل جانے کے  
 ورنہ کیا کیا ہم کہی تے ہر دور انہیں  
 راگو دیکھوں ہو مین جب سنج پروانہ مین  
 چون ہال عید ہی میری نظر آئے مین ہم  
 ہو گئی ہو جہ دہان اطفال دیوانے مین ہم  
 تونی ای کمظرت کے ہل سی ہی جائے مین ہم  
 اتنی فرصت دی کہ ہو گئی تک آزاد ہم  
 اس چمن سے آہ جا کر کیا کر نیکی یاد ہم  
 عید قرآن ہی تجھے دی لین مبارکباد ہم  
 خانہ رنجہ رکھتی مین سدا آباد ہم  
 طوق قمر کی طرح رکھتے مین بادرباد ہم  
 ندی تریے نہیں ہونے کے اناراد ہم  
 ڈبری جو تھی شک بہر گئے ہم  
 دکھ بہر تے ہی بہر تے گئے ہم  
 سودا کی جورات گھبر گئے ہم  
 من تھا سو گداز کر گئے ہم  
 کر شام نہیں سحر گئے ہم  
 اس زم سے اوٹہ کدہ پر گئے ہم  
 یہ انکھیں کیا بلا میری گئی کی بارہو پریان  
 خدا جانی کہ کیا کیا صورتیں خاک مین رہا

اگر دلا کوهی میجوئی مصداق بکدم من کوهی می  
 دوانه ان لئون کا ہون سم ہی روح جنو کی  
 کولای گو کہ قنارہ سی ہم اپنی رل کے عقد  
 نسلی اس دو ایک بنو جوئی کی تہہ دن سے  
 بلبل حسن میں کسکی ہیں یہ پسر ایمان  
 بجھ کہہ تانا مار کرین محضر راہ کے  
 سیاد کہ توئی کور کو دام میں  
 ونی سودا کو کیا قتل کیا کہتی ہیں  
 جی پوچھا کہ دل خوش ہی نہیں یا میں  
 محبت کے گئی چھانہ میں جای زاہد  
 پو تو اس معنی سی کیا شد دہوا ہوی گا  
 جبر انکا ہی جو کجگو صدم کہہ یاد کرتی ہیں  
 کلی میں او کی مت جاو الہوس آمان کہتا ہوں  
 کیسکی مرگ پراپدی کجی چشم تر ہرگز  
 عاشق فنا میں اپنی بہود جاتے ہیں  
 پرواہ ننگ جو ہون کا کوب سب لیسکن  
 مجھ کا دہل کیا ہی محفل میں نقسکانے  
 آئہ ساز سی انکو ہی کفر ایسے سکندر  
 جنت کو اٹھا کر دیکھن وہ چشم لسی  
 سودا سی یہ کہا میں بخد درد دلی حق میں

سلجھن سی ای آہ سحر اسہ لگی چڑیان  
 نہ نار و جوب کل جگو بغیر ازید کی ہر دن  
 یہ بچھی یہ کسی دلین ہزارون میں کرین  
 اگر سودا کو چہرا ہی تو لڑکوں کو لوہرین  
 توئی پری میں عشقون کی ساری گلہ بیان  
 بریز سیم و زری ہیں دو نور کا بیان  
 سکلا دیان میں دلی مری اضطرابان  
 یہ اگر سچ ہی تو عالم ایسی کیا نہیں  
 درد یانی اور تانی ہی کہا کہتے ہیں  
 ایک شیشہ کو بھی ثابت نہ کہا کہتی ہیں  
 پوچھی اہل دلون سی کہ وہ کیا کہتی ہیں  
 میان ہم تو مسلمان میں خدا ہی کہتی ہیں  
 قدم پر تانہن کو میں دہان کسکی لکھتے ہیں  
 بہت روتی او کو جو اس حسی یہ طہین  
 جی کا زمین جو سودی تو سودا جاتی ہیں  
 ہم راہ نامہ بریکے مسدود جاتی ہیں  
 بوداغ دل کی اپنی ہم عود جاتی ہیں  
 جو مرد شکل ہستی نہ بود جاتے ہیں  
 صورت کو اپنی کس میں موجود جاتے ہیں  
 رہنے دعا و اسی ہم سود جاتے ہیں

بہت سسکی مہی بولا وہ آہ بہر کر  
 لیکن یہ <sup>دہ</sup> صبح کو اتر کی ڈر کا  
 سمجھ کی مانند ہاتھ استبان ہم ہی کا انا کشن  
 عرف پوتھی ہی تری ہنس کی ہی تو بانیہ مرغی ہل  
 اچو صحن چمن میں جا کر کو اچھا کی کھول دیگی  
 باتیں گئی ہیں تھیں نہ لکھی سے نظر میں  
 بوسہ ہنس کرتے دیا اتنی سوائی دشنام  
 رات حاضر ہوئے سودا کی جو ہم بالیدہ  
 پونجی ہسم آرزوی وصل میں نزدیکی لگ  
 نہ قطع نہ محبت نہ مروت نہ وفا  
 تا تو ان مرغ ہونین ای رنقا ہے پروا  
 عاثر زنگ صف کی منط اب سی سیاد  
 مگر کو زون نہیں کر نیکو گرفتار مری  
 گرم چوٹی مگر وجہی کہ مانند جفا  
 ست پرواز جو ای نالہ میری اسی کہ ہی  
 بادہ مہس روز کہ ساقی ازل باقی تھا  
 طرہ صحبت ہی کہ ساقی تو یہ کہکڑی جام  
 سسکی اپنی یہ جا ہی جی کہ ایسا بہر دی  
 و لیں جس زنگ سسکی سودا کی گذرتی ہی  
 ہاؤک فی تری صید چھوڑا زمانہ میں

تبریر ہم ہی یہ ہی محمود جیسے ہیں  
 گو نذر کان آئین مردود جانتے ہیں  
 ہی کہ غنچنی تکرہ کھولی خیال کل تہا خوش کشن  
 بہار رو احنیف کزن لیل سبیل خراگ کشن  
 جگر کی داغوں کی عاشقوں کی لگی ہی دبی حشاشن  
 سو سیر نہو اتا لب گور مسرور  
 سو بھی یہ جب نہ ملا کو یہ تو محبوب میں  
 شور پڑتا نظر آیا یہ وہ رنجور میں  
 سو جی ہی شکل ملاقات ابھی دور میں  
 سادگی دیکھ کہ اسپر ہی ملا جاتا ہوں  
 اتنا لگی نہ ہر ہونم کہ رہا جاتا ہوں  
 ہونو میں ہتہ میں تیرے یہ اور اچانا  
 ہونین مضمون تری باتوں میں بندہ جاتا ہوں  
 اپنی ہی آگین میں آپ جلا جاتا ہوں  
 طائر شہ کو بی بال و پر سے شیش میں  
 نظر اید ہر جو پڑی آگ بہر شیش میں  
 ہی خبر شہ طک انش ہی تری شیش میں  
 تری جسم ہی میں قطرہ نہ ذری شیش میں  
 موج می کر نیکی صیوہ گری شیش میں  
 تر پھی ہی مرغ قید ما شیش میں

کیونکہ نہ چاک چاک گریبان دل کروں  
 ای مرغ دل سمجھ کی تو چشم طمع کو کہوں  
 جی میں کہنچ کہنچ کیا فکد کو جو کسان  
 پایہ ایک بات میں اپنی میں یوں بچی  
 دست گرہ کشتا کو نہ تر زین کرے فلک  
 سودا خدا کی واسطی کر قصہ مختصر  
 یہ تو نہیں کہتا ہوں کہ سچ سچ کروالطاف  
 چشم تری میری کیا کہتی ہی مطلب استین  
 تخت دل کس دن نہیں گرتے میں مائیکلیج  
 ہی مجھی ای ابر دریا بار تانا تو یقین  
 بکجوبی سودا کچھ اپنی بقیاری سی ہی شرم  
 سوئی میں تری گھر کی طرف رو نہ کروں میں  
 دل دون اس تجھ ہی وہا میں جو نہوں  
 دیکھوں نہ ترا منہ اب گل کی میں ہوتی  
 نظارہ کروں گشت ہلا کو شب و روز  
 سایہ ہوا پر اسر و کا جس کہ جمن میں  
 اٹھی ہوئی لٹ دیکھوں جو میں کہ شمع  
 بزان خرد میں جو کروں حسن تباہ فزون  
 غیر کی پاس یہ اپنا ہی گمان ہی کہ نہیں  
 یاس ناموس مجھی عشق کا ہی ای لبیل

دل

وہ

دل

دل

دیکھوں ہون تری رلف کو میں شائین  
 در نہ سنای دامن جی وہ ہواہ میں  
 تیرا در نہ بٹایا شانہ میں  
 معنی کو جس طرح سخن عاشقانہ میں  
 جہدی بند ہی نہ کی میں لگشت شائین  
 اپنی تو فید اوڑ گئے تری فانیہ میں  
 جھوٹی ہی تلی پر تو جیتا ہی رہوں میں  
 ایک دم اون سے جدا ہوتی نہیں اب نہیں  
 تر نہیں ہوتے ہو میں کو شمشب استین  
 تجھ ہی نکلیں گی کی جہاروں کا جین استین  
 برق ہستی ہی تجھی رکھتے وہ چہ شمشب استین  
 تادوسی تری ملی کو کیونکہ فزون میں  
 خواہش تری تو گو کہ ہو نہ کروں میں  
 سنبل کی سوار لٹ تری بو نہ کروں میں  
 پردید تری رکس جا دو نہ کروں میں  
 دمان باد تر اقامت دلجو نہ کروں میں  
 کاکل نہ نگہ تری سمہ مون نہ کروں میں  
 تجھ حسن کو پائنگ تدا نہ نہ نہ نہ نہ  
 جلوہ گریا در نہ کہان ہی کہ نہیں  
 در نہ یہاں کو ہوا انداز فغان ہی کہ نہیں

اگلی تفسیر تمہارے پہلا یہ گردن  
 جرم ہی اوسکی جفا کا کدو فیکے تقصیر  
 طائرین پہنی کا کچھ سبب ہی نہیں  
 معجزہ گردن نہ کیونکہ تیری سیج کی ستے  
 جی تک تو دیکھی لون کہ جو ہو کار کہ حسین  
 بوی بہین سیج نہ آتی ہی مجھ کو نیند  
 ساقی ہی یکہ جسم کل فرصت بہا  
 ہر فی لگی تو جون کھت دریا بہا بہا  
 جا دو بہری جین چشم تو ست آئینہ کو دیکھ  
 دل آہ شعلہ بار کی ہر دم بہری ہی گرد  
 خواب یون کہو نہ ہری چشم ہی تہنا  
 مونہ تو بھی لگا دی کتب نام کی طرح  
 صحبت میں تیری انکی جون شیشہ شرب  
 ایدل تو مجھ سی کہہ تو کہ میں کیا گردن  
 انک تیر کی کہہ کی طرح غیر سنگ گشت  
 لی بل چین نہ کل نو دمیدہ ہون  
 کران نہ شکل شیشہ و خندان طو حارم  
 نو آپ ہی زبان زد عالم ہی در نہ میں  
 کوی جو چو چتا ہو یہ کسیری دا جو  
 تیغ نگاہ چشم کا تیری تینن حریت

موسیٰ با بیکر ای خوش گران ہی کہ نہیں  
 کوی تو بولو میان موہنہ نین زبان ہی نہیں  
 اوی اگر تو خواہیں سو خواب ہی نہیں  
 ایسی عاشق کو محراب ہی نہیں  
 ای آہ کیا گردن نہیں بلکہ اہ کہ نہیں  
 جسکو پکارتا ہوں سو کہتا ہی مر کہ نہیں  
 ظالم بہری ہی جام تو جلدی ہی کہ نہیں  
 دامن اگر نچوری ای ابر تر کہ نہیں  
 دہر کی ہی دل مرا کہ نہ مٹی نظر کہ نہیں  
 پروانہ اسکی ہی مری سمع پر کہ نہیں  
 آگاہ جنگ ان کی کھت جگر کہ نہیں  
 آنا ہی واہ واسے میسر ہو کر کہ نہیں  
 خالی گردن و لکی تین بٹہ کر کہ نہیں  
 آوین کہو جو حضرت سودا اید کر کہ نہیں  
 گہرین تو خاک ہی نہیں کسے نظر کہ نہیں  
 مین موسم بیمار مین شاخ بریدہ ہون  
 اس سیکدہ کی سیج عبت آؤرہ ہون  
 ایک حرف آرزو سوتا سیدہ ہون  
 جون گل ہزار جاسی گریان نیندہ ہون  
 عالم مین قطرہ مرہ خون چکیدہ ہون



کسی کردین دعوی دل چاکی ای حسد  
 گزناہی جاکی کھل کی تسلی چمن میں تو  
 غافل ہی کیوں ترا می فرصت ہی گوشل  
 میں کیا کہوں کہ کون ہوں سو و بقول درد  
 خانہ دل کہ ہو خون ہونیکا آئین جس میں  
 وہ خط اوس روی کتابی میں ہم بختا ہی  
 بجا اور وصل سے کچھ کام نہیں ہی ہکو  
 حباب لب جو ہیں ای با عیان ہم  
 پوشہ کو میری مٹاتی ہیں رورو  
 خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاویے  
 مٹا حای ہی حرف حرف اسو ہسی  
 ستم ہی کیا نوٹ ہکو یہ خوگر  
 مگر تجھی بجندہ خاطر ہے سودا  
 چیر کیا ہوں جو کرتیں گلہبان محکو  
 سیر گزناہی خیال اسکی ننگہ کا جسد ہر  
 گل و گلزار ترجم ہوں کیسی سر پر  
 ایک گل تک نہ مانع ہوا حتی وقت  
 ایک عالم کو زمانہ فی دیا کیا کچھ  
 کسی ملت میں گون اچو تہلا ای شیخ  
 مجھ میں اور یار میں ہی ربط پسند ہس

دلدادہ زکف رج دلبر مدیدہ ہوں  
 خون جگر میں میں ہی دامن سیدہ ہوں  
 ای بخر میں نالہ حسلت بریدہ ہوں  
 جو کچھ کہ ہوں سو ہوں عرض آفت رسیدہ ہوں  
 ہی وہ ایک بیت کہ سو معنی رنگین میں  
 سیکڑوں شش ستم کی ہیں مضامین میں  
 بات وہ کبھی کہ کدک کو سو سکھ میں  
 جمن کو تریے کوئی دم دیکھتے ہیں  
 ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں  
 جو کچھ دوست اپنی سے ہم کھتی ہیں  
 جو نامہ اسی کرتے دیکھتے ہیں  
 گرم سی تری ہم ستم دیکھتے ہیں  
 اوسی تری کو چہ میں کم دیکھتے ہیں  
 پھر گئی دیکھ کے مونہ خجڑ کان محکو  
 نظر آتی ہیں او در گنج شہیدان محکو  
 جا خوش آتی نہیں جو گور غریبان محکو  
 خاری بھی نہ کہا کنج کے دامن محکو  
 پر کہہ میں نہ کہا اوس کی دوران محکو  
 تو جھی گھر گھر گھر مسلمان محکو  
 اسے خوشش نے کیا اوس گزبان محکو

اور بھی ریختہ دنیا میں رہے ای سودا  
 کوئی تک شغل کوئی مری بیدر و قاتل کو  
 کیجی نہ اسیری میں اگر ضبط نفس کو  
 بہ جای لہو بوی دل قافلہ سلا  
 پہنچای نم داغ جگر تا سر ترکان  
 کو بکن ہی چہ جگر کن کے گہر انکا وہنگ  
 چہوٹ کر چنسی نہ پتیا دی کسی سپرید دل  
 جس دل کتنی ہی ناکارہ بازار تیان  
 کر کی توبہ ناصحا سودا صلی کل ہوا  
 آلودہ قطرات عرق دیکھتے ہیں کو  
 اتنا ہی تو آشوب کہ میں روکن ہوں  
 دیتی ہی نہیں چین بدی اپنی گمان کے  
 ہر گرجہاں رو سہی اسکو ہنوتے  
 چون دانہ سمجھہ مورد ابر کرم حق  
 اسرار خرابات نمی واقف ہو ہوا ہد  
 یہ رسم نہیں تازہ کچھ اشیخ جہانین  
 خواہی رہ صلا ہو تو خواہ بین ہو  
 دم مارنا پتتا ہی ادنی عشق میں تریے  
 نت دیر حرم کی تو سمجھتے ہیں کچھ فرق  
 اس دلو دیکھی لون دو جہاں یہ کہو ہوں

۹  
 جلیبی دیوی جو کہو کاوش دور محفل  
 دکھادی خاک پروانہ پر گریبان شمع محفل  
 دی آگ ابھی شعلہ ادا ز نفس کو  
 تعلیم دی نہ جو مرانا گرجہ بس کو  
 شاداب میں رکھتا ہوں ہدا اک کسی کو  
 قوم میں لب پر ملاوے کو کیے سکی نام کو  
 مرغ وہ پہنستا تہنیں جو نور بہا کی دام کو  
 ایک پوچھی لون تو بویے دوسرا کلام کو  
 آج پہر لی ہی مصلا رکھہ گر دو جام کو  
 آخر پڑی جہان کی ہین فلک پسی زمین کو  
 ماند حباب اپنی دم باز پسین کو  
 سات اسکی میں جاتا ہوں کوئی جا کہین کو  
 لگتا نہ مری نام سے گر عین کین کو  
 زاہد در میخانہ کے ہر خاک نشین کو  
 کعبہ سے نہ کم سمجھی در میر معین کو  
 جا کہ حرم دلیں جو بین دیے ہی تیان کو  
 نزدیک بدل ہی تو میر جاکان کہین ہو  
 جکا دم اول نفس باز پسین ہو  
 بہتر ہی کا جب پوچھا آیا تو کہین ہو  
 سودا تو ہوئی تب نہ کہ جب اس میں تو ہو

اینده وجود عدم بین ترا  
 از گاه سوزن مشکان بارین  
 بهر آنکه حسن و عشق کما چققی بیل کی بح  
 گذری سو گذری اهل زمین پرای ملک  
 سودا بدل کے قافیہ تو اس کو غزل کو کہہ  
 تجہیز تو دو جهان کسی کہ اپنی تین ہنو  
 از دہ خاطر دلی جو انگوٹسی نم چنی  
 غیرت و ابر و حرمت و دین و ایمان  
 صبر و آرام کہون یا کہ میں ابشون جو  
 عشق کس ذات معتر ب ہی کہ کلفتی پیش  
 ضعف و طاقتی و سستی اعضا ہر دم  
 سر کی قدرت خالق کی تان میں سودا  
 شیشی ہی جام کی سو گئی جام جم کی سہ  
 کیا رطخ می کسی کہ ماند طفل شک  
 ہی روده کوئی کہ جو اس نرم سی گیس  
 سودا غلام لطف محبت ہی ورنہ یہاں  
 سودا سی کہا می کہ ہم کچی کچی تہ  
 را را پی چیا ہم کسی شمار کسی کہ دینی  
 معقول میں یہ باتین جو جس میں ہو کی ملو  
 شکرہ سخن محسب بولاسم

جو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 چو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو

رو در میان ہنو تو کہیں جلو رو ہنو  
 اپنا خود دل پہی تو کسی سی رنو ہنو  
 رنکھک میں قاضی گے تو رو برد ہنو  
 ایندہ یہاں ملک تو گے یہ خود برد ہنو  
 ای بی ادب تو دوسری بس دو برد ہنو  
 ہو دین نہ ہم کہیں کی اگر تو کہیں ہنو  
 پیاری تہاری ہاتھ کے وہ استین ہنو  
 رو کس کس کو میں رو کہ گیا کیا کیا کہہ  
 ہو گیا او کی جدا میں جدا کیا کیا کہہ  
 دلی ساتھ انگوٹسی سی پانی ہو کیا کیا کہہ  
 ایک کہہ میں جو انکی چہا کی کیا کہہ  
 مشت بہر خاکین جو بہ کیا کیا کہہ  
 وابستہ ہی طلسم جہان اپنی دم کی کیا کہہ  
 پائی ہی پرورش ری دل فی الم کی کیا کہہ  
 ماند سمع سر ہی لگا کر قدم کی کیا کہہ  
 کہی اسی خرید ہی دام و درم کی کیا کہہ  
 پر تو تو نظر آیا ای یا بہت تھہ  
 اخفا تو عجب تہا ہی اظہار بہت تھہ  
 ہی زندگی اپی کسی نہ یا بہت تھہ  
 دیوانی تو ہم تہی ہی شہا بہت تھہ

دل

دل

دل

دل

جب خوش ہو تو دی کالی ایک گرجہ بھٹ  
 جب ہو تو بدی دل میں بولی تو زبان دیر  
 سن نظم کو سودا کی موندہ پیر لگا کھنی  
 غنچہ سی سدا کی اوسے زار کر چلے  
 پیرتی ہو باغ سی تو پکاری ہی غنچہ  
 زاد کرتی تم ہمیں قد حیات سے  
 اہل کر ماری پاس سی گہر کتب کی  
 خوش رہو گہرا پی میں جس گل سی تو  
 اندوہ درد غم فی کیا غم جب ادھر  
 سودانی اپنی خون کی دیت تم ہی کین گاہ  
 پیاری خدا کی واسطے ملک اپنی دل کی  
 سودا کی میری جسکو تدبیر نظر آئے  
 نامہ کا جواب اپنی آتی نہ کہو دیکھا  
 کرتی ہو مداوا اب بیا غم اپنے کا  
 دل پیر نہیں سکتی تجھی وہ دعا ہرگز  
 اس باغ میں ایک گل خزان جو کہیں  
 صنعت کی مصوری کہولا جو مرقع کو  
 اس زلف کو جب دیکھا میں ہاتھ میں نہ دیا  
 جھڑکی تو مدنون سی سادات ہو گئے  
 باقی ہی مار کھا فی اب الکی خواج کل

جہش تو کون کسی ہی بس سوہرہ  
 خاموشی میں وہ خوبی لقا رہے تھے  
 اتفاق میں وہ شہدہ اشعار تھے  
 زکس کو انکھ مار کے ہمار کر چلے  
 صبح بہار کل بہ شب تار کر چلے  
 ہلکی عوض جو دلو گرفتار کر چلے  
 پہونچی کا وہ کوئے جو ہمیں مار کر چلے  
 دو چار نا ہی ہم پس دیوار کر چلے  
 محو عدم سے فائدہ لار کر چلے  
 چاہی تو اتنی بات سی انکار کر چلے  
 انصاف تو کرو یہ کسی مار کر چلے  
 شمشیر کی جوہر کی زنجیر نظر آئے  
 قاصد ہی گلیوں میں شہرہ نظر آئے  
 جب کام ہوا آخر تدبیر نظر آئے  
 جسی کہ میں پہرے تقدیر نظر آئے  
 سو غم کی دھن صورت دگر نظر آئے  
 ایک کس میں نہ تیری سی تصویر نظر آئے  
 پیر ہی ہوئی ہاتھی کی زنجیر نظر آئے  
 کمالی کبھی ندی ہی سوا اب بات ہو گئے  
 سنو گئی تم اوسے ہی کہ اوقات ہو گئے

بس اس قسم ہی درگزر ای بار تاجیک  
 پیغامبری دیر دکان سے تو ہے دیلے  
 منی سسی اسنکھ کی محبت خبر  
 غارترا ہر ایک منی کی بیان کردن  
 یار و دشمن سہی جو نہ بولا تو کیا ہوا  
 سودا کی سودہ تو ستادی بہی سبب  
 ماری کو تیری زلف کی لاکھون جتن کے  
 نعمت جاری غم کی جراح کو نند  
 سدا نہ کاروان تیری نالی سی ای جری  
 ارہی اب اس جین سی کو موج نسیم فی  
 سودا جہان میں اکی کوئی کچھ نہ لیکیا

عالم دل مر کی مکی مکی فات ہو گئے  
 دہر کی ہی دل کہ یہ نہ کھی رات ہو گئے  
 دنیا تمام بزم حرا یات ہو گئے  
 عالم سی مجکو ترک ملاقات ہو گئے  
 نظرون میں سو طرح کی حکایت ہو گئے  
 کیا جانئی کہ بھسی ہی کیا بات ہو گئے  
 لیکن شک ہو کالی فی جسکو سو کیا جئے  
 ہی بطرح یہ زخم کہو اسکو مت سہی  
 ہمنی تو ایسی قافلہ لاکھون جلا دے  
 خاساک شہان کی مری سب بہادے  
 جاتا ہوں ایک میں دل پر از رولے

### مومن

شعر فی نظیر خاک چسکی بابت اعین اکثر غسل کاں سخنوری بی بہا خدا  
 میں گوہر کیتا۔ عالم جمیع اصناف سخن واقف اسرار معنی۔ چشمہ فیض او کیے  
 سبب دانی و قاصی کامیاب۔ نمون چلکیر اور احوالات سیرات میں گوہر  
 نایاب۔ الذی جری بیاب فیضانہ الہامہ الی اقرانہ و اثر ایسما با غامہ و نحر ت  
 شجبات بحر ذخارہ مذاق طاعت علی روس طلاب ہذا الفن طلاء و اہلا  
 لوکان التنبی لم یس و عوہ النبوة و اقر لایعجز اشعارہ و استفاد من مضامین  
 حاتمہ فی ہر چند کہ زبان فارسی کا نام مقدم میں گذر لیکن اگر وہ سب سے  
 تو حسن ناز استان اشعریر کہتہ ہستاد جاتا وہ لطافت جو کلام فارسی

۱۰۳ فارسیہ اس شاعری میں ہے ہرگز ناپاکلام اوسکی کو اگر کچھ کہیں تو بجا ہے  
 — اور اگر افسون کہیں تو سزا ہی — اور اگر اعجاز کہیں تو سچ ہی —  
 حقیقت میں یہ شاعر اسی رتبہ کا ہی — میری گرچہ طرز نوختہ سباز کی پر اس  
 رتبہ کو نہ پہنچ سکا — سودا کو گو دعوی ہمسری ہر سائے کا سودا ہوا پر یہاں  
 وہ بھی دیوانہ ہو گیا — خاقانی — فیضی — و انوری — کچھ فیض خاقانی  
 منور ہوئی پر انکی ساری منی اذکا بھی چراغ نہ روشن ہوا — حکیم اس باب کے  
 کہ بوعلی سینا اگر تمام عمر قانون طبابت کے سیکھنی میں گنوائے پر انکی تہنیت  
 نبض دیکھنی کا شعور نہ پائے — المختصر موصوفہ جمیع صفات کمال اور  
 قادر تمام فنون حکمہ نام اون کا حکیم محمد مومن خان سلمہ اللہ تعالیٰ  
 — قلم میں یہ طاقت کہاں کہ ایک شمسہ شایل شاعر موصوفہ کا لکھہ سکی  
 — ناجار تمام اوصاف اس شاعری بدل جامع جمیع کمال و فضل کی ذہن  
 متہم ناسی کا کمر کے قلم انداز کئے جاتے ہیں اور کچھ شعرا انکی دیوان  
 سے قلم برداشتہ لکھی جاتے ہیں کیونکہ اس شاعر کا دیوانی ہے اس قابل نہیں  
 کہ اوس میں سے انتخاب کیا جائے بلکہ سب شعرا درجہ سادات کا خوبے  
 اور مرغوبے میں رکھتی ہیں

## غزلیات مومن خان

خابو میں نہیں ہی دل کم حوصلہ پایا	اس جو رہ جب کرتے ہیں کچھ کلام
لیک جرم ہم نہ ناخوس کلیں	پہر شیخ و برہمن میں ہی کیوں غفلد پایا
بجائی ہی اغیا نکل آتے ہیں باہر	رجیہ دربار ہی یا سلسلہ اپنا
تھی دشت میں ہمراہ میری ابلہ چند	سواپ ہی یا بال کلا قافلہ اپنا



سر حال کو پونجی تری قصہ ہی اب ہم  
 زندہ ہوا ہی دل مردہ اگر چہ  
 صورت وہی عظمت وہی گردش وہی کسی  
 انصاف کی خواہش ان میں نہیں لب زہم  
 کسی کا ہوا آج کل تہ کسی کا  
 کیا نکو تمنی نسل جہان ایک نظر میں  
 نہ میری سنی وہ نہ میں نا صحت کے  
 نبھی مار ڈالا ہی انکار نے پہر  
 جو بہر جای اوسس جو تاجیے تو جانوں  
 صبا نہکت یار لائے کہاں سے  
 وہ کرتے ہیں بیگ عاشق کشی یوں  
 دم الحذر اور عشق تباں سے  
 مینی بکو دل دیا تھی مجھی رو کیا  
 شہ ناز تباں ہنسنے ازل آہوں میں  
 رو کہتا تھا کہین رہا نہیں ہم مر گئے  
 سرسی شہد اوہتی ہیں انہیں سے چاہیے  
 روئی کی بخت خستہ کو کہ آدھی بات سے  
 آتش الفت بھادی دماغی ہی شک نے  
 آنکہ عاشق کے کوئے پر ہے ہی غلط  
 دیر وین بویا میری وفا کی دہم ہی

راغنی ہیں گرد و جدا ہی کر مضیلا اپنا  
 تہا شور قیامت خمی سزدون و لولہ اپنا  
 یہ حیران ہی کہ یہہ چرخ ہی یا ابلہ اپنا  
 بحسین سخن فہم ہی سو من صلا اپنا  
 نہ ہی تو کسی کا ہو گا کسے کا  
 کسینی مذہب تہا تہا کسیکا  
 نہیں نا تہا کوئے کہن کسے کا  
 بکھنا کہ کیا مجھ دعوے کسے کا  
 کہ دیر نہیں زور چیتا کسے کا  
 نہیں دخل اوس کو میں کسے کا  
 نہیں کوئے دنیا میں گویا کسے کا  
 مجھی ڈر ہی ایسے مو میں کسے کا  
 سینی تمسی کیا کیا اور تھی مجھی کیا  
 جان ہونیکے لئے اس نے پیدا کیا  
 جو خوش ہو یو تہا ہی یلے کہ کیا  
 سمع سی کہہ کسینی ذکر اوس محفل ارکان  
 میں بیان رویا کیا اور وہ دہا کیا  
 مدعی کے گئے صحبت فی جی ہند کیا  
 دیکھی میں رتے رتے سوئے در کیا  
 بہر کس سے کیوں کیا تہا راز کیا

غیر کا اور اپ گودل نہیں ہی ایک تو  
 کیا خستہ رات دین آرزو تھی کی  
 کب جھل ہون اس علاج بقدر کی کہ ہوں  
 عرض ایمان ہی خدا اوس ترنری دین بوز  
 لکی خدنگ جب اوس ناز سحر کا سا  
 نہ جاوگا کہ جو بخت کو میں بخاؤں گا  
 کوئی نہ خانہ خراپی ترخی نہ است جو  
 یہ جو شمس تو دیکھو کہ اپنی قسرت  
 لگی اون انگلیوں ہی ہر وقت ایدل صد چاک  
 رزا ہو کر صحت تو خاک کر دی سیرخ  
 بہرہ نہ تو ان ہون کہ ہوں اور نظر نہیں آتا  
 جنوں کی جو شمس بگائے وار میں احباب  
 خبر نہیں کہ اویسے کیا ہوا اوس در  
 دل ایسی شمع کو مومن نے دیدیا کہ وہ  
 تہا و صلیں ہی فکر جدا تمام شب  
 وہان جھنڈہ تیر بار بیاں شمع  
 اکہیں میں خون سر سے وہ ماتہ آج کل  
 ناو ہی بیان زمان سو کہ نہیں لگے  
 کرم جو اب کوہ حور عدد رز  
 دہر یا نو استان یہ کہ اس آرزو میں آہ

دلہ

دلہ

کیون تر سے دین مری یاد کر چکا  
 ناخن شمشیر میں سینہ کھجلا گیا  
 دیر دیات اوسے دلیر تو ہی دل چکا  
 نجی ای مومن خدا ابھی یہ تو کیا کیا  
 فلک حال ہو گیا ربے جگر کا سا  
 اگر ہو دیکھا نقشہ تہا ری گہر کا سا  
 کہ آپس میں ہی جو شمس شرم کا سا  
 دعائی وصل کی دقت تہا عصر کا سا  
 ترانہ رتبہ ہوا کیون شکاف در کا سا  
 مرا سرور ہی گل خندہ شکر کا سا  
 مرا ہی حال ہوا تری ہی کسر کا سا  
 ہمارا حال وطن میں ہوا سفر کا سا  
 نشان پا نظر آتا ہی نامہ ریک کا سا  
 محب حسین کا اور دل رکھی شمر کا سا  
 وہ آئی تو ہی میندہ آسے تمام شب  
 باہم تہی کس رنیکے لڑائے تمام شب  
 جس ماتہ وہ دست خا ہی تمام شب  
 تہا کسو شغل غم سے تمام شب  
 اوس شعلہ خویئے جان جلائی تمام شب  
 کی ہی کینٹی، صید ہی تمام شب

مومن میں اپنی نالوکی صدق کہ ہستی میں  
 قتل عدو میں عذر زناکت گران ہی اب  
 دشت سی میری سارے اجا چلے  
 سجدہ پسہ ظلم ہوزبان پر زبان کے  
 قتل عدو فی شوق شہادت مٹاؤ  
 پیر ہی میں دھل غیرت یوسف جو نصیب  
 کہدین رقیبے تری فی التفتان  
 کہہ دی ہر اپنی زانوئی نازک یہ شوق  
 چشم غضب سی مشورہ قتل کہل گیب  
 بھائی کی جھین ہنن تاب التفات  
 وہ دن گئی کہ لاف کذا ف جہاد ہتا  
 مجھو طوفان اوٹھائی لوگوں نے  
 کردی اپنی انی جانی کے  
 دھل کی بات کب بن آئی ہے  
 بات اپنی وہاں نہ جھنی دیے  
 شکی اور نے پے اپنی چاہت کے  
 بن کہی راز ایے پناہ نے  
 کی تماش ہی جو ندیکہ ہی ہے  
 کردیا مومن اوسم کو خفت  
 چل پیری پٹ مجھی مذکھلا موہتہ

کہو ہی آج سینہ آسے تمام سب  
 جھین ستم اوٹھائی کی طاقت کہان ہی اب  
 تہی گرتو او کہ حالی مکان ہی اب  
 گویا نہ وہ زمین ہی نہ وہ آسمان ہی اب  
 لب پر ہاری غلغلہ الامان ہی اب  
 سخت وفا مثال زلیخا جوان ہی اب  
 ناصح عاری حال یہ کچھ ہریان ہی اب  
 تیرا رخص عشق بہت ناتوان ہی اب  
 جو بات دہن تہی سو نظر سے عیان ہی  
 بیوہ دکھ جو روشل امتحان ہی اب  
 مومن ہلاک خجہ نازبان ہی اب  
 صفت بیٹی بیٹھے لوگوں نے  
 مذکر کی جائی جاے لوگوں نے  
 دہی دقربائیے لوگوں نے  
 اپنی نقشہ جائی لوگوں نے  
 دونوں کے ہوش اور ایے لوگوں  
 اوس کیوں کر سنائی لوگوں نے  
 وہ تماش دیکہانیے لوگوں نے  
 کیا کیا ہی ایے لوگوں نے  
 اسی شب ہجرت کا کالا موہتہ

دشمنوں سے بڑے تو ہے  
 بات پوری بھی مونہ بے کچی نہیں  
 ہو کیا راز عشق ہے پردہ  
 جب کہا یار سے دکھ صورت  
 کس کو خون جگر پلائے کا  
 پیر کی انکھ مثل قبلہ نا  
 گھر میں بیٹھی کچھ اوداس  
 ہم ہی غمگین سے بن آج کہین  
 تنگ اسودتہ سین ہی چشم تان  
 زنت ہی کی تری بس کے کڑی کڑی میں  
 خون عشق پر ری روی دل تمکین ہی بنا  
 دراز دستی یہ کسے او بے کی قسمل  
 یہ کسی چشم منوں کر کھی منوں سارے  
 یہ بی حجابی بڑی گو بچے کو جہاں کو تم  
 یہاں ہی چاک کر بیان تو دان چستی سے  
 کئی نہ ملنی کی اوس سنگدل کی کرنا صد  
 غزل سرا کی بوسہ کیا کر شکسے آج  
 کبھی ہی پتھر نکو میری گنہ گنوں سے  
 اگر مشور ہو نہ اپنا پت پرستی نہا  
 نہیں دم لینی کی طاقت فلک زبنا دیا

دیکھتی ہی چھٹی بنایا  
 اپنی کالیوں پہ کھولا  
 اوستی پر دیسی ہونکا لا  
 ہنسکی بولا کہ دیکھو اپنی  
 ساغر می کو کیوں لکھا لا  
 صبطت اوس من میں پہرا ہونہ  
 بولی بس دیکھتی ہے میرا ہونہ  
 صبح اڑھتی تے دیکھ ترا ہونہ  
 بوسہ مومن طلب کرے کیا ہونہ  
 ہی پاش پاش جگر دل کے کڑی کڑی میں  
 کہ روز طق سلاسل کڑی کڑی میں  
 تمام دامن قاتل کے کڑی کڑی میں  
 طلسم جادوی بابل کے کڑی کڑی میں  
 کہ روز پردہ حایل کے کڑی کڑی میں  
 قیامی شوح شمایل کے کڑی کڑی میں  
 تونگ سرا ہی یہاں بل کے کڑی کڑی میں  
 چین میں سینہ عدا دل کے کڑی کڑی میں  
 نہ ملنی و دکنی عشق اور عاشق کو پسین  
 برہمن کا عجب ایمان لی آئین مبارک میں  
 کہ یہ تاثیر ہونے ہی معائن آسمان رس میں

تن کا ہیرہ بھی اپنی میں خوش ہوں اس طرح  
 رقیب ہوا کہو کس رونما میں تری کج جان کی  
 زمین اپنا نہ دل اپنا نہ تم میری نہ جان میری  
 کہوں کر غیر ہی نہ مل نہ کہوں مین ہی رک کر  
 ذرا بھجو تو جان من صبا ل غیر پر دم  
 در بجا نہ عشق تباں اور آب ای ہوں  
 تباہی ہی دلیں اب مین کی گستی ہوں  
 ہستی جو دیکھتی ہیں کیلو کسی ہی  
 محبت نہ بولو تم جی کیا کہتی ہیں بے سلا  
 ہزار جانی جو ہوتے تو ہاں گئے  
 اوس کو میں جا میں مل پڑی ہجوم شوق  
 صاحب کے عسلام کو آزاد کر دیا  
 بی روی مثل ابرہہ نکلا عتبہ ر دل  
 ان باتو انونہ بھی نہی خار راہ غیر  
 کج کل کہیگا دیکھی ہی فصل گل تو دور  
 ہی پھر اختلاط ہی غیر دکی سانسے  
 دشت ہی عشق پر دہ نشین میں دم بجا  
 کیا دنگو لی گیا کو بے ریکا نہ اشت  
 لی نام آکر دکھا تو دنگو نکال دین  
 جو پیل دلتی ہی دلا کہا کرتے ہوں

کہ ایک دن آتھی صوفی شہزادہ حسین  
 وہ لوار ہی کیا جا دیا عشق کی کو حسین  
 اثر کس کو ہو ہو ہی گزرا دیکھ میں  
 یہ کیوں کو اسطی ہم ایس تری ہوگی بسین  
 میری جان کون ہی یہ کی جو ہی کہا حسین  
 یہ حضرت الی گیار کیا طبع ہند کس میں  
 پر کیا کرین کہ ہو گئے نا چار جی کا ہم  
 مونہ دیکھ دیکھ روتی ہیں کس کی سی ہم  
 انصاف کیجی پوچھتی ہیں ایس ہی ہم  
 شاید شکا توں پیسے مدعی ہے ہم  
 آج اور روز کرتے ہیں بیوقوفی ہے ہم  
 لونگی کہ چھو کے بندگی سی ہم  
 کہتی تھی او کو برق تبسم ہی ہے ہم  
 کیونکر نکلا لیجا نہ الہو کے گلی سی ہم  
 اور سوئی دشت بہا گئی ہیں کج ہی ہم  
 ہنسے کے بدلی روئیں نہ کیوں کھولی ہم  
 مونہ دکھاتی ہیں پردہ چشم ہی ہم  
 کیوں اپنے جی کو گنتی ہیں کج ہی ہم  
 سو من نہوں جو ربط دکھن برحق ہی ہم  
 تو اب یہ لوگوں کی باتیں سن کر کرتے ہم

اگر نہ ہاتھ میں اوس لڑبا کی دل دی  
 اگر نہ دام میں اوس لہجہ کی آجی  
 اگر نہ گنتی چپ اوس برنگان کی خوشی  
 اگر جلتی نہ اوس شعلہ کے عشق میں ہے  
 نہ جاتی اوس سب سے جا کی گلبدین اگر  
 اوس الفت دل و جان پر اگر نہ جاتی  
 نہ بہتی دم جو کبھی شعلہ کی خواہش کا  
 کوئی اوس کے نزدیک نہ جاتا جو سے  
 اگر نہ ہنس ہنس کسی کا بھا جاتا  
 اگر نہ دیکھتی وہ پیاری پیاری صورت آہ  
 نہ لگتی آنکھ تو دُرات سوئی ہی رہتی  
 جو غم تو نہ کا ہوتا تری طرح ہون  
 کب چھوڑنے میں اوس تم کا دیکھ قدم  
 کس پٹری فوج غم کے مقابل سپاہ آہ  
 اچانک نہ باغین تو بہر انتظار  
 پاؤں سے ناکرتے ہوئے کسند ہوئی تو  
 اسی ہمدان باغ رہا ہوں کہ کس کو  
 تلوار لیسے گہرے جو نکلا وہ جنگجو  
 سر پہ یہ جو بھرتہ شمع کو لوٹتا تو بوجھتے  
 خوابِ عدم خرام ہی بیان انتظار میں

۱۰۹  
 تو دیر ہاتھ بڑا دیر لگا کر ہے ہم  
 تو یوں خراب پریشان رہا کرتے ہم  
 تو بات بات میں مضطرب ہو اکر ہے ہم  
 تو زورِ اش غم سے جلا کر ہے ہم  
 تو دوڑی دوڑی فلق سے پہا کر ہے ہم  
 تو اپنی مریکی ہر دم دعا کر ہے ہم  
 تو تہذیبِ سانسِ عشق پہا کر ہے ہم  
 تو شکلِ برگِ حشایوں پہا کر ہے ہم  
 تو بات بات میں یوں رو دیا کرتے ہم  
 تو ایک ایک کی صورت کا کر کے ہم  
 کسکی چاہ کر کے تو کیا کر کے ہم  
 تو دیکھ چرخ کو ہی ہی خدا کر ہے ہم  
 سر ہی ہمارا اور ہی جلا کے قدم  
 جمتی ہنیں ہن شکر بر باد کے قدم  
 محسوس کر کے کر کے شمشاد کی قدم  
 تصویر میرے جو مے بڑا دیکھ قدم  
 ادھٹی ہنیں ہن کو میرے صبا کے قدم  
 تاثر نے نے میرے فراد کے قدم  
 دھس جاتے بستون میں فراد کے قدم  
 کیا سوئی اجل تری بیدار کے قدم



کی ہو یہ دلہ ہاتھ دھری گھر رکھی  
 پاہل جہل حضرت پیچ ہون  
 لاش پر آنکی شہرت تب غم دیتی ہیں  
 دیان آیا ہی ترے مونہ میں زبان لینی کا  
 گرد ماخذ اختیار ہو سناگ خراب  
 مگرگی رشک سی ہم تو کردہ دشمن کو خطاب  
 سبزہ نشین لہ لہ لاتے ہیں یاد  
 دم نہ لی ای اثر آہ کہ معلوم ہوا  
 کی دوا سے ہو تری بخشش ہر دم کا علاج  
 کیا پڑی رہتی ہی ای رنہ میں جو  
 مدعا یہ ہے کہ غیرت کے میں سم کہا جان  
 لذت جو رشتی نے مجھی شہد کیا  
 اہل بازار بخت کا بھی کیا سودا ہے  
 خون بہا قاتل بد رو سے ہلکا کسے  
 کہی کیا دیان ہو حضرت مومن کو کہ جان  
 ہوگی گھر میں خبری منع وہاں جانا ہیں  
 و مبدوم رونا ہیں جا روں چٹکنا ہیں  
 رستم صدا کا کی التفات انیر تھا  
 بار تھی یا دشمن جان تھی اہی چارہ گر  
 طالع برگشتہ بخت خفستہ مت پرچہ کو کم

سینہ جو ہے عاشق ہاتھ دھری گھر رکھی  
 دکھلا یہ پر خدا مجھی ہتھ دھری گھر رکھی  
 ای پری ہم ملک الموت کو دم دیتی ہیں  
 جی ہم ای سوخ پے کسیر علم ہی ہیں  
 داد روئیے ریے دیں ہم دیتی ہیں  
 خط ترسی پر اعجاز رسم دیتی ہیں  
 گھول کر شہد میں دشمن مجھی سم دیتی ہیں  
 جن یہ دم دیتی تھی ہم ہمن دم ہی ہیں  
 چارہ گر کیوں مجھی رنج بی ہم دیتی ہیں  
 بدو عائن ترے جلون کو جو مجھی ہیں  
 اسلے غیر کو وہ اپنے قسم ہی ہیں  
 طعنہ کیا کیا او سے ارباب ہم دیتی ہیں  
 عشرت عمر ابدت غم ہی ہیں  
 کہ فرشتی مجھی بیان داغ و دم ہی ہیں  
 حسرتوں ہی دیوار صم دیتی ہیں  
 وہ بھی رسوا ہو خدا حسرتی کیا رسوا ہیں  
 یا کہیں عاشق ہوئے یا ہوگی سودا ہیں  
 بند کر نیکو نفس میں دلم سے ہوگا ہیں  
 لیجلی رسنے ہی زندان سے ہوگی ہیں  
 غش سے تھی ہر گز وہ جا کر سوتا ہیں

تو بخانے عشقا زنی اور ہم نادان ہیں  
 پہلے ستم کی غیر برکتا دے سچ پوچھو تو ہی  
 کی کہیں کیوں رہ گئے حیران بکھودے لکھد  
 دست بوسیے کروان قتل انی ہم سے  
 اہل نام ای رومن سسٹنہ پور  
 ہمسی نازک طبع سے گرانہ کی بواجہ  
 مومن الکا تو یہ پہلے بھگت اختیار  
 نہ تھی کی تری بس کی بکھڑی بکھڑی ہیں  
 جنون عشق پری رویے و شکن ہے بلا  
 اوٹھا کی سوئی میں دی بیکار اسے شاید  
 حور از دستی پہلے سسٹنہ ادب کی قتل  
 یہ کہ سکی چشم فسونگری کی فسون ساریہ  
 بیان ہی چاک گریبان تو وہاں ہی تھی  
 نہ کیونکر شک سے خون کو سیکا اوٹل  
 عرل سہا کی مومن کی کر شک سے کج  
 تانہ پڑی خلل کہیں آپکے خواب نازین  
 اور ہی رنگ آج ہی عارض کلعذار کا  
 کیونکہ آدھی ادھی رات گئے وہ سکی بیان  
 خستہ و حش و حش باری جانمندی اور کوکھن  
 بن تری نرم میں یہ قیامتیں کہ ہیں

۱۱۱  
 فی سمجھہ کہتا ہی نا صبح تو بے کی سمجھتیں  
 یار کی باز کھیسے شکوہ بھی ہمیں  
 اکیدا دل یاد ہی امینہ روایا ہمیں  
 سچ تو کہتی ہیں قبول انصاف غور کا  
 رتنے مرتے پائس پر دشمن کا ہاتھ ہمیں  
 مرگی مضمون جو ریا ر جو سو جہا ہمیں  
 یہ شکایت ہی خدا سے ہی بھگت کیا ہمیں  
 ہی پش پش جگر دل کی مگر ٹکڑی ہیں  
 کہ روز طوق سلسل کی مگر ٹکڑی ہیں  
 کہ زیر سر کی مرے سسٹنہ مگر ٹکڑی ہیں  
 تمام دامن قاتل کی مگر ٹکڑی ہیں  
 طلسم دوی بابل کی مگر ٹکڑی ہیں  
 تباہی شوخ شامل کے مگر ٹکڑی ہیں  
 ہمنہ ایک سسٹنہ کے مگر ٹکڑی ہیں  
 چین میں سینہ عدل کے مگر ٹکڑی ہیں  
 ہم نہیں جانتی کی انی شب دراز میں  
 خود دل اپنا تھا گرتو نہ رخ طراز میں  
 آہوی نیم خواب میں رگسں نیاز میں  
 اپنا جگر تو خون ہوا عشق امتیاز میں  
 نغمہ سور کا اثر نغمہ ہے نواز میں

اوسے اب التفات کی غیر سی من گاتین  
 کیا سبھی سنبی جل چکے کیا بہی لکھ چکے  
 پردہ نشین کی عشق میں پردہ دری ہو گئیں  
 رخصہ درے غیر پسند چکا کسی کہ اچ ہے  
 یاد تان میں لاکھ بار فرط قلق سے ہم تو  
 دل بستگی سی ہی کسی زلف و دوتا کی ساتھ  
 کتبک بنا ہی بت نشانی ساتھ  
 یاد ہوا یار نے کیا کیا کہلائی گل  
 ناکا کرین گی اب و عا بجا ریکے  
 ہی کس کا انتظار کہ خواب عدم ہی ہی  
 یار سال یار میں کیو مکر موزنریکے  
 ادوری سوز آتش غم بعد مرگ ہے  
 سوزندگی تار کردن ایسی موت پر  
 ہر دم عسوق عرق تکرہ سے حجاب ہے  
 مر نیکی بعد ہی وہ ہی اداریکے رہے  
 دست حسون بنے میرا گریبان بچھریا  
 آتی ہی تری چل دی سب رتہ پاس کا  
 میں کہنے سے ہی خوشی کہ سب ہو گئی میں  
 مومن وہی غل ٹپ ہو سکے و مبدیم  
 اوٹھی و شکوہ کرنی میں اور کس کی رسم

سنکے مرا مبالغہ منت احتراز میں  
 بوی کباب اینہ میں آہ جیکہ گداز میں  
 ہوتے ہیں بے حجابان جان ہفتہ زائیں  
 رخصہ گری کچھ اور ہی ناہ رخصہ میں  
 بیٹی اوٹھتی ہیں یوں آپ گری شہیہ زائیں  
 پالاڑی ہی ہو خدا کس بلا کی ساتھ  
 کبھی وفا کہاں ملک کسی ہو فاسکی ساتھ  
 آئی چین سے نہت کل صبا کی ساتھ  
 آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کی ساتھ  
 ہر بار چوک پڑتے ہیں داز پاک کے ساتھ  
 نکلی ہی جان جاتے ہی ہر بار ادائیگی  
 اوٹھتی ہیں میرے خاک سے شعلہ کی ساتھ  
 یوں رویے زار زار تو ابل عزا  
 کسی نگاہ گرم سے دیکھا جی کی ساتھ  
 افسوس جان کے نقش کی ساتھ  
 اولہا ہی اوسے شرف کے نزدیک کی ساتھ  
 کیسا ہجوم تھا دل حسرت فدا کی ساتھ  
 اوس فتنہ گر کو داگ ہی اسٹال کی ساتھ  
 اتنی تہی لب یہ جان نہی حذر کی ساتھ  
 بیٹا قتی کے خلعے میں غدر جھانکی ساتھ

بہر عیادت آئی دیکھن قصے ساتھ  
 بی پردہ غیر پوش پہنہا نہ دیکھتے  
 وہ لالہ رو کیا ہو گلشت باغ کو  
 او کی گلی کہاں یہ کہ باغ خدا ہے  
 آتی ہی بوسے باغ تیار ہجر میں  
 کھانگ کس کا مشورہ تسلسل ہو گیا  
 پیچہ وعدہ سی پہ آئی خوش خبری نہ ہے  
 اندری گر ہی بت دج نہ چور کر  
 گلشن میں لالہ بین کہ ہی دلین جاؤں باغ  
 کیا وہ نہ تیر کچی عشقین کیا کیا نہ پائی باغ  
 پہن ہی کس کا جامہ کلدوز غیر نے  
 کی کہی گر میان دل تیا کے کہ ہے  
 کہ تہا ہی سخت ناخن پر دتر اشیاں  
 اوس رنگ نہر دم گشتانی ہی دیکھنا  
 دوزخ میں کہ عذاب یا یا اسکین  
 رہ تو بے حدین غیر کی سیرے لگ بیان  
 نارون برلی گنبد تار کا دیے  
 جلتا ہوں اہل نامہ کے تبدیل جلدیے  
 وہ جو زندگی پر نصیب تہا ہی بعد مرگ تعلق  
 کسے خرام کی یاد میں خاک ہی پرہ تعلق

دم ہی کھانگ بر آواز پا کی ساتھ  
 او تہہ جاتے کاش ہم ہی جانی جانی  
 کچھ رنگ بوی گل کے عوض ہی جانی  
 کس جیب جگو چوڑے گوت لگی ساتھ  
 سینہ ہی چاک ہو گیا ہفت کے ساتھ  
 کچھ آج بوی دانی ہوا کے ساتھ  
 ہی اپنی زندگانی ادیتے ہونا کی ساتھ  
 ہوسن جلا ہی کعبہ کو ایک پاس کی ساتھ  
 اپنی تو دشنین نہیں کہہ ہی سوا باغ  
 رخصت پر زخم جیلے ہیں داغون یہ کیا  
 کیون تنگ ہو گئے مرے تن قباخی باغ  
 سینہ میں ایک شعلہ جوا لہ جا باغ  
 دیکھو یہ کسی جہر کے چھک پائی باغ  
 اسی جسم کھنکرا کہیں بہنجا ئے باغ  
 خو کردہ یہ ثابت شعلہ کے باغ  
 پہلو بر زخم سے سینہ رایے باغ  
 ایام ہجر میں مرے کیا کام کے باغ  
 مومن غضب ہی آتش لبت خزا باغ  
 یہ تعلق ہی کہ ہی ستم کی جان پر گیا تعلق  
 کہ زمین کو لرزہ آئی جو ٹائی جگو ذرا تعلق

نی ہم ہی حالت جانکی غرض اب تو جان رہا ہے  
یہ کہا کی جی کو بلا لگی مریا کیونکہ موزید کے  
شب بھر تری صدا کی تری شو جان جو نظر نہیں  
نہیں چاہ میری اگر اونہیں نہیں راہ تو کسے  
غم چھپا رکی ہاتھ ہی شب روز نہیں غدا میں  
شب عہدہ جد نہ شوق ہی ہوئی شکستہ تم ہوا  
کہا جان لب لب ہون جو تو میری زندگی ہو گیا  
یہ ہزاروں کی شکایتیں یہ جلا ناخیر کا دیکھو  
نظر ابرو کبھی ٹپٹی تو جان رہو کیا اندر ہے

یہ خدا لب گئی ہاٹھیں حد کا ہنر ہی تعلق  
کوئی کیا جی جو ہو انکس شے و درجہ تعلق  
کہوں کیا تیرے حال کی کہیں ہنسوں کہیں تعلق  
جھی روئے دیکھ کے رو دیا مرا حال کی تعلق  
یہ ہمشیر ایک طیش سے دام ایک تعلق  
کہ وہ آتی آتی جو ہم کی کو کس طرح تعلق  
تری جی کی جھی کی جو یہ تری جھکا تعلق  
کہیں جی وہ تری ہاتھ سے نہیں جھکا تعلق  
جو طیش کو برن دیکھوں تو جھی یاد کی تعلق

دلہ

تکلیف سی جو پیچ گل لعل ہوا ہاتھ  
میں اپی گریبان کے کھڑکوں کا ہون پرو  
ہی دست مری بنس کے تھکے یہ بھیا  
ہنگام دو اے آہ کلا کاٹ رہی تھی  
رکھنا تو دل و جسم ادا ہون نہیں سکتا  
ہوئی تیرا چاک گریبان کفن کو  
یہ بہت بریہ مری قاصد کا نہو دیے  
جب جھی آرام تری ہاتھ سے آیا  
چونک شمع کل ای جوشن جنوں رہا ہے  
بھیا کف انکس میگا کس کشتن

تازک ہی وہ بس جھوڑی ای گشت ہاتھ  
چلتے ہیں جنوں میں مری پروں سوا ہاتھ  
بہ منجہ ناز سچا کی لکا ہاتھ  
کیا کہنہ تھی دامن کو تری کام میں ہاتھ  
قران نازک کے میں کیا پاؤں میں ہاتھ  
یاروں کی دفن مری تن سے جدا ہاتھ  
ہی ہر کا خطا یہ شعا یہ سے بھرا ہاتھ  
انکری یونہی ترا بسینہ را ہاتھ  
جب چاک ہوا جامہ تو لٹک گیا ہاتھ  
غیروں سے یہ ظالم تو میری تڑپا ہاتھ

ہم اور یہ بدعت طہنٹس دلی سہی  
 سینہ کو فی سی زمین سی ہلاکی اوہی  
 آج اوس بزم میں طوفان و طہاکی اوہی  
 دل سی کیونکر نہ دھوان تبہ ہوا اوہی  
 گر ہنودلین خیال کہ خواب آوہی  
 شمع کی نور کا جھل میں جو نور ہوا  
 گو کہ ہم صفی ہستی ہیں ایک حرف غلط  
 ہو عذاب شب بیدار سی یارب  
 ات رہی گرجی محبت کہ تری بوختہ جان  
 میں دکھاتا تھیں تاثیر مگر ہاتھ سے  
 شورش دل سی ہوا کیا ہی میں پیانی  
 جی ہی مانند نشان کھت با مہمہ گیا  
 شعر مومن کی پڑھی مہمہ او کی اگی  
 کشتہ حسرت دیدار میں یارب کسکے  
 وہ جلا جان سے دونو بہان سی کہکے  
 باتو تریت یہ مری دیکھہ سنبھل کر کہتا  
 جھگوار مری حال متغیرنی کہ ہے  
 کس پریروی سطر سی ملا دل خوش  
 نجات بردا می قربان عہد ہونے  
 نالہ رشک ہو باعث درد سہرگر

دل

دل

سو من مری سینہ پہ ری بعد فنا ہے  
 کی علم دھوم سی تری شہد اکی اوہی  
 یہاں ملک ہے کہ او کو بھی رولا کی اوہی  
 شعلہ ہائے تب علم شعلہ جلاکی اوہی  
 درد کیا کیا از حقہ مصفا کی اوہی  
 دل چر ایٹھی تھی جب اکہ جہر کی اوہی  
 لیک اوہی بھی تو ایک نقش کی اوہی  
 زلف مونہ کی کہیں اوس جھڑھالی اوہی  
 جس جگہہ بیٹھ کی اگ لگا کی اوہی  
 ضعف کی ہاتھ سی کہ وقت دعا کی اوہی  
 وہ جو پہو سی سینی میں نہا کی اوہی  
 پانچو کیا کوچہ سے اوس شہر کی اوہی  
 خوب احوال دل زار سنا کی اوہی  
 غل تابیوت میں جو پہول لگی گرسکے  
 اسکو تہامون کہ اوہی سے پانچو پون کسکے  
 جو ری سینہ دل سنگ شہم کی کسکے  
 کچھ کھان اور ہی چڑکی سی دل ہونسکے  
 کسہ دیوانہ ہوا ہونسکے ہین اسکے  
 اگ میں جا ہی وہ گرد و ہون ہونے  
 غیر کے سہرہ لکنا ہی وہ مندل کسکے



نہ تہہ مرگ ہی مجھ سے ان میں دعا ہی کہ خدا  
 کیوں نہ ہم جمع کی مانند جلیں و در کہ یہ  
 بار مومن ہی بھی ہیں مدعی طبع روان  
 ہی دلیں عبادت کی گہ اپنا نہ کرین گے  
 کیونکہ کہیں نہ اعدا نہ کرین گے  
 ہنس نہ کی وجہ بھی ہی مرقی تسل کی باتیں  
 کیا نامہ میں لکھوں دل و شب کا احوال  
 غیروں کی شکل سخن تلخ ہی تیرا  
 بیا راجل چارہ کو گر حضرت عیسی  
 جہت چلائی ہی کیا دیکھی ایک سو دہن کا  
 دیوار کی کریم فی سی اوٹنی کی طوفان  
 اگر سنی اوٹنی ہی کرے تو دل سے  
 سکوت کیا روکت چشم کا شکوہ  
 تاج کف افسوس نہ مل چل کچھ کام  
 ادھیں کو میں بھر فی نیا جوش خلق نے  
 کر ذکر و فایسے بھی غصہ ہی تو اب سے  
 مومن وہ غری کہتی ہیں جس سے نصرت  
 تو یہ ہی کہ ہم عشق تبون کا کرین گے  
 ہر ہی ہی خود رانی کی رہنمائی دلو  
 اندیشہ مرکان میں اگر خون سے کی جا

میرا ہونہ نصیبوں میں کی جس کے  
 جب عدا و باعث گرمی ہو تری محاسن کے  
 واہ افکار ترانہ ادمعہ یا بس کے  
 ہم خاکمن ملنی کی تمنا نہ کرین گے  
 کیا کیا نہ کیا عشق میں کیا کیا کرین گے  
 اسطر قسی کرتی ہیں کہ گویا کرین گے  
 معلوم ہی پہلی ہی کہ وہ واکرین گے  
 چہ چہ ہلا ہل کو گوارا کرین گے  
 اچھا ہی کرین گے تو کچھ اچھا کرین گے  
 ہو جائیں کی لب نہ تو غوغا کرین گے  
 اب بیٹہ کے کوئے میں ہی دیا کرین گے  
 کیوں روز جزا خون کا دعویٰ کرین گے  
 ای پردہ نشین ہم کچھ سوا کرین گے  
 پامال کرین گی وہ بھی یا کرین گے  
 اغیار سے ہم شکوہ ہی کرین گے  
 گو قتل کا وعدہ ہی تھا صاف کرین گے  
 کہل جاتی کہ ترک درخشا نہ کرین گے  
 وہ کرتی ہیں اب جو نہ کیا تہا نہ کرین گے  
 پر برہمی زلف کا سودا کرین گے  
 شہر سی علاج دل دیوانہ کرین گے

گر آرزوی وصل فی ہمار کست تو  
 نشہ ز بس دیتی من لب ہا تان کو  
 پہ چای نہ تاحشم صمم آنکہ کی اگے  
 رکھ لیون کی ہنر گر ان شکل لون کو  
 گو دار پہ کچھین ہمیں دلدار نصارا  
 گر حسن کھوسوزنے پہ اگ لگے  
 ہی عہد کہ پہر جانہ پہرین کوئے یمن  
 کہتی ہیں یہ ہم چاکلی خاک میں بھج  
 جون مبتدا گرچہ تر بہتی ہی کٹی عمر  
 ای حضرت مومن یہ سلم جوی ارش  
 لیکن جو تون نے ہی ہلا اگے کی بات  
 یہم کاہ رہا سی ہی بن کم اسی شہل  
 عشتہ بخون دست کو لو پو جتی ہیں وہ  
 چشمہ سیوان بنا او کی لبو کی شرم سے  
 بہت گیا ہوگا ددیہ مونہ پہ کوئین کہیں  
 یہ کہی سی ہو کہ ان لطفون کیستا فی ثو  
 سر نہ سیرجی ہم خود سیر کیون نہون  
 نو فلک ہیں کیا کری یہ نہ کہ شرف  
 شرف کہتی ہی محب جانا  
 شعلہ دل کو تا زالش ہے

پر ہیز کرین کی یہ مداد انکرین گے  
 رجا میں گی پر منت عیسیٰ نکرین گے  
 سیر چین ز گس شہلا میں گے  
 جہاتی سے لگانے تن نکرین گے  
 پر آرزوی زلف چلیا نکرین گے  
 کیون اب درم تیغ سے ہند انکرین گے  
 یہ جابن اب اس عہد لب نکرین گے  
 پرا تو زمین بوس لب نکرین گے  
 پر مونہ سوی دیر صمم ارا نکرین گے  
 بھولی سجا اب ذکر تون کا نکرین گے  
 یہ آب ہی خرابین کہ کیا کیا نہ کرین گے  
 مذکور کچھ پس چلون ہی ہمارا  
 اولیٰ لف جلا دین دامن ہی ہمارا  
 پانی پانی بسکہ اعجاز سیسی ہو گیا  
 شب بہان رہی کا تیری سمین جہا ہو گیا  
 غیر ہم کب ہوا بر چڑھا ہو گیا  
 آنکہ کی تپا جو تپا خادو کا پتلا ہو گیا  
 ایک دشمن سر کی کہو یا اور پیدا ہو گیا  
 دیکھو دشمن نے تلو کیا جانا  
 ایسا حیدوہ ذرا دیکھا جانا

کیا پوچھتا ہی محی الفت میں چنگو ایسی تولد تین ہیں کہ توجان کہا گیا  
 یوی جس سے شاد تھی غبارِ ہیمتر اوس گل کو اعتبار نسیم و صبا کیا  
 وہ ہنس سکی تالہ بلبس کا مجھی رونا ہی خندہ گل کا

## دوق

دوق تخلص جناب شیخ محمد ابراہیم دہلوی الخ طبعاً فانی ہند کا ہی پیشاعر  
 فی زمانہ جو اسے ہجری میں بڑی رتبہ کا جلیل الشان شاعر ہی اور آریضاً میں ہر  
 کی اس قدر اسکو حاصل ہی کہ کسی شاعر کو اچ تک نہیں ہوئی تھا کہ یہ شاعر  
 اردو گو یوں میں اس مرتبہ کا ہی کہ جتنا اسکی تعریف میں کہی یا لکھی سو کم ہی گویا  
 شعر محب گو گیا ہی اگر اشعار اس عربی نظیر کے دیکھنے میں آئے مگر کوئی شعر ایسا نہ  
 دیکھا کہ اوس کا مضمون تازہ اور وہ دلچسپ نہ ہو جیسا کہ اور شعرا مگر غزلوں میں  
 ایسا ہوتا ہی کہ دو چار خوب ہیں تو ایک دو بہ نسبت اونچی اچھی نہیں ہیں اور  
 طرہ تریہ کہ جو غزل اوسکی دیکھنی میں آئے کسی کی نہ شاعر کی چاکس  
 کسی اٹھاس اسطر حکایت عربی ہونا بسا مشکل ہی ہم بہت تسک کرتے  
 ہیں خدا کا کہ ہمارے زمانہ میں ہے بیکٹائی فن ہر ایک فن کے موجود ہیں۔  
 اب اس زمانہ میں خصوصاً دہلی میں کوسے اونکی مقابلہ کا نہیں اور اگر  
 مشاعروں میں اوسکی آتش زبانی کے آگے اور شعرا و مثل خست و خاشاک  
 کی جلتی ہیں اور اوسکی الفاظِ رحمتہ کی رشک سے جبکہ وہ محفل مشعرہ  
 میں غزل پڑھتا ہے شرمندہ ہو کر بی تابانہ گفت افسوس ملتی ہیں تہہ تسک  
 عرصہ ہی ملازم دربارہ حالت ولیہدی ہی ہشتاکا حال دہلی کی ہیں اور فن شہرین ہی ابتدا  
 عربی معروف ہیں مگر حالت صبا سیا اچ تک بہر عادت طبعیت ممکن ہونگے ہی کہ جو

کہ جو شعر کہتی ہیں سیکو نہیں دیتی لہذا یہ چند اشعار جو ایک بایض میں تھی بطریق  
یادگار لکھی جاتے ہیں

## انتخاب شعرا و ذوق

تری کو چہ کودہ ہمیں رنم دار شفا بھی  
نکد کی اور غم کی ہمتو دو نو کو بلا بھی  
شہیدان محبت خوب آئین وفا بھی  
وہی کچھ تلخ کام اس زندگانی کا بھی  
ہر ایک گردش میں ہوا انداز رفتہ آ بھی  
سنم کو ہم کرم بھی جفا کو ہم وفا بھی  
برائی میں ماری دہ اگر اپنا پہلا بھی  
بھی ای شندل آرام جان دار بھی  
وہ ہمسایہ خار رون کو جب اپنا خاک بھی  
تری شد جو یوں خواہم کسی کجی بھی  
نسیم گلشن میں اگر چہ ہو دم بھی  
روان ہوتا ہی آستان سرا میں کاروان بھی  
نزدی خضت نظر کو میری جان کی توفیق بھی  
حساب اصلا تو بھی مجھ ہی کی جانتی بھی  
اگر دیکھو مکلا چہ کر پکان تو رہتی دو  
کری آہ رسامیری جو سیر عالم بالا  
ہنسی ہی زخم دل تدبیر چرای کی کہد

اجل کو جو طبیب اور مرگ کو انی دو بھی  
اسی تر قضا او سکوپر تر قضا بھی  
بہا خون کو ی قاتل میں او سیکو خون بھی  
کہ جو زہر آب تنہا کو اب بقا بھی  
فلک کو ہم کافری کے جسم سر بھی  
اور اوس پر بھی نسیم بھی دہ تو اوس حد بھی  
برا بھی برا بھی برا بھی برا بھی  
چرین تہہ سمجھہ پرانی ہم بھی تو بھی  
ہم اپنی خاکساری ای حق میں کیا بھی  
مگر شوق قیامت کو تری او ازای بھی  
ترا بجا غنیمت تہہ کن سوم جا کر بھی  
چٹکھی کو صبا سچہ کی او اودر بھی  
اسی ہی آپ کیا میرا بخت ناس بھی  
حساب دستان درد دل اگر دہ لرا بھی  
کہ عاشق اپنی پہلو میں اسی کو دل بھی  
فلک کو بھی یونہی ایک آنکھ باز بھی  
انہیں ناکی نسیم خندہ دندان بھی

محبت سی ذرا کر موم ہو اوس کنگ دل  
 عدو آبی بکر نامرکھا نصیبون کا  
 چھی آتا ہی رنگ اوس زندی شام پرست  
 نہ آیا خاک نہی رسد سمجھ میں عمر فتنہ کا  
 جز منت ہی قاصد سی ہوئی ہر سخن بالکل  
 نجات ہی سادہ ہو گئے رنگون میں خودی کے  
 کشادہ گاہی مجھ نقد میر کو سون  
 بلانے لے کی مصرع میں ہی مضنون چھیدہ  
 ہوائی زلف کو چھڑا اور اپنا دل لڑکا  
 سمجھ ہی میں نہیں اتنی ہی کوئے بات اوس  
 دہ خرمی میں قطرہ ہی دریا مسکو  
 اس بلندی پہ دیبا عشق نے پہنچا مسکو  
 شوق مستی میں ہی کلکت چمن کا مسکو  
 ہم وہ محنون ہیں کہ دل اپنا ہی چھو مسکو  
 اوسنی خط جو قلم سر سے لکھا مسکو  
 رکھ دے بس اب لیکن نہ اتنا مسکو  
 ہر گاہ گشتی طوفان زدہ تابوت اپنا  
 بسکی دلو ہی کیون اوسے رلف کشتی  
 ہر وہ محنون ہیں گروہ دم اچو کی طرح  
 پس یہ تیر درستی ہو ماری جو زلف

دل نسبت میرا اپنی حق میں سو میا بھی  
 کر نیکی کی خط کیا مدھی بی مدعا بھی  
 نہ جو دے مالک جانی نہ جو خد صفا بھی  
 لکھ بھی تو داغ نصیب نقش بھی  
 تری سخام کو گویا کہ سخام نصا بھی  
 کلیم نہ بختی سر پر ہم نخل ہم کا بھی  
 خرد کی ناخون کو ناخن گشت بھی  
 اوسکی سی یہ کہلی جو مسنے زرو او بھی  
 کہیں ایسا خودی ہی وہ کا فر او بھی  
 گوی جانے تو کیا جانی گوی بھی تو کیا بھی  
 آئی ہی خربین نظر کل کا تاش ملو  
 کہ فلک آیا فطر خال سے چھوٹا مسکو  
 چاہی جا بے عصا گردن میں مسکو  
 اور چون چمکے سیلا ہی سودا مسکو  
 لکھا ایسا خموشی سے یہ گویا مسکو  
 ہمنی جانا کہ کیا خاک سی پدا مسکو  
 آگیا اپنی اگر رنے یہ رونا مسکو  
 کہ سب سے نہیں کہتا یہ مہا مسکو  
 بہا کی ہی جود ہی سہی دیکھ کی صحرا مسکو  
 کہ شکستوں سے بنایا ہی سرا مسکو

حایکجا نام تو چون بخش نمکین چو رگ  
 اور حیدر دکان ہو ہوا بحیرت دل  
 پینک کر سیتہ دل ہاتھی کتہی وہ  
 اثر کفریے طاعتی ہی اپنی پیدا  
 نخل خرما طلع باغ محبت میں طا  
 ایک دم تنگ وہ آئی تھی بغل میں اسپر  
 کشتہ ہی ہوتا ہی اکثر کہ مثل سیاب  
 تن کی کیا جان کہ دل اپنی کلنی پاویے  
 آج کی ہی سہر گرد آب خاکشتی عمر  
 دیو سنی لاغری وضعف کھان مانع شوق  
 ہم کی جسکی طرف جون گل بازی آئی  
 رشک تھا اپنی نوشتہ تین کہ افسوس فانی  
 ہر قدم پاؤں میں سر رکھتی چن برشت  
 کرتی چون کوہ نہیں ہستم تو سخن میں سبقت  
 اپنا ہی کعبہ مقصود قسط گوہر دل  
 لک گئی اکہ جو سودی تیجی لغو کی  
 حرف تلخ اوس لب شیرین سی برکت پڑا  
 خاک کی کو کہ ہریے گل رعناہ اوگے  
 ایک دم عمر طبعی ہی بیان مثل حباب  
 جتنی عاشق ہیں ہم ایک کا ہی ایک غریب

۱۲۱  
 خاک گم ہوئی کی دہو نہ بنی عفت ہکو  
 درد آب کو ہمارا ہوتا ہمارا ہکو  
 کی بنا تہا تہیہ کا پیو لا ہکو  
 نفس مجدہ کا ہی پتہ ہے ہیکہ ہکو  
 کثرت زخم سے ایک خلعت زیا ہکو  
 غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا ہکو  
 کچھ کشندہ ہی نہیں خوگنا دعو ہکو  
 ہو بشر طی تری آئیا بہر ہکو  
 ہر نفس باد مخالف کا ہی چو کا ہکو  
 نیری جانب پر پرواز ہیں اعضا ہکو  
 پاس سے نڈیا دور ہی بہکا ہکو  
 خطا لکھا غیر کو اور ہو لگی ہکو  
 ای جنون تو نے ہی کاشٹون لکھا ہکو  
 پردہ کچھ ہستی کا تو لہی کا ہکو  
 طوف گرد آب صفت چاہی اپنا ہکو  
 شب سیاہی فی کئی بار دبا ہکو  
 ن صحن سنی ہیں ہم کہتہ تو ہی میٹھا ہکو  
 کہ کسی گل کے دوزخی ہی مارا ہکو  
 خدا و زہی نہ ہی عسم فزا ہکو  
 شمع سے جا ہے ہی خون کا ہکو



یکستم ہی کہ پتے قطع رہ عشق فلک  
 دلیں تہی قطرہ خون چسپد سوزاند حباب  
 ملکین خاک میں جو صورتیں ہی اوکا خیال  
 ہم وہ بین وحشی لاغر کہ چہا لیوی ہے  
 ہم کہنتی تہی کہ دوق اوکی تو زلفو کو پیچہ  
 آسمان اور وہ ان بناتا ہم کو  
 فرج کیوں کرتے ہی فراک سے باترہا ہکو  
 دل مسکتہ کد اوئیں نے سمجھ ہکو  
 پی اس عشق پہ بھی رشک کی ہی جا ہکو  
 کر دیا گریہ نے آخر سدا لب ہکو  
 اسپہ مرے ہیں کہ کیوں غیر کو تو بے ارا  
 ہی ہری جنبش لب پایہ حاجت لب قتل  
 ہم وہ ہیں کرم در راہ فنا جو خورشید  
 بیک فرکان سے جگر ہو کی لہو آخر کار  
 حال سیرمہ کا تہین چاہی زبانش کو  
 بیہ تو یوں مضطرب اور نہیہ لاکھوں  
 خط تواریسی لکھو گوریہ تاریخ وفات  
 کون غلطیدہ تھا خاک کسہ کو یہ ترے  
 جسکے اوارسی میں بروکھی سوہان کے ترے  
 ایک حلاوت ہی عداوت میں اوٹا کر

ارہ سان دیوی ہی زندان بخش ہکو  
 زہی وہ بھی جب الفت نچوڑا ہکو  
 کیوں نہ فالتو خالی سو لا ہکو  
 زیر دامن نگہ اسو بے ہے صحرا ہکو  
 اب وہ برہم ہی تو ہے محسوس قلق با ہکو  
 خاکین تہا مگر کس سب سی ملتا ہکو  
 چور ہو ندی ٹرپہ کر ابھی ٹہدا ہکو  
 خط ہی جو خط شکستہ ہی سی لکھا ہکو  
 تجھ پہ بن دیکھی ہے غش جس نے کہ لکھا ہکو  
 لیلی اشک بہا جو نکت دریا ہکو  
 وہ نصیب او کو سو ہی جوتی تھا ہکو  
 کس لب تنع کی بوسہ کا ہی لکھا ہکو  
 س یہ تک بہا گ گیا جھوڑے تھا ہکو  
 ایک مدت سی اسی چمکی کا در تھا ہکو  
 آخر سوختہ ہی آیتا ہی زبا ہکو  
 دل کا رہنا نظر آتا نہیں اہل ہکو  
 کہ رہی وصل کی تارک تم ہکو  
 خواب شب بستر محل نہ آیا ہکو  
 وہ محبت نے دیا سلسلہ با ہکو  
 کہ دیا زہر ہی جو اوس نے تو مٹھا ہکو

دیکھا آخر نہ کہ پہوری کی طرح بیوٹے  
 بلکہ ہی جابجای عرق ہر بن موسیٰ یکان  
 ہمسفر جو نہ کا کوئے ہی اپنا نیشن  
 ہم وہ ہیں رند کہ اس عالم پری میں ہے  
 شگدل تین دن اب کورین ہی بہا تین  
 تو ہنسی سی یہ نہ کہہ رتے ہیں ہم ہی کم پر  
 گرجی تپ سی ہوا سوز درون جو فٹ  
 حسرت ای خواری جنت کہ گریبان کا یا  
 کہا فی نیکو نکہم ہے ہی ہمنی ریح بن  
 ز اوٹھین شور قیامت سی ہی ہوشین ہم  
 ہم تبرک ہیں فقط کر لی زیارت محبتوں  
 وصل کا اوسکی قصور جو بند ہار تہا ہے  
 واہ قسام ازل صدقی ہم اس نسبت  
 دلین شتر گندہ بار کا اب ہی گندہ کا  
 رہی طرح سی صیدی کی کیوٹر کی طرح  
 صیدی ہی میں نہ فقط دیکھ کا کچھ قصد رہا  
 ذوق باری کہ طفلان ہی کس پر ہرین  
 مرقی بن تری پیر یہ ہم اور زہ  
 دین کیونکہ نہ وہ داع الم اور زہ  
 ساتھ اپنی ہی اب غوج الم اور زہ

ہم ہی بیوٹے کیوں آپ جہا ہلو  
 یہ ہٹ کسے ہی تیر جہا کا ہلو  
 جادہ ہچا نے گیا تالاب دریا ہلو  
 افسر مچا نہ یہے جون پنہہ مہینا ہلو  
 ہی سیوم من جو ترپے انیکا دیر کا ہلو  
 ماری والی کا لنگ ہار اہم کو  
 اگی ماری خیالت کی پسینا ہلو  
 ہو گیا صتعت سی تار رک ہارا ہلو  
 در تہی زہر تو ہر طرح گوارا ہلو  
 جب تلک کہوی نہ تم قم لب مینا ہلو  
 سہ پی بہ تا ہی لی ایلہ با ہم کو  
 تو مری بجرمین ہی آتے ہیں کہ اب ہلو  
 جام عشرت او یہے اور داغ تنہا ہلو  
 وہی پیش آیا جو مدت سی تنہا ہلو  
 ہنہ یہے اوسست بیداد کی ایذا ہلو  
 صلح بھی ٹہرے تو پہرہ ہی کی چہور ہلو  
 ساتھ ٹکونی بڑا کہنیت گویا ہلو  
 تو لطف میں کرتا ہی ستم اور زہ  
 قیمت میں بیوٹے جگلی درم اور زہ  
 کر تو بھی بلند ماہ الم علم اور زہ

تر اوسنی جو کی تیغ ستم اور زیادہ  
 شرکت کے سہرا فراز میں ہم اور زیادہ  
 کر شرح جون کیجے رسم اور زیادہ  
 دیہا ہی وہ دم باز جو دم اور زیادہ  
 کبریا جو یاد آیترا ہو کی ہم انجوش  
 کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو سدا  
 لخت ہی جس کے ہی ہر خرم جگر کو  
 کرنی میں سید ورق چرخ کے ایدل  
 کیا ہو نگاہ چار قریب سے جھپکاتی  
 اگر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت  
 شبنم کی نجاسید ہی کا ہو پندہ خون رخ  
 چہ چھو پس از ترک بھی یاد دہن تک  
 اوس زلف کی ماری کی اگر خاک کو چاٹے  
 اس عاشق بچارہ کا ہی اچ برا حال  
 پیٹی سبتہ پیدہ پیا پانہ کھان تک  
 اوس شوق شکر کو مر امرگ ہی منظور  
 ہستی تک یاد فی کچھ ہونکا ہی ابا  
 وہ دلو جو اگر جو لگی اکبر جو اپنے  
 ہی سو زنجیر سی پری خاک میں گرے  
 دکھلائی جو وہ صید فلک سے شوقی

مشتاق شہنا و محبت ہم اور زیادہ  
 چون شاخ بڑھی ہو کے قلم اور زیادہ  
 ہو چاک ابھی جب ستم اور زیادہ  
 شیشی کی طرح ہوئے میں ہم اور زیادہ  
 کبریا فی لکا سینہ میں دم اور زیادہ  
 اوٹنی لکا قاصد کا قدم اور زیادہ  
 دوق نمک درد و الم اور زیادہ  
 نالہ ہی ہنن کوئے قلم اور زیادہ  
 میں لون کا تری سکہ قسم اور زیادہ  
 ہوشت فلک میں ابھی خرم اور زیادہ  
 بی خم ہی تو ایک اوس میں ہی دم اور زیادہ  
 تنگ اوسکو کر کی کچھ عدم اور زیادہ  
 پیدا اب انجی بے ہوسم اور زیادہ  
 گریہ سی ہی اکھو پندہ ورم اور زیادہ  
 بس پانہ بہلا تب غم اور زیادہ  
 ہی زہر کھانا جھپی ستم اور زیادہ  
 اپہری ہی حباب لب ہم اور زیادہ  
 یادوں کا گیا اون یہ ہم اور زیادہ  
 کیونکہ اوٹھا دے وہ قدم اور زیادہ  
 ہوا ہو ہی رم دیدہ کو زرم اور زیادہ

ی روح لفظ آب میرے کر میں چسپ  
 ہی بہت ریحان کا داغ اب کی تجھ سے  
 جویت کی لیکے بن بھی بات کہ اپنے  
 مہیرہ خاری نکلا سر حجب  
 صید دل عاشق میں ہی مصروف کا  
 ہی باغ جہان میں بھی گزشت  
 یعنی میں سر شاخ ضرور کو ہکا کر  
 گر سر مرے خاک خرابات کو صوفی  
 ای تیغ ستمکار نہ برش میں کی  
 کیا تہہ ہی جتنا کہ وہ چاہے رکی ہی  
 حلیہ قدم ساتھ وہ تابو کے ای  
 عرت ہی ابھی بھ میں جو بنیج روم  
 کہتا ہی مرا شوق جرت کہ صد افسوس  
 کیوں ہی کہا کہ خدا فی میں پائی  
 کہتا ہی کے لگے میرے وہم صحر  
 جو کج قناعت میں میں تقدیر شکر  
 غضب ہی آہ سینہ میں بہر کس  
 جہان میں عمر عشرت ہی سو اودہ جہی غم کا  
 تری عاشق کو ہی یون شو کو اراہم  
 بزرگ قمری کو ہی کلی ہی کالی سے

۱۴۵  
 ہر کی ہی جو یون تس غم اور زیادہ  
 آتا ہی مرا ناک میں دم اور زیادہ  
 رو کین تو اپہر جای شکم اور زیادہ  
 کچھ تو سن و حشر کا قدم اور زیادہ  
 بخوف میں اصبہ حرم اور زیادہ  
 کر گردن تسلیم کو حس اور زیادہ  
 جھکتی ہیں سخی وقت کرم اور زیادہ  
 سو جہین اوسمی پھر لوح و قلم اور زیادہ  
 ہاں جگہ میرے کے قسم اور زیادہ  
 اوتنا ہی اوسمی چاہ میں ہم اور زیادہ  
 کیا ہو بر میں گر چند قدم اور زیادہ  
 کی ہو کا جو ہوگی تیغ غم اور زیادہ  
 اوس تیغ دو دم میں نہیں دم اور زیادہ  
 معذور ہو ابہ صنم اور زیادہ  
 تو اوس کا بہر عشق کا دم اور زیادہ  
 ہی ذوق برابر او نہیں کم اور زیادہ  
 دل سے کہ جای میں ہی مرداغ شکم جنم کا  
 کہ ہودی عید کا ایلدن تو عشرہ ہو محرم کا  
 مسلمان کو لکی جسطح شیر میں جنم کا  
 گند گردن دل ہی جو حلقہ ہی جنم کا

تری خراب کار تو پیری گر عارض کل  
 سخی جانی بین کس سی رخ اوس تیغ  
 دیر ان محبت کو خلد سے اوکی بڑھان کے  
 خراش سیزدین نیکہ گی ہی ٹوٹ کرنا خن  
 کر کش مزاجون کو سد بو خاک رون کے  
 سطا اوس کا وصل کی دولت کا ہی پیغام ای صفا  
 شہید ای ذوق سیزدین میں پوی چہرین لکون  
 حلیم طرفہ تر آنسو می میری مردان باندا  
 تری خور کی کہلنی بے میر اول داستان باندا  
 یہ بیان کتنی اظہار محبت کا دوان باندا  
 پوی تشہیرش میں تا تو اکی حکمہ روئین  
 کہاں دل بہاگ کر جائی کہ تری محل قانت  
 کی محزون جمہی اشگی زلف فی کسکے  
 تراست جو یاد آتا ترک ہفت صہب  
 رہمہ کرد امن زمین کو نہ الودہ کریں  
 پچھا را غیر کو ترگز کہ ہو کر کشتیاہا  
 وہ ہون نام کام سمجھا نامادی جو مراد ہی  
 اور اوکا دیو میں ایک آئینا جس کے کعبہ  
 فلک ارسہ بہر فی دی ہی پروردگون کو  
 بلا ہون مضطرب میں ہی کہ محسوس ترقی فی دیک

کرمی خیمک سے خورشید پر تیر قطرہ شہم کا  
 کہ بیان لکنا ہی محنت سوزن بھی یم کا  
 ہو کچھ جلد ہی پر سنن جون چاہ رستم کا  
 غلط ہی جو بھٹی میں کہ یہ بیابانی مرہم کا  
 عجیب کہ ابلیس لعین دشمن ہی ادم کا  
 لکنا قلم سے نسخہ ہاتھ یہ اسیر عظم کا  
 مری جو آہ ہی تو یاد ہی ایک محفل نام کا  
 کہ ہی ایک ایک گرہ میں حاصل صبر کا  
 عجب تقدیر نے عقدہ بیان کہو لاوائ باندا  
 کہ میری موندہ کو بعد از مرگ تو نی بگا باندا  
 گاہ چور کی رشتہ کو جای رسیماں باندا  
 عجب ایک گردن نامہ خطی ای سرور باندا  
 کہ میری سیرہ مرغ شاہ نہ بر کی شہان باندا  
 تو مینی تا کر دیگالی ہی جھکیاں باندا  
 سرفراز کی یون تو فی صہب ہم جان باندا  
 مجھی پر گالیوں کا جہاں تو یہ بگا باندا  
 مری مرتد بہ جلا اوسنی اگر دوستان باندا  
 اگر چہ گرد ہو میں فی دل کی زیر اسمان باندا  
 گیای آخرش رنجہری پیل دوان باندا  
 حصار ایک گرا نی شہد خواہ سان باندا

برادر دل کی سینہ میں ایک پورے کچائی  
 سب سوز محبت کی لیے جا رہے تھے  
 دل مجروح پر میری سمجھو داغ صدمت کا  
 سمجھ کر موع دریا کی فنا کو خنجر بران  
 ازل سے یوں دل عاشق ہی نور کی قندیل  
 سمجھو وہ درنا کو شمع نور کی قندیل  
 ہماری کعبہ دہلیں شمع روشن ہے  
 یہاں ہو خانہ عشرت جی ہو کا فراغ  
 ہی ہی جون قمر منصف سدائی نور  
 پڑی جو عکس تراجم میں تو ہر روشن  
 عجب ہی یوں میری زور سے یہ دل  
 سوای دلی ہو تاج باغ خلد ہی ہی  
 اوڑی جو آہ کی ہرہ کل کے پارہ دل  
 وہ تیرہن یہہ سری نالہ قیامت زرا  
 نسیم کیا ہی کہ روئندین تھقہ جانوں کے  
 سمجھنا قدر ہی ناقص کب اس غزل کی دو  
 پند چون دھان ہیں پش نیونہن ہم  
 لوف زلف ہیں کہ جو خط شکستہ میں  
 زخم میں ہی ناکہ زنجیر کی طرح  
 پائی نہ تھ عشق سے مہنی کہن پت

خیال خط سینہ یارنی کیون بر گاہ  
 یہ کدہ خیلون گروہ کیون اسی تہ جان  
 چلا جس اس زخمی نے ہوا کی دستار نہ  
 کہن مثل حجاب ہی دقت میری ہی ہدایت  
 کہ جس عی شمس خدای غفور کی قندیل  
 خجل ہی اختر صبح سحر کے قندیل  
 کسی باب کمال و ظہور کے قندیل  
 کہ شکی اس میں سر پر غور کی قندیل  
 سپاہ جھون کی دہلیں گور کی قندیل  
 حجاب دہ تجلی سی طور کے قندیل  
 کہ جس کی نظر آئے دور کی قندیل  
 کہی پسند اس شکر کی قندیل  
 ہو یو امین بصورت طہور کی قندیل  
 کہ انکی رکھنی کو لازم ہی صور کی قندیل  
 نہ گل ہو باو سی آواز صور کی قندیل  
 یہ روشن آپ کیون پیش کو ر کی قندیل  
 یارب میں کسی زلف کے زندہ انون میں ہم  
 کہنتی الف خطو کی ہن شتون میں ہم  
 جوش خون سی رتبی میں جو لائون میں ہم  
 قرحہ میں ہی تو قریا جوش میں ہم



دورخ بھی جاسے نالہ میں بید بول  
آتی ہی کان گنگی کے کیا کیا بوس  
پاکو بون کو مرقہ ہوزندان کو ہونوید  
اوس حال رخ پہ مجھ ہوئے قطرہ عرق  
تم ہی نہیں جگر پہ رہی اس قدر رہے  
مطلب کے اپنی کون ہی اکاہ جگر نہ  
ہیں ایندہ میں صورت صورت تصویر ایندہ  
سمجھیں زیر سورہ یوسف ہی ہی سوا  
کیا جاتیں ہم ترانیکو حادث ہی یا قدم  
کیون جگر میں ہوئے شرمندہ پارے  
جاسکی ضعف نہیں کوہ میں بارے  
پوشیدہ ان گاہوں میں سرخوش ہیں  
سینہ کی چاک سینی کی فرصت کہان کہ ہیں  
ہم کو دلت صباد اگر ہنو  
دیکھا میں روز حشر کو میں اسطورے  
میں تری رشک خط رخسار کے  
شرج فرو حشر دیدار کے  
کھادی داغ تاشین رخسار کے  
ہاتھ اوٹھا و عشق کی بیاریے  
انس ہی کیا دلو تیرا رے

لا میں خواہ کو شرف یون میں ہم  
دیکھیں میں جب گہ تری چوہ ایندہ  
پہر میں جنوں کے سلسلہ خفا یون میں ہم  
نزد و اسیر دیکھیں میں در ایندہ  
سرگرم سوز عشق کے مہا یون میں ہم  
جون خطر نوشتہ ہیں پیش یون میں ہم  
ایندہ رو کی سہمی خیر ایندہ میں ہم  
رکھہ دین تری شیر جو کھن یون میں ہم  
کچھ ہو بلا سی اپنی کہ میں خا یون میں ہم  
اب رہی ہند اسکی لٹیا یون میں ہم  
پہ جا میں کاشیں گریہ کی خفا یون میں ہم  
شراب الہود کرتے ہیں نظر ایندہ میں ہم  
مصرف زخم دلی کسرا یون میں ہم  
کیا کیا اور این خاک پرش یون میں ہم  
ذوق اس سیاہ نام کی طولا یون میں ہم  
دل میں آمیز کے جو ہر خاک کے  
جو گدہ ہی کم نہیں طواریے  
کم نہیں دل ریح آتش خوارے  
کو ہی بچتا ہی ہی اسن ازارے  
ہی مش بہ زخم ہی سوزا رے

میرے طرز نالہا ہی زار سے  
 یوں کہنے لگی ہی چشم یار سے  
 فرشتے کلہر مجھ کو ہجر یار سے  
 اینہ اوں سحر روز خسار سے  
 بی نصیب اوں کی مین گرد یار سی  
 ماری گریں وہ زلف پر عسقلان  
 ہری گریں سے حجنوچ ہم سے تریے  
 ہا قسمت نچ کا ہی جو نصیب  
 کرتا ہی دست حسنوں جب تکش  
 سنگی میری جانچی کوہ کوکھن  
 یہ بھی اوں نازک بدن کو ہو گرن  
 نقطہ خال اوں کا سودا خیر ہی  
 اوٹہ چکا وہ ناتوان جورہ کیسا  
 توبہ توبہ کہنا استغفار ہی  
 اپنی دامن کو بچا کر جانور  
 چاہی محبت میں ہمیں  
 دل کو اینہ کی گر کردی گدا  
 جوہ اوں سے یوں بٹھالین جھٹ  
 ابہ آئی جب تکہ کو ضعف سے  
 نیری ہی بانو نہ ای قاتل گرا

۱۲۹  
 چکی بسیل کی ہو بسبب سے  
 فتن جیسی خانہ خسار سے  
 کم نہیں تار رکھل خار سے  
 گرم ہی دوکان اشک بار سے  
 سید اکھون کو نظر کی تار سے  
 چھپرین دندان دان بار سے  
 کل چین مین مین تہین انکار سی  
 ہکو اوں کی بعل شکر بار سے  
 جی او لچتا ہی نفس کی تار سی  
 جون صدا اولٹا پھر اکھسار  
 گر کر باز ہی نظر کی تار سے  
 پیرتی مین ایک بانو ہم پر کار سے  
 دکی تری سایہ دیوار سے  
 دنت توبہ میری استغفار سی  
 برقی میری داد بے پر خار سی  
 کشتی اوں کی تیغ ننگ دار سی  
 یار اپنی گریے بر خار سی  
 صرف قرطاس غلط بردار سی  
 کم نہیں شرکانکی صف دیوار سی  
 سہرا اوڑ کر تر ہی دیوار سی

اوس دهن کا مصرعہ سوز و غم  
 صاف ایک ابرشمن آلودہ ہی  
 زلف کی مچھی سی دل ڈرتا نہیں  
 خاک عاشق پر اوہی جانی غبار  
 ناکون سی کیا روکین و استکان  
 فی تیزدن کو جو نقصان لطف عام  
 بعد مودن بھی خیال خیم فتن ہی را  
 میں ہمیشہ عاشق پیچیدہ میان ہی را  
 پتہ قذی ہی کام غیر میں وہ لعل لب  
 بندہ سکا ہم سی نہ مضمون و فن تک  
 جاہل شکوہ آری راہ پر حیر سی ہی  
 یا تو کتب نکلا رکاب حلقہ رحیم سے  
 کتب لباس دیوی میں جیتی میں خوشنیر  
 آہیت اور شی ہی علم ہی کہہ اور خبر  
 جلوہ ای قاتل اگر تر اکسین حیرت فرا  
 حلقہ کسب میں دیکھی کسی حیر کی تاب  
 بدتون دل اور سین دو خونین من رہا  
 سنکو دیکھا اوس کے اور او کو نہ کجا چون  
 اکی زلفین دلیں تپتی تپتی اور اکسین رہا  
 مجھن اوس میں زبطی گویا یکے توکل

منتخب ہی محسن ہمار سی  
 زلف او سکی سرخی رخسار سی  
 بہت بہاگی ہی و گرنہ ہمار سی  
 فتنہ محشر تری رفتار سی  
 او بھی کب دامن صبا کا خار سی  
 لین میں نام طفل آو اپنا سی  
 سیرہ تربت مراد حق غزالان ہی را  
 خاک پر ویدہ میری عشق پیمان ہی را  
 پر مہی حقیق تو سنگ زیر دندان ہی را  
 ہاتھ اپنا فکر میں زیر زندان ہی را  
 جہل سی بوجہ اپنی ناسمان ہی را  
 توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی  
 جامہ فاقوس میں ہی شعلہ عیان ہی  
 کتا طوطی کوڑا یا پر وہ سیوان ہی  
 دیدہ بسجی کیا دیکھا حیران ہی نا  
 شب مر حال نشین سرور گریبان ہی نا  
 آخر شہر دل بیگ خون کو کی کچان ہی نا  
 جو رہا اکھون اور اکھون پیمان ہی را  
 لکٹل اپنا ہنسی کا فرستادن ہی را  
 صورت و خوش میں لیکن گریبان ہی را

دین و ایمان دہو نہ تہا ہی و فون کی ہر دست  
 موت پہ کچھ علاج در دفرقت ہو تو ہو  
 کہتی ہیں شوقی کہ بکودہ اسی چشم یا  
 می ملاکر ساقیان سہمی فن آب میں  
 زلفہ انھی و شش کو دہوی گروہ قنابین  
 چشمہ آئینہ میں کب تر ہو یا پسے نگاہ  
 پہ تہا ہی کیل جو ادش سی کوئی نہ دین کو نہ  
 صحبت صافی دلوں سی ہون کد تیرہ دل  
 اب ہی گریہ سی عجیبی فرصت نہیں قرار  
 تس قلیں میں رکھا ہی اوستی ارموہ کو  
 دیکھتا ابی دودہ مونہ یہ اوکی وقت جو اب  
 میں وہ ہون عشیدہ دلی کرجای ایدو چاہ  
 یوں راہیں نہ تنگی بہر شہ نہ دیدار یا  
 سایہ سر و چین تجہ میں ڈرانا ہی  
 وعدہ ہی انکا اوکی اب کھل جاتی تو ہے  
 خط کو ہم کہہتی جو بھی انکھسی می شگ  
 نیچے بول اور وہ ہانکا جوان لہنی کا  
 زیر حکی میں لیا اوستی بی جان عدد  
 جہنی کی اوستی میکہ میں نہایت دست  
 نام میرا کی جھون کو جہوا ہی اسے

دولہ

دولہ

دولہ

اکیچہ دین ہی رہا تہا ایمان ہی رہا  
 غل غلت ہی ہمارا غل صحت ہو تو ہو  
 تیری ستون کی صفیہ خواب غفلت ہو تو ہو  
 کرتی ہیں جادوسی اپنی اگ روشن اب میں  
 ہودی جانی موج پیدا مار رہیں اب میں  
 اس طرح جاتی ہیں دیکھا پاکہ امن اب میں  
 شیر سید اتر تہا ہی وقت رفتن اب میں  
 زنگ سی الودہ ہو جاتا ہی امن اب میں  
 گو کہ میں دو با کھرا ہون تاکہ نہ ان میں  
 دھوب برور روحی تو ای اب میں  
 بوج ابی میں ہی جہا ہر روشن اب میں  
 گریزی گزروہ میری خاک مدفن اب میں  
 جیتھ شقی کا دم ہو تا بردن اب میں  
 از دامن کجی شبای رنگ گلشن اب میں  
 دانا ہون دمیدم اوٹہ موٹہ کی رنگین  
 بہ گیا خط کھیتی کھیتی شفق من اب میں  
 موت کی جھین نہ بہہ تا تو ان لہنی کا  
 رنگ میری دلیں کیا کسی شکنجہ لہنی کا  
 دھ قدم تری بس ای سر معان لہنی کا  
 بید جھون دیکھ کر انکرا میں لہنی کا

مجھ کو ہر شب مجھ کی ہونی لگی جون روز  
 ہی جو غنچہ کا ٹھیکہ اوٹھکھون کی سی جھک  
 لیکے آئے جو دیکھی حسن کی اپنی بہا  
 یہ جو کرنی لگا عشق پر تر نہ بنگاہ  
 حسن ہی ہی تا دل آہن ہی گرم خستہ ط  
 موت اوٹھو یاد کرتی ہی خدا جانی کہ  
 رات کو ای دوق اوٹھو نوک مر کا کھیل  
 ہون بہ لاغر جھک کی قامت ایک حسن کے  
 یہ ہر سین کران خاطر ہون میں جا بھی جا  
 زندہ تو دہنی ہی اور تیری ہی بردہ  
 ست لگا ایشق دلی ابدہ زینش غم  
 بازہ دی تا کہ کی گردن دلی تالان  
 کلی دنیا کی کہاں الحق اوٹھا کر بار حص  
 کیا ہوا دلی یا کر ایک کو غم اوٹھا  
 کیا تملک کہوں تھی کہ لاشراب تو دی  
 بچھی کا سوز دل ای گریہ یمن آتھ دی  
 کہی ہن ہا رے کشتن میں غنچہ گرس  
 بلاسی اپنے آمین پر آدمی اون کا  
 صبا بکھو لی میں ہی کسان لکھنی خاک  
 بلاسی کم بنو گریہ میرا سوز جگر

مجھ ہی یہ کس کی بلی اسان لینی لگا  
 یہ بلا میں کسکی باغ ای غنچہ لینی لگا  
 اپنی بوسہ اب وہ غنچہ دامن لینی لگا  
 چشم کی گردش سی وہ کارسان لینی لگا  
 شمع کی کلکیر جب موندہ میں زان لینی لگا  
 یون ترا سہا رعم جو بھیکیان لینی لگا  
 تن بہ ہر موسی رمی کارسان لینی لگا  
 جون کہا وہ ہتھی پای کسک بوجہ سی  
 انہی قلاب میری کسک بوجہ سی  
 بوجہ شاد جسم کا ہی کف کسک بوجہ سی  
 ٹوٹ جائیگا یہ کسک کسک بوجہ سی  
 بوجہ کم ہی اس کا ای نیچر کسک بوجہ سی  
 رہا یہ تو گدھا دلہی میں کسک بوجہ سی  
 یہ نہیں ای دوق دنیا ای دس کو گدھا  
 نہ دی تو جام دبو کر کوئی کیا تو دیے  
 و گریہ اک میں دنیا نہیں عذاب دی  
 ذرا دیکھا اوسی چشم تھو تو دیے  
 تسلی اکی مجھی وقت ضبط اتھ دیے  
 کہ بعد مرگ بھی معلوم ہی تو دیے  
 بچھا پر ادنی ذرا انش غنچہ تو دیے

شکار سبب فقر ک کو تری مقدور  
 نشه من بوشش کسی جو کھی حساب دیے  
 جوانی مہینن گز تو رکھ دو نامہ یار  
 رکھی ہی جلد دریا کب اہل محبت کا  
 خاک دلون کی اگر اکسہ دودن میں  
 پہنچ رہون کا سر نزل فنا ای وقت  
 کب حق پرست زاهد جنت پرست ہی  
 دل صاف ہو تو چاہی معنی پرست ہو  
 درویش ہی وہی جو رفیت میں بیت ہو  
 جزلت سو جہا نہیں ای مردہ دل بھی  
 دولت کی رکھ نہ مار سر گنج میاں  
 عفتانی کم کیا ہی نشان نام کی لئے  
 یہ ذوق می پرست ہی یا ہی صنم پرست  
 شوق نظارہ ہی جی اوس رخ پر نور کا  
 کر لکھون مضمون اپنی نالہ پر نور کا  
 ای صنم کیا پوچھتا ہی حال اس محو کا  
 لطف جاتا ہی سرو و تالہ پر نور کا  
 زرع میں ہی دھیان تھا اوس گنج کا  
 داوی خلعت میں اپنی وصل کب ہی کا  
 تیری کو چین تن لاغری رنجور کا

جوانی یہ ہی کہ بوسہ ہر رکاب دی  
 جو کج کو دینی میں بوسہ ملا صاحب دیے  
 جو چہن قرین عاشق ہی کجہ جال دیے  
 ہمیں یہ آتا کہ ہر کا سہ خباب نو دیے  
 پری تو واقعی ایک بار گل داغ دیے  
 مثال نقش قدم کسے پازاں خودی  
 حورون پر رہا ہی یہ شہوت پرست ہی  
 آئینہ خاک صاف ہی صورت پرست ہی  
 تارک نہیں فقیر ہی راحت پرست ہی  
 خفاش تو ہمیں ہی کہ خلعت پرست ہی  
 موزی وہ دی کا گیا کہ جو دولت پرست ہی  
 گم گشتہ کون کہتا ہی شہت پرست ہی  
 کچھ ہی بلا ہی یک محبت پرست ہی  
 ہی دامن نظر پر دانہ شمع طور کا  
 لون میر خامہ سی میں کام باگ صور کا  
 دل نہ اگا دی کہیں اسہ بی مقدور کا  
 خونہ لپیا ہی یہ کھانا کچھ سندور کا  
 محلو شربت میں مزایا می انگور کا  
 نہر ایک شعلہ کا سا ہی پوچھی چراغ دور کا  
 ایک عیار تا توان ہی کاروان سور کا



بادهون مین مضمون جو اپنی شور بچی کا گوشے  
 مین وہ ہون نچر سبکو دیکھتا ہی نہت بچ  
 تری قامت سی جو ہر باقیات سد پر  
 اسن رکھت پر نظر کرنا کہ وہ رشک پر  
 دل کا یہ احوال ہی تخم مین تری کئی  
 لفظ دل وہ ہون کی میری داغ ہو کر اکی  
 گزری فرما دیو کی تاسیر چھیدہ کو  
 حق تو یوں ہی یہ امانت عجب غری  
 عشق کی کتب مین ہو فرما دیو کی تیرا  
 زخم میرا ہی وہ ایداد و ست خون وونی  
 جہان کی تھی وہ عین جس روزن ہو یا  
 دہن ہی جس کی کشتہ سرد مہر کی تری  
 تو پوچھ از مرگ بھی گروی محبت و تسلیم  
 عشق فی ڈالی تھی جب قصر محبت کی بنا  
 بلجی حشمت اب تک ہی شاخ ہمو کی طرح  
 دیکھنا نہ برابر پیکان محبت کا اثر  
 دوق راہ عشق وہ کو چہ ہی کس کا کینر  
 پہو کا اب تیغ قابل تاسیر تھا ہوا  
 اکھن بالکل تین ای چارہ کر چھا ہوا  
 اب حشر کی تری ہو جو زیادہ ابرو

ہوزین ستر مین عالم زمین سور کا  
 دیدہ حسرت سی حلقہ جو ہر سا طور کا  
 کام لی متار سی سہرا د قمری صور کا  
 بال بھی بانہی جو مسہر تو زلف جور کا  
 جیسی رجب یا پودا نہ کوئی انکور کا  
 گرمی مہم سی اور حاوی اثر کا فور کا  
 رکھ کی مہنہ رو کی پیدا نہ سور کا  
 قصہ پیچ یا زبان وار پر مضمون کا  
 مین دن چائے اگر تویز میری گور کا  
 مہندی گر حراج کے سن یا نام گور کا  
 دای قسمت ہو اسی روزن مین گھر گور کا  
 بشر تو تہا ہی پیدا وہن شہر کا فور کا  
 استخوان سی ہو مری دستہ تری کا  
 لکھد یا تہا کو کھن بھی نام ایک دور کا  
 سج کھاتا ہی عہوان میری چراغ گور کا  
 چشم اغوی بن کیا روزن مری سور کا  
 ہی در تاج سلیمان بنضیہ بنضہ سور کا  
 ای دل محدود لی تو غسل کر اچھا ہوا  
 داغ ادھر تازہ ہوا اگر زخم او دھیرا  
 اج مدت مین چارہ صفت ترا چھا ہوا

ہو گیا مجنون جو گانا سو کہہ کر اچھا ہوا  
 بہر دیا یوں اوسنی دل کو چیر کر اچھا ہوا  
 واقعی مجبوسی ہی بہر نوزیدہ سرا اچھا ہوا  
 ہو کی معنی میں وقت بشر پر اچھا ہوا  
 بہر ادھر صدقہ دیا تو نے او دہر اچھا ہوا  
 زخم پر قسمت ہی میری کار کر اچھا ہوا  
 داد و جذب محبت کا اثر اچھا ہوا  
 اتو دامن ہی ہوا لو ہو سنی تر اچھا ہوا  
 دیرت کر سہا تہ تری ہم سفر اچھا ہوا  
 تانجی جانین کہ یہ صاحب اچھا ہوا  
 تو ہی اچھا ہی تجھی معلوم کر اچھا ہوا  
 یہ کہا تو یہ کہا مونہہ بھر کر اچھا ہوا  
 برسوں بیان چشم یکا ہی مری لو ہو کر م  
 کہ رہیں پشت سکت تک پوری سلو کر م  
 شربت قند یا کر کے پریش خو کر م  
 سچا من کی طرح ہو گئے بمن ہو کر م  
 مٹھی ہی اتش سودا ہی میری لو ہو کر م  
 اوس ہی تیر یہ رہا کہ ہو اجا ہو کر م  
 خاک کا عجب ہی گل ہی گل خود ہو کر م  
 بج نہی گرم آئینہ جو آئینہ نسبی ہو کر م

آریکا دشت میں سیلی تری قلی کام  
 روز گشت تہا نہرا جگو چکا ذی عشق کا  
 سنی مجنون نے مری نوز جنو کو بہر کا  
 بندہ کیا اوسن مو کہ کا جبکہ مضمون کہ  
 جگو صدقہ کر اگر ہی پترہ تیر امراج  
 ہاتھ تو ہٹا پڑا تہا یار کے کشتر کا  
 کچ کیا میری طرف ہی اور اوس دل کا دل  
 قتل کرتا ہی تیرا سبل سے یہ کہن کہ لو  
 نامہ بر جاتا ہی جابلدی جلی جان جین  
 آئینہ خانہ میں عالم کی سمجھنے پیر شال  
 ہی برا تو ہی اگر آیت طے جگو پیر  
 ذوق کی مرے کی شکست ہی وہ کچھ کہ  
 شمع نازان نہوا کمرات بہا سو کر م  
 بی ای اتعسم دلو کری یہ ہو کر م  
 لطف اوسہ نہ ہم یہ ہو اجب ہو کر م  
 تن رہا یو ہین تن عسم ہی اگر کر م  
 بشر جکی نہ چون کشتہ نولاد ہو خاک  
 کٹ کا صید محبت کا نہ قافلہ سہی کلا  
 اتش دل ہی پس از مر کب تک شمس  
 مردش ہی تری حسن جانا سے کتاب

کیا ہوں نہ رہ جانور سے اپنی تاثیر  
رہ جو دھوکہ ہمارا کیا گیا وہ اور میں  
دست خورشید کی رشتہ کی سپر جاہوت  
دل عاشق کی جلائی ماسک اسامان  
کو اس سوختہ جان صبح ہی گرم فغان

مہو مستی تھی سدا گل جو منہ بہ منہ  
طفل اشک لب گرا دامن کانچو کر  
کیون کہ نہ کئے تیرے اوسل دلیک کانچو کر

کام بہ تیرا ہی تھا رحمت ہی ای ابرکرم  
جسکو ہر وقت اوٹھائی زخم تیغ عشق کے  
صید دلو کیوں کہ جوڑیے جلد دھکلاؤ

سردھری کی کسی نیکی ہی جی سرو ہے  
دیکھی کیا ہو کہ ہی اب جا کی بھی پیسے  
ایدل او کی تیرے کے ہر اکھنڈی نکل

کیون نہ رم کر جا میں ہوا دینی جی ہی رہا  
سرخیاں دیکھ لی زیادہ جو دندان پر ہے  
پیش خیمہ لیک لنگار دبا د دورو

اوٹھ گیا وہ آج سبھی کا سمان  
گر خدا دی ہوئی قناعت کا ہفتہ کی طرح  
سارو دل بچا یا ہوں کہ موت ہاتھ سے

جل کیا بس یہ کہو تر کا ہوا بازو گرم  
خون کا اوسل وقت کہ جب پہنہ پہ ہالو گرم  
کنج گریغ کو حب ہو وہ ہلال ابرو گرم  
میں تعلق ہی ترا رنگ بہو کا رو گرم  
کہ ہوا آئی ہی گو چہ یہ تری کلر گرم

دوق ہوتا ہی وہ کیوں ہو کی ترش بر گرم  
پہنہ اوٹھا کو چہ چاک گر بیان چور گرم  
جای بھنیہ کو کہاں یہ مع پران چور گرم  
ورنہ جادوی داغ غصیان میرا دان چور گرم

کھنڈہ مرہم دان کو دھونڈی نکلاں چور گرم  
مجدلیان دست رخسار مین مری جان چور گرم  
بیان سہا سہت جام ہوب ای لہر باران چور گرم  
دلکوا ای کافر تری زلف پریشان چور گرم

ورنہ بچ نکلا تو یہ سہا تہ نادان چور گرم  
شیر بہا گین جسکی نالوں تسیان چور گرم  
اوٹھ گیا ہو ہاتھ سے لمس مر جان چور گرم  
بی جو سہ گرم سقر تن کو مری جان چور گرم

نم گئی تھی کل جی بجا چسپان چور گرم  
دوڑی سار کو کبھی ادھی نہ افسان چور گرم  
چوکتی ہی کیوں چہ شش ہفت گردان چور گرم

چوکتی ہی کیوں چہ شش ہفت گردان چور گرم

۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

جوش گریه کاری تم که به پوچه و جوا  
دل به خون گردان نمودن عشق بین می  
کند و درین بین پیراجوا دس بر کوی دل  
چینان در غنیمت نماندنی شکران لطف کی  
شوخ فانی کور می کی چاه می می گیلان  
بیکه می نور و زایا آفتاب باده سی  
کسل گیا مضمون نکت دل کا جن کی پری  
هی اسپران محبت کی ملا سینه مین آگ  
روز خشری کی دن دیکھی کو چاه می  
هوتی مین اعضا بوسیده تصور سی جدا  
موی سر ارا سیه کا ایک سر شکر هی  
ابد ای سینه جو خیمه سی دکھائی دیتی مین  
هو دی دل مظلوم مہار اکوین نہ ہند بلا  
دیون ہو دی رحمت کش کو کیونکہ اید جمع  
کعبہ نورہ خدای کی اچ کہ جوش اینین  
مین خدای کشور غم ہون یرون کی ساتھ سدا  
کاہ مجوم یاس مین ہی دل گاہ مجوم حشر مین  
حال چشم چانان کارکان کی شکل دیکھو تو  
ہو دی ہمام برحق پیدا و فو اگر تو کہی  
نی بی جا و فو نگرشیں یس جام سرا

جادو آب روان موند پر رسی و بال ہی  
بہر تو خند و کاهی کنج سوخته کی بال ہی  
جور کان ہی وہ جگلو شیر کا سا بال ہی  
کحل کیا بید بخشون ہی مان یا جال ہی  
خون اعجاز میسی سی لب دس کالال ہی  
دو ساغو مہکوستی گردن کمال ہی  
نار بر کا اسقدر انجی شکستہ حال ہی  
شعدہ جوالہ سان طوق گلو تک لال ہی  
گر ہی ای ذوق طول نامہ اعمال ہی  
کھینچی تصویر بخشون کی تری شکل ہی  
ناتج ہی ایک اسخداوش کمر شکر ہی  
مرز عدول پر میری پڑا کیا غم کا شکر ہی  
دری کی شامیون کا وہ لطف معز شکر ہی  
دشمن مار زخم رسیده مور کا سار الشکر ہی  
ایک اصحاب الفیل کا یہ دوش ہوا پسکر ہی  
جوش شکر کی دولت سی چون موج سندر شکر ہی  
ہی بہر دسپای شہ پیرنا شکر شکر ہی  
اودرا نیت پیچہ کی کی لکی سندر شکر ہی  
ہوتا گرد اسلامیون کا جو سحر گو شکر ہی  
لب پہ توبہ تری دلیں چوس جام سرا

لب نگار و سکی جو ہوئی دسترس جام شراب  
 دل مرا جام شراب پوس جام شراب  
 پورنجی اوس ہاتھ میں وقت پوس جام شراب  
 چچا کستی میں وہ صاحب پوس جام شراب  
 باز گشت اپنی ہی یون جانب م ازل  
 جو شہسب ہی عجب قافلہ سمین کہنیں  
 غنچہ سعد آواز سی جس جانوں کا  
 رات معجزہ میں ساتی جو نہ میں بیکا  
 مرغ دل گرس گیسوں کی ہی کان میں  
 دل کستہ ہون وہ میں لوٹ کی ہوگی  
 وقت میری نظرون ہی شاع خورشید  
 ساتی اس درین کب اکھچہ چور اکستا ہی  
 نوشداروی ہی بہتر ہی دم فرج خار  
 یخچر قافلہ عیش گذر جاتا ہی  
 ابن ختم سیت کو تیری دیکھا ہی  
 سبھی سچانہ کی کستی تو نہ بیٹی ہرگز  
 نخل مینا سی خدا جانی کہستی کسکو  
 ماہ صاف میں ایسی کہان تھی نکا  
 سکو اور پوس دندان فی پس از پوس  
 دنوق جلدی ہی گنگا گسی ہی غزل

بن گی خال لب و سکی گام شراب  
 در پی خال سوز گام شراب  
 ساغر دل کو جو ہو دسترس جام شراب  
 عکس خال اپنا جو سمجھا بس جام شراب  
 جھپٹائی کی طرف باز بس جام شراب  
 فی نکت اکھ صد ای حسن جام شراب  
 گرجہ کو دلی آتش نفس جام شراب  
 خس نشینی کو لگا کہنی خس جام شراب  
 تازہ مضمون ہی جو ماند ہون نفس جام شراب  
 نام لکھدی جو کوئی مرا پس جام شراب  
 ہی سر گنبد مینا کس جام شراب  
 رات پر گشت گری ہی عیس جام شراب  
 سابق شربت فریاد رس جام شراب  
 بی زبان ہی جو دان جرس جام شراب  
 وز نہ ایک تو ترستا تہا ز جس جام شراب  
 جہشید یہ اور گر گس جام شراب  
 پہلی پو بھی تر پیش رس جام شراب  
 عکس مکان ترا میکش خس جام شراب  
 دی فعل نمکین چند پس جام شراب  
 لب نہ کہ کوئی اوسکی پوس جام شراب



بری خاکستر اوری دس بی پرده کن سببی  
 و لور که دون اوس خم نشیر بر کرد و بے  
 خال ای خوشتر دورج نمک شرب  
 عشق تعلیم نیاز و ناز اینا کیون که سو  
 جو که عقدی و انهن خون عشق تصویر  
 بی سیه کاریسی نامیه بان ملک اسب  
 سر جرم کو اکب کیون بی من دو د آه  
 صحبت عیسی بنای خرد انسان گس طرح  
 مود یون کو حق ندی انکین که تا لا دین  
 عشق بی ای ذوق ده کا خربکی تا بر  
 بنوا اب شدت سی کلوز بنوا  
 چلکی مین خاک بو اتوبی ناول مضطر  
 پیرانچ اوسکوز که دواع الم العشق  
 کب صبا ای تری کو چه سی ای یار که مین  
 خون رگهای کولاشه بی سمری می  
 عشق یه میچ که یکسی ای که اس کشته نی  
 ذوق بهار محبت هی خدا خیر کر یه  
 کچکه بنین چاچی کچنیر کا سبب محو  
 اوس یار راج روزشن کی دیکتا نخب  
 کل جهان سی که او تها لای بی خاست

اوسن کچه اکلور هی باقی سوید کو کبی  
 تابه قربانی صراط عشق بر مرکب بی  
 تره تختانی محبت حوت کوب بی  
 کریم مجنون اگر لیلی کاس کتب بی  
 و امی صفت ده بهاری عقده مطلب بی  
 روز محشر بر بری کسایه او کاشب بی  
 ایسا کاجل بن که حبس بی او خال کب  
 تربیت سی واقعی ناول دانک بی  
 عین محبت تپی که معدوم البصر غریب  
 سیح صنغان با مسلمان زند به شرب بی  
 مستعد جب ده هوامی تو خنجر بنوا  
 به ده سیاب بی کسته بنوا پر بنوا  
 خانه دل کوی دیرانه هوا که بنوا  
 چون جناب لب جو جامه سی باهر بنوا  
 الکی کب جوشش به فواره سی کسه بنوا  
 موی سر حلقه سی پیدا هو سی اوسر بنوا  
 که به ازار هوا حبس و ده جان بنوا  
 عشق نی عکسته کی صورت بهتاب بنوا  
 چاچی بهر کفن چادر بهتاب بنوا  
 لی جلا ج و مین بهر دل بهتاب بنوا

چمن دہرین چون سنبہ شمشیر چون مین  
 مین وہ چمن ہون کہ مضمون بھی عشرہ خط مین  
 جو میری دانت جو ہر مین وہ لکھی مین  
 کچھ تنہا مین دینا ہون دلاسی کیا کیا  
 مین نہ رہا جو دم نہ کچھ تو بہ باعث تنہا  
 در نہ وہ شوخ کہ جو گل سی بھی نازک ہووا  
 بی بار اور عید شب غم سی کم نہیں  
 دینا ہی دور چرخ کسی فرصت نشاط  
 اوس زلف نشہ راکی لی ای سچہ دم  
 زینا ہی روی زرد پہ کیا تنگ لالہ کون  
 سرعت ہی نبض کی رگ سنگ مزار مین  
 وحشی گوئی تر می چشم کی ترکان ہر خال  
 ہوتی ہی جمع زر سی پٹ نی آخرش  
 ساقی ملی ہزارون فلاتون ہی خاک مین  
 اوس جو روش کا گہر بھی خست سی ہووا  
 شور ابتر کس سی دہوتا ہون زخم دل  
 ہاتون سی تری بارہ الہاس ختم دل  
 ای ذوق کس کو چشم حقارت سی دیکھی  
 بستی ہی دل جو عاش و لوسز کا پٹ  
 ای غم بھی تانم شب بھر مین نکس

دلہ

دلہ

اسکی جای دبا کرتے مین شراب بچ  
 قندہ و کعبہ لکھا کرتا تھا القاب بچ  
 تیرہ محنتی مین بھی جون تیج شہ بچ  
 دل بتیاب کو مین اور دل بتیاب بچ  
 کہ رہا مد نظر عشق کا ادب بچ  
 یوی اس طرحی زانو کی ملی داب بچ  
 جام شراب دیدہ پر غم سی کم نہیں  
 ہو جسکی پس جام وہ اب جم سی کم نہیں  
 کچھ دست شہ نجیر ایم سی کم نہیں  
 اپنی خزانہ بہار کی موسم سی کم نہیں  
 دلکی طیش کچھ اب بھی غم سی کم نہیں  
 صحران تیرا خن صنیع مے کم نہیں  
 در ہم کی شکل صورت درم سی کم نہیں  
 جو غم ہی بھی قالب آدم مے کم نہیں  
 لیکن رقب ہو تو جنم سی کم نہیں  
 تیرا بیری حق مین یہ مے مے کم نہیں  
 جھکو تو جلوہ گل و شبنم مے کم نہیں  
 شہب سی مین زیادہ کوئی ہم سی کم نہیں  
 تم اگل لینی آئی تھی کیا آئی کیا حبس  
 رہنی دی کچھ کہ منج کا بھی ہشتا پٹ

بلجی غرور حسن زمین پر رکھی نہ پاؤں  
 کیا کی چلی گلی سی تری ہم کہ جون نسیم  
 افسوس ہی کہ سایہ مرغ ہوا کی طرح  
 قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ نہ ہو کیون  
 المودہ سر سر کسی ہوئی چشم میں گاہ  
 کیا دیکھتا ہی تہہ مرا چہوڑ دی طلب  
 یحییٰ میں تیرے کشتہ کو جنت میں ہی اگر  
 ای ذوق ہی غصہ کہ یار الحفیظ  
 تیراوشن کا گردل مقصود میں گہ کرے  
 تنی سایہ و کھنچو اوسن چشم مست کی  
 دلو قرار سینہ پر سوز ہو گے  
 یون میری دلین بہت ہی داندانی اکتی  
 بیل کا شیان ہی گلشن میں کی عجب  
 دکھلا و جوش گریہ اگر میری چشم تر  
 کھنڈ میں گرو باد کی محبتوں کی گہر  
 ہنگامہ اپنی اوسکی لب غصہ گہر کی  
 قاتل میرے ہو کوشنابی ہی ہو گئیں  
 جگہ وہ ترک کہ جسکی ہنر چھائی کیا  
 کیا صوفی دیکھ میکش قاتل میری دھڑکی  
 دنیا کی سرور کے دیوان میں تری لکھن

مانند افتاب ہی شمس پامپلی  
 آئی ہی سر پہ خاک اورانی اور اپنے  
 ہم جسکی ہنر ہنر چھائی وہ جہ اپنے  
 رک رک کی سیری خنہ پر خنجر ترا چھ  
 دیکھا جہان بے صاف ہی اہل مہا  
 میان جان ہی میں ہنر نعل کیا جہ  
 پر ہر گز گہر کے طرف دیہت چل  
 وہ کیا کی کہ حسیں یہ تیرے تقاضا چل  
 ہا سو عشق زخم کی پیر گہ میں گہ کرے  
 ہو راجب ہی یون کل عبید میں گہ کرے  
 دانہ کھان سینہ کا نجر میں گہ کرے  
 سیری کی جون کئی کوئی گوہر میں گہ کرے  
 اوس رخسہ ولی جوزعت مغرب میں گہ کرے  
 روم کی غرق سیکڑوں بل بریں گہ کرے  
 گشتہ ایسا کون کہ چکر میں گہ کرے  
 جون غنیمت پر گہ کل تر میں گہ کرے  
 جون سورج نہیم تیری خنہ میں گہ کرے  
 اور اوسکی لکھن وہ کا دیکھ لکھن  
 پرتہ شربت سی خافل میری دھڑکی  
 کہ بیشین کھ سیف زبان میں تری لکھن

شکوہ وہی میں اوس سب کو جانی رکھا  
 ان تامل دم ناک فکری خوش بین  
 نخل گل ہمدی نہ بوضف بوین ایگا  
 ترہ پیکان کا ہی ٹکرا کہ سری کا ٹکرا  
 قصوہ طرح ہو لی ترا اس شیم کریان کو  
 رکھا جہان اسی عیشی شب اوس تانہ کو  
 نکالوں کس طرح سینہ سی اپنی تر جہان کو  
 اور ای طرنا لہ کی جو ایک دم تری مخرون سے  
 ہم میں اور یہ تری کو چسکی دیواروں کا  
 تذکور تری نرم میں کنگا نہیں آتا  
 کہی ہی خنجر قاتل سی یہ گلو میرا  
 بیون پر جان عیش ہی تظروہ شوخ کیا  
 تامل کیجو ذوق طیدین کیسی کیو  
 مجھیں کیا باقی ہی جو دیکھی ہی انکی پکس  
 نہیں تیر کہہ جی پڑی سر کو کتنی ہیں  
 رگی پر ہی تغافل ہی رانی میں  
 دیکھا دم سرع دلا دام کو  
 عیش تم اینا زکا دس ہی جو نہ پائی ہو  
 رخصت امی زندان جنون بخیر و کھیر  
 سربوقت ذبح اینا اوسکی زیر پای ہے

آج ایمان گیا تھا خدا فی رکب  
 ابھی چہاتی سری ترون ہی جہنی خد بین  
 تو کہہ ابو رکھکی میرا کانسہ ز سر پا  
 کہہ ہی چاند کا ٹکرا کہ پرے کا ٹکرا  
 نکالی سینہ برستی میں کوئی کی کہری جہان کو  
 بری ہی وقت کام آیا میری رحمت ہی ران کو  
 پیکان دل کو چھوڑی ہی نہ دل چھوڑی کیا ہو  
 سوا تیکتیکہ لی متعارطی مرغ ہی جون  
 کام جنت میں ہی کی ہم ہی گنگا راون کا  
 پر ذکر ہا نہیں آتا نہیں آتا  
 کی جو جھکسی یہ تو ہی ہو میرا  
 اگر جھکسی آیا تو ہم جا نیگی اب آیا  
 کہ آتک ذبح کر کیا نہیں قاتل کو دھنسا  
 برگان دم کی دارو نہیں تھان کی پاس  
 نہ دل چھوڑی ہی اوسکو اور ہم دل چھوڑی  
 یو قاپوچی ہی کہا دیر ہی لیجائیے میں  
 عید ہو ہی ذوق ہوئے شام کو  
 وہ آئی لب پینسی دیکھو سکر اتی ہو  
 رزوہ خار و شت پرتلو امر اکھوڑا ہے ہی  
 یہ نصیب الہی کہہ تو ٹپنی کے جائے ہی

<p>ایسی استغنا کہ وہ تو اتنی اتنی رہ کے  دوق کو لب رخ میں جیسے ہکا تیرا انتظار  مقابل ہوس رخ روشن کی شمع گرو جا کے  ہاری سینہ میں وہ آہ آشین ہی ذوق  وہ دیکھیں نرم میں پیلی کدھر کو دیکھتی ہیں  کدھر کو جو رہی صراف زر کو دیکھتی ہیں  وہ روز ہم کو گذرتا ہی جب عید کا دن  فلک کی فتنہ سازی میں جو خوشی تھان  یہاں تک تا تو ان میں ہم گذر جا میں کر جائے  اسی باعث سی و ای طفل کو نسوین تھی ہی</p>	<p>اف بی مبیالی کہ یہاں تو دم ہی دھڑکا  جانب در دیکھ لی ہی جبکہ پوش لاجی ہی  صبا یہ دھول لگا دی کہ پیر سحر ہو جا کے  جو دیکھی برق توفی النور السحر ہو جا کے  حجت اچ تری ہم آنر کو دیکھتے ہیں  بشر کی ہیں جو سبقت شد کو دیکھتے ہیں  کبھی جو شکل تمہاری سحر کو دیکھتے ہیں  گرا تہا یہ ہی اشک سہ لود او کی رکاب  اوٹھ ہی مور لاشہ کو ہماری دست رکاب  کہتا ہو جای لذت ششانی دوران ہے</p>
---	--

مسدس شیخ ابراہیم ذوق دہخین  
ہما دشاہ شاہنشاہ غازی

<p>سریر ارای کرد و جب ملک سلطان دیو  عطار دیر منشی زہرہ ناظر اسمان پرو</p>	<p>فر دستور اعظم صدر اعلیٰ سعد اکبر ہو  زحل میر عارت ترک کرد و نیشکر ہو</p>
<p>سرفہت اسمان جب کند و رفت افز ہو  ابھی یہ بہادر ہشت ہی ہفت کشور ہو</p>	
<p>رہی نام سیمان تا کین حکمرانی سے  رہی دار اکو تا نام آوری تاج کی</p>	<p>رہی نام فرید و بق تا دیشک و بانی ہی  سکندر تا ہو نامی سک کشورستانی سے</p>
<p>ترا اچھی سرور والا ختم عالم کھر ہو</p>	

بر سبط پرتو میر داد گسترده	
نجار ارض می تا بر جو اور برین پانی	روان پانی سی تا دریا و اور بریا و طعیا نی جو هر هفت اوجیت کوفه اوانی
زمین من تا هوکان ادر کاغین جو جوهر کانی	تری کشیر جو هر دارین بصرت کاجوهر تری قضی من کچر پر گهر هوکان پر زهر
کیمین تا خود کو آتش به اورش کو حجرین	کل تا هو گلدان من تری هوا گل ترین صدف من تا هو گوهر اوتو تا هو آب گوهرین
رہی تا فہ من شک از فروروشک از فہ من	تری آب کرم سی باغ عالم نازہ تر شمیم نطف سی تری جهان کیمین
طریق رہبری من خضر جو حب کدایتن	سہار اہوی باجر عین ایس کا دامن سیجا کا ہو بالا خانہ تا خور سید روشن
رہی اور پس تا قطع تعلق سی چنان ممکن	چراغ عمری تری جهان را منور فروغ اسلام کو ہر ذوق متن ہم پر
تشفیق کلکو نہ جو حب تک سرک کی روی کو کو	کری ارستہ نام تیم اپنی موی کیس کو کری دمی سی تا تو مسج نہرانی اردو
تریا نور تن تا کہشتن کی ہوی ازو کو	لب پان خوردہ دکن لہوی پراختر سرد خواہ خذق تری گشتن
گلستان میں ہوتا گل اور گل سی خوریا	نستان میں ہوتا نی ادنی سے ہوتا شعبہ من ہو اور ہو حب کدایتن
نہان تاک میں انور ہو انور میں صہب	شہرانی عیش خیال کبوتر ایسا غور



	ہمیشہ حسن جہندی سی پیرائیں بہرہ	
خوشی تاخسین کو عودی کعبہ کی زیارت سے	نہا زل سنت تاہو سحر میں جماعت سی	رہی تاکام و نیدارون کو حکام شریف سی رہی تا عابدین کو شوق خراجکدوت سی
	ترا خطبہ میں ہونا نام اور خطبہ میں میر ہو ترا جامی ابو بکر و عثمان و حیدر ہو	
علم تار استی بیہ و اور کا غمنا	علم زن تاہو شکرت گل کا عذری یک لکین سخن ناد اوجاہی اور تا اہل سخن	زبان پر تا سخن ہو اور سخن میں بھی لکین
	ترا داع و ایم سردار و دین مخور ہو ہمیشہ نصرت خوان ہو و عاقل و کور ہو	
<p>پر میرا جگر و یکد کہ میں انہیں کرتا اور دم ا جا میں بوقت سن کرتا یو اسی میں سورہ یوسف نہیں کرتا جب تک کہ وہ مضمون میں نہ رہیں کرتا وینا کی زرو مال یہ میں نہیں کرتا کچھ سو صفا علم تصوف نہیں کرتا ارام میں ہی وہ جو کھٹ نہیں کرتا راج ہی وہ شک میں نہیں کرتا جو خواب میں ہی رات کو نہیں کرتا کسوقت مرا ہونہ کو کبھی نہیں کرتا شبنم کی طرح سی میں نہ نہیں کرتا</p>	<p>وہ کون ہی جو مجھ تا سف نہیں کرتا کیا تہ ہی و تہ ہی ایسی نہیں کرتا کچھ اور گمان گذریے و لین تری کا چٹا نہیں خط غیر مراد ہن کی عنوان دل فخری دولت سی اتنا غنی ہے تا دل نیری صاف می صاف کہوینے ای ذوق تکلف میں ہی کھلے کر جنا میں اپنا نظر صلا نہیں کرتا کین جانی اوچی و خم ہی کیا میری طرح کدم نہیں ہوتا قسطنطنیہ ہی محکو ہر دلی بہ اجائیں ہو دیا ہی نہیں</p>	

<p>آتا ہی تو آجا کہ کوئی دم کی ہی قسمت ساتھ اوکھی میں ہم سہ کی ناز و لکھن دل نامنہ مفت اوپر اوپر کسیر بھانڈا قسمت ہی سے لاچار ہوں ابد حق و گرت</p>	<p>پہر دیکھی آتا ہی ہی دم یا نہیں آتا کسیر جدا میں کہ لپٹا نہیں آتا کچھ قرض تو بندہ پہ تہارا نہیں آتا شب فن میں ہوں میں طاق چھی نہیں آتا</p>
--	--

### جرات

جرات شخص قلندر بخش نام سلسلہ اوسکے سب کا ایمان محمدت ہی یک ہنچتا ہے  
جبکو کہ نادر شاہ کے جلا دون نے گرفتار کر کے مارڈالا عجم خوشی  
میں بھی دست قدرت حاصل تھی مگر ستار نور خوب تھا اور منجم بھی تھا ابتدا  
عمر میں اندھا ہو گیا خوبصورتوں اور کانے والیوں کے ساتھ بہت رہتا  
تھا ایک موت ملازم درگاہ مزار سیماں شکوہ بہادر عالم شاہ مادر شاہ  
مادر شاہ کی کان رہا مصحفی اور انشا اللہ خان سے مقابل کیا کرتا تھا  
قریب بیس برس کے گزرتے میں کہ اس جہان فانی سے انتقال کیا  
نہایت صنعت کار تھا اور اکثر اشعار اون معاملات کی کہتا جو کہ درمیان  
عاشق اور معشوق کے ہوتے ہیں بطور یادگار یہ چند اشعار اوسکی دیوان سے  
انتخاب کئے

### انتخاب دیوان جرات کا

<p>نار موزدن سے مصرع آہ کاسپان حسنی دیکھا اکی ہر آئینہ خانہ دیر کا کاش دل بھی چشم تک انی یا بطل شک ای ہو قدیر میری ہو کدر ہو گے</p>	<p>رؤر بہر رو رہا اپنا مطلع دیوان کا فی الحقیقت نرسوہ اپنا اس کے جرات کا رفقہ رفقہ ابویہ ہو کا کوئے طوفان ہوا خاک ہو کر بھی غبار خاطر ماراں ہوا</p>
---	---

شک زلفین نے جو اپنی گردن بھان کر رکھی	رنگ صد گلشن ہمیں یہ کون سے زندان ہوا
کر یہ سرفا لب من جرات صورتیں قلمی رہیں	یہ نا جو درد کا تیلادہ ہی ان ہوا

تحریر محمد صلیح

نقد ہی بنی ممدوح ذات کبریا کی کا	کہی سبزہ گراؤ کے مدح دعا ہی خدا کی
کر وہ انبیا میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہی	سوا اویکے لعل کو ملا ہی مصطفیٰ کا
دلیل اویکے ہی بکیتی کی یہ لاریب جرات	کہ تہا یہ نہ اور محض ثبات کبریا کے

تردع غزل

رنگ گل بازی کا دلا کاش تو یا تا	ہاتون سی جو گرتا تو وہ اکھون کے اوٹھاتا
منہ دل صد چاک یہ کیوں دستہ گل آہ	اتنا نہ وہ کلو جو اسکی یہ چھراتا
ہنہای پہ اپنی ہون نیست شد مرجان	آنی کا جو ہی نام تو رونا نہیں آتا
پڑکا جگر وسیہ تو یون شک ہی تیاب	جون آگ لگی کو کو کیے پرتا ہی تجھانا
اور ہی شب کو تصور میں تری اور کی نید	جون جون اکھون کو میں اسی شکستہ زنداں
حالت بخشین تری وعدہ پہ شب سو سوا	کہولا اکھون کو اید پرین اور اید نہ ندیا
شب کو زاری مری کھتی ہی یون بے تاب	کوی پوچھو تو کہ اس شخص کو زاری کیا
ہر مون سی مری پوچھی ہی وہ ہو کر خجائ	کیون کر اہی ہی یہ اس شکل سی جاری کیا
اسعد رطلہ کہاں جابی ہی ای بکے شک	کچھ خبر کہتے تو سہی حال دل زاری کیا
دلکی لگے جا نیو سونا زوا دین ہنسن	وہ ستمکار فقط ایک طرحہ داری کیا
مین جو بدلتا ہون تو پوچھی ہی وہ آب ہنسن	تونی دل حبسو دیا ہی وہ ستمکار ہی کیا
دل کو تہا می ہوئے چکا نہ ہی کیون کہو نہ	جرات ابسانس ہی میں شچی دشواری کیا
تراویں شکندل دکھنا میں جب	کسی کا زکا دل اب نہو کا

تو اسمن اور تو رہو  
 کہ ایسا شخص پہر سدا  
 وہ منشی کی بات تھی سو اس کا اٹنا پڑا  
 راہ جلتی جس طرح پاوی کوئی سونا پڑا  
 نامہ لی پر ابھی وہاں جا بیٹے میں خیر لگا  
 دیچو اسکی مرعی تابوت پہ تصویر لگا  
 وہ نہیں ہم میں کہ وہ جسی مارا ہوتا  
 بقرار سی سی ابھی منشی پکارا ہوتا  
 کراو سی شکل یہ حصہ وہ دو مارا ہوتا  
 سراوٹھا کراہی دیوار سے مارا ہوتا  
 ہنسی ایشو خنجر دیچک  
 آج اون سبکو فوج کر دیچک  
 اوک کا قصہ ہی مختصر دیچک  
 سوار گہر میں آیا سوار گہر سی نکلا  
 کرنی خبر کچھ اسکی عجز ار گہر سی نکلا  
 کیا کیا کشتی سے کرتے اتار گہر سی نکلا  
 تو تھنس کے یہ کہتا ہی میان فکر کرنا  
 کچھ حال سنا تا ہون میں شمس ترابا  
 کچھ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں وہ ہونٹوں  
 جسکی گہر کو یہ سمجھتی تھی کہ ہی گہر

کر کیا کر زیادہ مجھ کوئی تاب  
 بکھو جرات کو اپنی ہاتھ سے جان  
 جستجو میں دلکی پہلا منسکے جی کوٹا  
 نقد دل اپنا لگا یوں جرات اوکی ہفت  
 سینو سوخی یہ کہتا ہی وہ قاصدی  
 جرات انوہ ہو درکار اگر بعد  
 آہ کیوں کر نہ جدا ہسی وہ پیارا ہوتا  
 شکرم گہر سی کل آسی نہیں تو پیار  
 کل وہ ایک بار یہ بگڑا تھا کہ بس تھنسی  
 شکرم گہر الگ ہی تم اسکی نہیں جرات فی  
 کی کہیں کیا تری رض کا حال  
 کل پرستار اوکی تھی جو لوگ  
 شمع سان جسبی کی زبان دراز  
 کل اصطاف رحمت زوہ میں دامن  
 اب یہ خبر ہی تری بیمار کی کہ سبکو  
 در پر جو سنا جو جھکو تو چہرے کو میرے  
 غم و رو کی کہتا ہون کہہ دسی اگر اپنا  
 کر و برد اوکی کسی عجز ار کو چسکی  
 تو کیا کہون کہتا ہی عجب شکل سی جھکو  
 اب گذار نہیں اس شوخ کی در پر اپنا

کو چہ دہرین غافل ہو یا بندہ شست  
عمر زوی او تہہ گئے دنیا میں ہی ہم آخر آہ  
وای قسمت کہ رہی لوگ ہی اوس پیش وہ  
ترہوی ہی مری ملک اکہر جو اوس محفل میں  
ساری عالم سی وہ نہ اس پچھٹیا ہی  
بہ از کل جانتا ہوں چاک میں اپنی گریبان  
نخل کرتا ہی یوں دل میں خیال ابے جانا کا  
خدا جانی کر گیا چاکر کسی گریبان کو  
بہلا کی جو شش پر سیدہ خاطر میں لاوین ہم  
غرل ایک عاشقانہ اور ہی پرہ اس میں  
ہوای اتو نہ ہفت تری بیب رجوان کا  
بجای اتسک ہی خوننا بہت دل میں  
پہر درد دل سی آخر آتی بیار رہ رہ  
غریز و کیا کہوں رونا میں اپنی چشم کرنا  
جنون سی دیکھو رتبہ مری حال پریشان کا  
دل پر داغ کی حالت خرابی سی بیوی کی  
آیا اس ملک کو اور کچھ آیا تو بہرہ آیا  
نیک آئینہ ہم ہم جی کہان دل کہوں کر یوں  
تاشاہی کہ جن روزوں میں اوکی ادا ہوئی  
خدا وہ خوش تو اب لوگوں فی اوکی بندہ کی

رکھد زمین کو یہ کرتا بہین بستر اپنا  
زانوی عسم و لیکن نہ اوٹھا اس  
ذکر لاتی تھی کئی دھبے جو اکثر اس  
سوغضب مجید تو اوس فریکا طوفان بندہ  
آج جرات کو خدا جانی کہ کیا دہیان بندہ  
میں کلدار سی کیا میں دوانہ ہوں بیان کا  
گدار اجون کئی غلے کے گہر میں ہوئی تھان کا  
اداسی او کی صلی میں دھاب لیا نہان کا  
کہ ہی ایک دیکھنی والا بہرہ اپنی چشم کرنا  
ہر اہل درد کی شت جرات تجرہ عروجان کا  
کہ حبس کی ہو لکر موہہ اوس کی کیا ہوں  
عجب کچھ زنگ نہک اتو نہا ہی چشم کرنا  
کرین میں ذکر کچھ اچھین تہا فکر دار کا  
بہین کئی ہی دریا گر خورون پاتان کا  
قدیمو سی کو آیا چاک تادامن گریبان کا  
نشان رہے جاجون مائی کی ادھجی شتان کا  
کہٹانا وصل کی شکر بارنا زور جوان کا  
کہ خوش پرہارتی نیک ہی عرصہ بیان کا  
تو نا حق پر گیا تہا ہستی دل اور ست جان کا  
نردان جادی کوئی بیان کا نہ یہ جان او کوئی

بهی همی سوی سرتا لباس تن تنها عی  
 کبھی او سر دوتا تہا دھ کبھی لونی تہا کھون  
 مکر تہا کبھی سی بات کچھ ہر گز مکر مطمح  
 کچھ ایس گر گیا ہوش خان ہم کو جان کا  
 کیا اس عشق کی دشت کیا دیوار چار کو  
 ست یہ گہرا کر کہو اب گہر بندہ جا بکا  
 گریہ ہر دم کا غم کہنا ہی تو ایس بدون  
 دہان ہی آیا ہی جواب خط کو سی سنی ذرا  
 لوگ کہتی ہیں جو وہ بزار ہی تو ہی بنول  
 ایک سیج تو یہ ہے ہی وہ روٹی تو روٹی دوستو  
 بیت بلا دیرم میں جرات کوئی تہا تہا  
 نہیں کر نہ کار سوا جھکو جھسی ٹہر جا  
 کردن کر نرم میں ہر شیرا ہا ناکی  
 تری زبان جاوے گی گلی گلی کہ کو کون میں  
 کسی کا ہون گویا بگر گرا کی تری در  
 جو ایفصل میں جھکو تک ہوں میں جسم  
 گمان بکسی ایسی آب گر روٹہ جان میں  
 مگر کہ اب تری کھر میں کھلو کر نہ اتنی دن  
 چہرہ دیکھوں کبھی کو کون میں ہی نظر میں  
 جو یہ بہرہ کی ٹہندی نسس میں کھل گیا

دل

دل

بھیا ما خاک رہتا سہہ اجا مغلان کا  
 نہ تہا کچھ ہوش ہوشی کو ایسی جسم نہان کا  
 ہی دور زبان تہا اوکس نصیر مرد جان کا  
 نہ جی کو ہوش ہی دکانہ دلو صبر جان کا  
 عجب احوال کچھ ہی کل اس خانہ دیران کا  
 کوئی مر جاوے کبے کبے آیکا کیا جا کا  
 دیکھ لہجو ایت ایک دن ہلو غم کھا جا کا  
 میں نہیں ہوں آپ میں مجھ ہی کچھ جان کا  
 تری کچھ رہنی سی کچھ ایک وضع را اجا بکا  
 دل مری بس میں نہیں چھٹی روٹھا جا کا  
 اک سی بسکی دلون میں آگی ہر جا جا کا  
 جو یہ چھلین روون تو میری گھمیں کھو انا  
 تو یہ جھکو قیامت تک تو اپنا مونہ نہ کھلانا  
 بلا میں بہتری لی لون تو میری ماتہ کھو انا  
 تو یہ صاف ای بریو جاوے تو جھکو دونا  
 تو یہ جس طرح تو چاہی گھمیں جھکو دیکھنا  
 نہ صورت دیکھنا میری قیامت مجھ نہ کھلانا  
 تو یہ رہ کھو کو ارا تونہ در تک نہیں انا  
 تو ای شیرین زبان مونہ میری کھو ارا دونا  
 تو میری گری صحبت سی تو ایچ نہ گھلانا



رباعی یا غزل میں صاف ترانام ہر لانا  
 اگر اب ٹوٹ جادو یا دین لڑتی ہی میں ہے  
 پہرہ دن اشعار جرات کی اگر چہ حال اپی  
 جب مینی کہا اسی تبت خود کام دری آ  
 صبح سی عاشق کی تری حال نیت تنگ  
 ناصح مری رو کیا نہ مانع ہو کہ عاشق  
 انا ہی گر اس بار میں اسی کا تکلف م  
 گر دیدہ و دل فرشتہ کر چہ راہ چن بات  
 بعد مدت کی جو گہراو کے سمن لای نصیب  
 جہیز ہی کسی کے تثنیٰ چہ بے در  
 اکیتب او کو اکیلا جو کہیں پای آہ  
 قول پر اپنی نہ پڑا دو تو بد عہد او سی  
 آہ قسمت میں نہو یاری من تو ہسلا  
 وقت کلکتہ چمن ہم ہی کہتی ہر آہ  
 در در وقت ہی سدا شوقی طالع ہی ہی بنا  
 او کی بن دیکھی ہلا کیونکہ نہ کہیں ادا  
 اسکی مٹھی اوٹھتی گئے تھی او کی طرف  
 سحر برادری ہی گہرا طالع گر شدہ سے  
 ربط دو شخصوں میں سستی میں نہوی چراغ  
 بلا میں ناتون نے میرے جولی کھانا

لو اسی پیاری زبان کام تو میرا پہر لانا  
 تو پہر محفلین تو چکو نہ بھلا نا نہ بھلا نا  
 تو حرف زبانت میرا صفحہ سے مٹوانا  
 تبت کہنی لکا چلبی او بد نام پری جا  
 معلوم یہ ہو تا ہی کہ تا شام مریے گا  
 گر نہ ہو مری کام تو پہر کام کرے گا  
 تو بدہ کلرنگ سی تو جام ہریے لا  
 ممکن ہی نہیں جو وہ دلا رام دہریے پا  
 بات کر نہی نہ قسمت میں ہوا لای نصیب  
 سر کو رکھہ زانو یہ ہم کہتی ای دای نصیب  
 ایسی ہی قسمت بد مہنی کہاں لای نصیب  
 نہ کہا مہنی برے اپنی سے تہ نصیب  
 کیا کرے کو یہ کہا جا کے بر لای نصیب  
 کس بیا بان میں یا رب ہمیں لای نصیب  
 ایسی قسمت کو لگی اگل یجی لای نصیب  
 جو کہ قسمت کا لکھا ہو وہی دکھلا لای نصیب  
 وصل تا او کی کسی طرح سی ہو لای نصیب  
 دیکھیں کہ منزل مقصود کو پہنچی لای نصیب  
 سر تو مگر اکی ہی کہتی میں ہم لای نصیب  
 بلا میں ناتون کی لیتا رام دہریے را

چو باد آتی ہی صورت پیاری پیاری رات  
 کیسی و عدی یہ حالت بھی بہت پیاری رات  
 تری دین میں لانی ہی سخت خوار پیاری رات  
 تری چشم کی بہہ کی ہمیں بقدر پیاری رات  
 قدم ہماری ہی دن کو تو دم ہماری رات  
 مری ہی حال زبون پر یہ آہ زاری رات  
 کہ لو کہ کرتی ہی گرد آویں شکباری رات  
 کہ تا کہی نہ کوئی وصل کی سہاری رات  
 میسر آئی ہی ایسی ہی لاکھ پیاری رات  
 اسی خیال میں ہم جاگتی میں ساری رات  
 یہ رات وہ ہی کہ کہتی ہیں چٹوہاری رات  
 ورنہ دل بری بھی دیکھا گہرے کہین  
 اتنا آتا ہی نہ وہ چوڑی جھلائی کہین  
 دل غمخوار ہی بوجہ رہا جا کی کہین  
 دل سودا زدہ ہو لیو چلا کی کہین  
 کہی کچھ مائی نہ تھا اوس کی کہین  
 گر بی جوں گل پرودہ نہ مہا کی کہین  
 کہ کالی بیڑاں ہی چہ اوٹا کی کہین  
 بستہ دگ سی لگی ہی چہ کہا کے کہین  
 مشورہ چکی سی کہی فحیحی بوا کی کہین

پری تڑپتی میں بستر یہ امن بہ بہری  
 یک ذرا یہ چھٹکتی ہی دل دھڑکتی تھا  
 اگرچہ دن بھی گئی ہی بری طرح ویلے  
 سو کو پارہ بستر نظر پڑا نہ کہین  
 ایسی کی وعدہ یہ یوں نور و شب بھی ہی  
 صدای شب نہیں بوجہ تری عاشق کی  
 تری دین میں یہ کیا جانی کیا ہوا صبح  
 الہی پہلی میری تن ہی جی روانہ ہو  
 جدا ہو ہی ہون جو اوس سب ہی تا دم صبح  
 یہ مائی آنودہ صحت نہیں ہی خواہین ہی  
 شب فراق کی سطح سی ای جرات  
 چوری چوری میرے لگا دی گئی کہین  
 ضبط حشمت ہی کچھ ہی دل دیوانہ فرد  
 کچھ غم میں نہ کوئی مری پس وای  
 صحت پیری اور خوف ہی جہوسون کا  
 آشنا اپنی ہی وہن دہونڈی اٹکی میں  
 دل ڈرے جواب آیا ہی تو ہر کچھ بس  
 خوف اوس نرم میں دل کی حضانہ ہی  
 کہ تک کہی غم آنودہ ہمیں ہی کہین  
 وضع پڑانی ہی جی کی کوئی ٹکڑو بس

چو گنجیستی بن اوس زمین شری هم  
و بهمنو چو گنجی دنان می نه بکلو ایو تو  
کی ره عشق مین بختی جرات سی دغا  
لگی کلیسیا قست ایما نازنین بنین  
کیا رنگ کی ده کبی هی جو تک لک جسدون  
پهلومین کیا کهین بکزد دل کاکیا هی تک  
فرصت جو پاکی کهی کهود رد دل سوا هی  
اتش سی پیکر هی مری تن مین نه  
اوس بن جهان کچه نظر اتا هی اوری  
کیا جانی کیا ده اوشن هی لونی هی پیکر  
سنتا هی کون کس سی کهون در دیکسی  
بر خیزد هی بطف شب به سیه باغ  
و کیمکی راه کبکی هی کیا جسدون سی جی  
طوفان گریه کیا کهین کسوت بهمنشیر  
جبرت هی چو کهون که هی جرات ده چین  
شکل دو دوسوی چو منی مکو دکلا هی بنین  
اس دل دوسوی سی کیون کم بهای کی دوزور  
بر جگه جانی سی میری دلیک کهون کتی بوم  
گریه نهون کا تهین تو اور خوکا بقرار  
او کی جانیسی مری دلیک نهون کچه اوریج

که دلا کیچو سیاه دانه جان کاکی کهین  
بهو لسی ست بهوس پون دور اکین  
چون چلا جای سیکو کوی بهشلا کی کهین  
هی هی خدا کیو اسطی مت کر نهین بنین  
بس بس پری بهوشق بهی اچنه بنین  
کس روز اشک خونی سی راستین بنین  
ده بدگان کهی هی که بکو نصرت نهین  
جلیبی که روز برو ده رخ نشین نهین  
گویا ده امان نهین ده زمین نهین  
یون اور کیا جهان مین کوی حسین نهین  
هم نهین هی کوی راهم نشین نهین  
اندیر بر پیکر که ده به حسین نهین  
ده روبرو جوی دم دایهین نهین  
موج شنگ فلک بهمن نهین  
جس بن فرار جی کوهاری کهین نهین  
کل سی کل مین مین کل آج تک ای نهین  
ایا دیوا به ای که بکوه سو ای نهین  
مین تهی دیکتا بهی چون به جای نهین  
اس مین رسوای هی کچه مینی رسوای نهین  
هی هی حسرت که کهون بخت اجل آبی نهین

خونک او دہی خواہی رچا عجم کی حکمتان  
بات گر کرے نہیں بس منی مٹی رہو  
مین جو کہ چین تراہون حمیت کہاں  
کہ ناشی عشق کی فزا دجسون ہی تھی  
ہی اسیر دام الفت جیسی بہ ای دوستو  
رکھون ایک قطر خون دل کا من کیا جسد  
دید کا طالب ہوں تو منہ نہ کجی جرات  
کس دن غم فراق ہی چشم اپنی تر نہیں  
دلو خدا ہی جانی کدہ ہی کدہ نہیں  
آب انتظار صبح میں آنکھیں پر نہیں  
شمع و چراغ لاٹھوت جڑ پر کوٹھا  
سب پر من التفات و عنایات کی  
بہش کی بادہ نوشی کا انکھوں میں خار  
جاوین چین کو کیا کوس سیر گل تو ہی  
جی جس کا چاہی آئی کہ صحرائیں میں ہم  
چون آئیں انار مری نخل میں ہن آہ  
رونا ہی آہ یا کوئے طوفان ہی بلا  
جرات کی بات بہ خدایان لی ذرا  
کیون دلا ہم ہوئی پابند غم یا رکھو تو  
ہم تو کہتی تھی نہ عاشق ہوا اب آنا تو

کچھ قیامت ہی تری یہ سہوہ آرا ہی  
شکل دیکھلا نیگو تو مٹی قسم کہا نہیں  
صفت فی الجس کی باری یہ چھلا ہی نہیں  
ہم بھی دکھلا دین دلی کو ہی ماشا نہیں  
کون سی دن سہ ایک آت ہی ای نہیں  
عشق کا ایک طعنت او کی گہری نہیں  
خاک دیکھی گاتری انکھوں میں نہا نہیں  
کس رات دل بغلیں مری نوکر نہیں  
کسی خبر کہیں مہن لے خبر نہیں  
کیا اس شب براق کو یا ربح نہیں  
جلی کو کیا ہمارا یہ داغ جگر نہیں  
ایک جسم کی ہماری ہی اوپر نہیں  
ہم خواب تھی میں تو ہمسی کمر نہیں  
بازو میں اپنی قوت پرواز نہیں  
کچھ روک دو تو گہاں نہیں دیوار نہیں  
جڑ شعلہ و شدر کوئی برگ و ثمر نہیں  
کسوقت خوش گریہ ہی خابہ نہیں  
دن و صبح کے کمرت بد اذگ نہیں  
اب ذیت میں بہلا ہم میں گرفتار کو  
جا کی ہم روئے میں ہیوں پس نوکر کو





<p>کر کہوں غیر سے پہر ربط ہو تجکو کیا          سدا اٹھانا تجھے بالین سے دشوار ہو آ          پوچھو لڑکھنوش کا سبب اسے تو چھوٹا          ہم اسیر ان قفس کیا کہیں خاموش ہوں          ہاتھ اٹھاتا نہیں گر عشق سے بن کر واضح          کر کہوں نام حنا لگتے ہو کیا تم بھی پہلے          میرے ملنے سے کیسے جو کیا</p>	<p>دل کیا بُرا مان کے کہتا ہو بھلا تجکو کیا          کیوں دلا بیٹے بھلے سے یہ ہو تجکو کیا          گر خفا ہوں تو میں ہوں آکھو جا تجکو کیا          راہ لے اپنی جل اری باد صبا تجکو کیا          تو نصیحت سے میرے ہاتھ اٹھا تجکو کیا          تو یہ کہتا ہو بھلا ہوں تو بھلا تجکو کیا          تو نے اس بات کو سکر نہ کہا تجکو کیا</p>
--	---

ترسیع بند

<p>نہ کیوں کہ روئے زانو سے غم پہ سر کو دہرے          خبر جو ہو رہے اسے تو وہ کچھ نہ ہے</p>	<p>بغل میں کیوں نہ دل اپنا تر پہ تر پہ کے مرے          سو اپنے حال سے آگاہ کون اسکو کرے</p>
--	---

<p>نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نہ نامہ بر          کسے نہ یکسی نہ میر نہ خبر</p>	
--	--

<p>غم فراق سے میں دکھ یہ دکھ الم یہ الم          سنائیں کس کو کھوں کون اسکا اپنا غم</p>	<p>جگر یہ داع مرہ اشکبار ب یہ جو دم          نہ کوئی یار نہ کوئی رفیق نہ ہدم</p>
---	--

<p>نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نہ نامہ بر          کسے نہ یکسی نہ میر نہ خبر</p>	
--	--

<p>د بال جان ہوی اب تو زندگانی آہ          یہی خیال گذرتا ہے اب تو شام و بکاہ</p>	<p>غم فراق سے ہر سخت اپنا حال تباہ          عجیب طرح کی نصیحت ہم پہنسنے آہ</p>
---	--

<p>نہ قاصد نہ صبا نہ مرغ نہ نامہ بر</p>	
---	--



کسی زبیکسی مانھی بر د خسرے	
نہ آئیکسی سی امید اور نہ جانیکا مقدر	فریب گاہ میں جسکی بی دہ مہسی سی دور
خبر جو ہو پوچھی عاری اوسی سوکیا مذکور	شر پتہ تر پتہ کی اوی نہیں جان دینگی غم بخور
نہ قاصدی نہ صبا کے نہ مرغ نامہ برے	
کسی زبیکسی مانھی بر د خسرے	
ول اپنی بس میں نہیں وہ پرانی بسیں	چہی وہ صفا ملاقات تھی جو آپس میں
کہان رہیں وہ پیام سلام کی بسیں	نہ جابی وہان جو سیکو نہ ارون بسیں
نہ قاصدی نہ صبا کے نہ مرغ نامہ برے	
کسی زبیکسی مانھی بر د خسرے	
اھی ایسی جینی سی بہتر ہی کہ موت آج	خراق یار میں کوئی کہان ملک غم کجا
گر یہ کہنی کو بات اب زبان پر رکھ گئی نا	وہ رسم نامہ پیغام تو کہان اسی وا کے
نہ قاصدی نہ صبا کے نہ مرغ نامہ برے	
کسی زبیکسی مانھی بر د خسرے	
پڑتی تری تری میں بستر پہ اپنی شام چکا	کوئی نہیں جو کہی درد دل کہہ و بگیا
سناہیں کو غم اور اس سی جا ہی کون	جو صبر نہ گذری جی ایسی وہ کیونکہ نواک
نہ قاصدی نہ صبا کے نہ مرغ نامہ برے	
کسی زبیکسی مانھی بر د خسرے	
نہ یہ خبری کہ کیا وہان نراج شریف	نہ درد دل سی کوئی مایکدم بیان مخفیف
وہ سمجھیں کو کہ پہلا اور ممالی میں	پڑی میں اتجو کوئی بیکسی میں ناز و محبت

<p>نه فاصدي نه صبا نه مرغ نامد بري کسي ز بيگي ماني رو خبري</p>	
<p>نه تن ميناب رطيفت نه دليمن صبر و قوا نه کوي ديب کي نه کوي جسي نه سطل و دوا</p>	<p>نه باس هجي کوي لهر مين بخر و دود و دوا نه دود ستدري کوي نه يار نه غم خوار</p>
<p>نه فاصدي نه صبا نه مرغ نامد بري کسي ز بيگي ماني رو خبري</p>	
<p>بغير حسرت افسوس پاس کي نه نهين آه بي بي حال تو جسي کي آتش کي نه نهين آه</p>	<p>غم فراق سوا لبي پاس کي نه نهين آه به واقف او کس کي ده فاق شناس نهين آه</p>
<p>نه فاصدي نه صبا نه مرغ نامد بري کسي ز بيگي ماني رو خبري</p>	
<p>تهبي اب شاک بهاني جسي چشم تر کي نه نهو ده گهر مين تو ديران لکي نه گهر کي نه</p>	<p>بن او سكي آي مين زندگي نظر کي نه هو انبي خبري کي او سبي خبر کي نه</p>
<p>نه فاصدي نه صبا نه مرغ نامد بري کسي ز بيگي ماني رو خبري</p>	
<p>جو اجني به کوي آنکر کله و بيگاه غريز به تو بتا کس کي به بهي اي اکا</p>	<p>کله جسي کي لبي به به تير حال تبا تم هم به زور کي کتي مين کي نه بهو آه</p>
<p>نه فاصدي نه صبا نه مرغ نامد بري کسي ز بيگي ماني رو خبري</p>	
<p>نه راه مهر نه سلامي بهان و نه رشک سر</p>	<p>نه هم من انبي جرات کجا مين او سكي کله</p>

اگرچہ آن بنی سوا سید اپنی جان ہی پر | ویسے سب سے چوکیے اسے ہو کیونکہ منبر

نہ خاص نہ صبا کہ مرغ و نامہ بر  
کسے نہ کیسی مانبر و خبر

<p>کرجہ طے دیتے ہیں اب لوگ بہت سے مجھے کہ نہیں جنبش بدگوں گرجا جاتا ہے جی کیا غضب ہے دیکھنے کو جیکے بہرہ آؤ نہیں ست گرفتار و نہ چہ چلا دوز اسو سوچو یہ بات ایک اور کے گمانیکے لئے اسے اضطراب نبضیں جھٹ جاتیں جب کہنا کہ کیا مجھے جستجو کسی میں جاتا ہوں میں جرات جا</p>	<p>چن پرانا نہیں کہ اس کی تیرے مجھے کچھ بڑے آثار آتے ہیں نظر سے مجھے آنکھ دکھا کر دو دو لٹا دے پہرے مجھے مجھیں کیا ہے جو رہتے ہیں سب گھر کے آہ کس کس کے لیے پہرے تو دیر کے مجھے یاد آتا ہے کہ چل بس چوڑھی دیکھ کر مجھے دھوڑتی پہرے میں جواب اسٹا میرے مجھے</p>
---	--

و ل

<p>پہرے میں چون صبا ہم آہ خانہ بجانہ کو رہنے دے یہاں کرتا خانہ بجانہ کو کو نازد کرشمہ کی سپاہ خانہ بجانہ کو کو اب تو ہو ہی اسکو راہ خانہ بجانہ کو کو پہرے میں تو خواہ مخواہ خانہ بجانہ کو کو اب تو ہی اسس کم کی چاہ خانہ بجانہ کو کو سنا یہ فکریہ و شکلیہ خانہ بجانہ کو کو آئیے اسس سے داد خواہ خانہ بجانہ کو کو</p>	<p>ہو اب اسکا جودہ گاہ خانہ بجانہ کو کو اسکی گلی کو سیہ مت نہ اٹھا میری چلانی کیونکہ نہ قتل عام ہو سکتا ہے بہرہ آمد و رفت اسکی یہاں تہی جو نقطہ جنگی ہے جو جستجو دل ہی میں ہے وہ خبر بارے ہے رشک اچھا تو ب مردوں کہیں دید کو جائے نظر و نہ ہی سب جہان پر شکوہ یا رکس سے جین چکے کروں کہ لوگ ہیں</p>
--	---

سج کہو تم کہاں تھے جان خوب پہاڑ میں	میں میرے قول کے گواہ خانہ بجانہ کو بکو
میرے اور اسکے چاہ کا اب جو چر ذکر ہوا	سنتے لیکے تاجخانہ بجانہ کو بکو
سنکے یہ بات ہر کہیں کہنے لگا وہ جین	کیوں تو پہرے ہی رُوسیا خانہ بجانہ
کیا کہوں جگجگات سوچ بھی جو درویش ڈھونڈ بھی میں کسکو مہروا خانہ بجانہ کو بکو	
خبر لے ای سکر کیوں جو دشمن کی بوجھا	مفضل کیا کہوں لاوا میں ایلیم کے مہا نکا
جو دیکھتے ہر نظر صورت نہیں یہ کام نکا	ہوا ہی ایتو یہ نقشہ تیرے بیمار سحر نکا
کہ جس نے کہو کر مہم نکا دیکھا بس میں نکا	
بس اتنی بھی بے پروا یاں تم ہم کو دکھلا	وہ پرواز اور میرے چھپرے دھیان میں لاؤ
اسیر یہ ہمگیری اور یکسی پر رخصت کد نکا	تقسیمین جعفر و مجاہد سے کچھ قربات کد نکا
بہلا میں یہی کہی تو رہنے والا تھا کد نکا	
کیا وہ باسرو سامان جو خباں کے محمدین	کیا وہ رشک صد بستان جو خباں کے محمدین
کیا وہ غیوت خباں جو خباں کے محمدین	کیا وہ فتنہ خباں جو خباں کے محمدین
تو کس لئے نہ اسکو وزن دیوار بجا نکا	
رہس ہر دم کے ہر عشق کے نشتر زباں پر	ہر ایک جا شک خونی سے نشان اپنے امان پر
ہیں جو جنگل گل کو ہستان جو گلستان پر	بجائے اشک جو خون نابخت دل جو گلستان پر
عجب کچھ رنگ نہ ہنگایتو بیاختیہ کیا نکا	
صدای ہر کون جیسے لے اکھوں سے بہتا ہے	سیراہ خانہ تن و دستہ میں جی بھتا ہے
لحاظ اب اپنے لیکھانے کا نہیں کچھ سکھو رہا	مجھے کس قسم میں فیض کچھ خیر کردہ کہا رہا

	چلا تا ہی ہر کوئی محب کچھ طور پر مایکا	
چو پہر مذکور اسکان کے وہ کوئی رہتا ہی	نظر جو اسکی وقت میں میری حالت پر کرتا ہی	دلی رسوا ہی کا اپنی جو اسکی دلیں خطر ہی
	کرے ہی دارجب کوئی سے حال پر پائی	
شک چشمہ کا گرنف دیکھ تو ہی عنائی	دل مجروح سینہ میں کرے ہی سخت تابی	گرا ہی جی جیہ زخمی تو ہی اکبہ نکو بے خوبی
	اب اس کہاں کا طوطا آہ پشاید کوئی مایکا	
نہ کیا فائدہ مطلق کے گو گلہ پیر ہے	یہ درد دل سے آخر اپنے جیاد میرے	رہیں درد و الم جو اسکو رہنے سے سد اکبر
	کرین ہین فکر کبہ اور اب نہیں تھا طوطا	
ہر اس کے دیکھے کا شوق جو اکثر رہتے ہیں	گزارا ہم اسیر اسکا ادھر سنکر تر رہتے ہیں	گرا ہی کی توک عیسے ہم مضطر تر رہتے ہیں
	کرے ہی افسوس سے روزن و دیوار زندہ	
نہ با ہم پانچنے خلاص کے صاحب لاریت	کہوں قسمت کی کیا خوبی عجب طالع کی شہرت	دیا ہی جو کسو پہننے دل عزیز دیکھا قیامت ہی
	نہجت میں بگڑا ہی یہ بین کلام ان کا	
نہ کبہ مذکور ہے سکا زبان پر لاسکو ہون	نہ با ہم نامہ و پیغام ہی فرج جاسکو ہون	نہ کبہ اپنے اب اسن و لدا ہر کوئی ہون
	نہ زبان کی صورت سے مایکا مایکا	



خدا جانے کہ کبر و گردن صدف پر سی لہوین سے	نہیں بیجا جہا ظالم کہ جگر جی تک جو سے
مگر تانا صحبت اور کار کا جو جسے پر کیا مجھ سے	تانا اس کو جن روز زمین اس کے اور تانوں سے
تو ناحق پر گناہا مجھ سے دل اشتیاق کا	
نہایت اشتیاق بر مین جب کی منت و داری	تو بہر تقدیر اپنے مجھ سے بے تقدیر کی بخشی
وے یہ قسمت بد کی کہو نہیں جسے کیا خوبی	ہوا وہ خوش قیاب کو کون اس کے بد سادھی
نہ وہاں جاوے کو ہی کیا یہاں اس کو کوئی گنا	
نظر آئے کشت کاں کو کی اسی یارو	کرے وہ ہمہ دی اس کے سخاوت اپنی جان پر
سخن کا جو ہو وعدہ فکر کے مانوس سے کہو	نہاں سخن مین کون جرات کے مقابل ہو
یہ روز کے سخن بھنسا ہوا پھر نیر و دل	
و اسوخت جرات	
یارب اندوہ جدائی سے تو نہ بہتر	کدو سے خم جیسے تو بس جیسے گدہ نہ بہتر
بحر الفت مین قدم گاہنیں دہر نہ بہتر	جو کنار اہی اب اس سے گدہ نہ بہتر
رفتہ رفتہ ہو اب بدقت مین عزت	سوچ فزین میں با جس کے دریا عین
میس فرما دوسو اس بحر مین لاکھ ن تبرک	یہ گئی آمد آجائے کہاں جو خاشاک
آشنا مثل صدق ہو کوئی مجھ سے کیا خاک	حاصل ربط یہی جو کہ جگر جو سے چاک
تجہ سے جان بکرا اچھا	نکار پڑا اس کو کہیں تمل ٹرا
و لکھو چن مین بھجایا کہ او خانہ خراب	جان اس کو کہ سوہم کو تو نقش پر آب
جی لگا کر کسی بے رحم سے مت ہو تار	اب جو دیکھا ہی تو وہ آگہ نہیں ماند جان
کوئی دیکھا جو یہ مہمان نظر آتا ہے	ایک دریا میری آگہ بکھا جانا ہے

نہی  
بہتر

بی  
نہی

ے  
ے

یہ  
میں

و  
بہتر

ن  
ن



جس سکو نے کیا آہ یہ حال دل زار	جس نے تپا کر دوش ہون میں اس کی بار
اور کہوں صدا کی اب کشتی اوطاق شہار	واقف اس از سے ہی ایک سے یہ تپا ہزار
محوظہ تہ آتا کہ یہ دل تہا میرا	تاز کی پر گل خسار کب کیا تہا تیرا
ایسہ دیدہ حیران کے دکھایا تجھ کو	جسے اکا ہ نہ تھا تو وجہ تپا تجھ کو
دل کی مینا بنی نے کیا کیا نہ جھپٹیا تجھ کو	اپنی وحشت نے پر زار دیا تجھ کو
انہ ہر ایک سے در نہ تیری شہرانی	کل کی حیرات تجھے بات نکراتی تھی
تجھیں یہ خوبی گفتار کہاں تھی تو یہ	ایسی اہم کہیں کی رفتار کہاں تھی تو یہ
طبع عالم کی طلب گار کہاں تھی تو مجھ سے	استدرا گرمی بازار کہاں تھی تو بقیہ
سچ چاہنے سے تو یہ سو وار ہوا	کو شیر حسن کا ہر ایک طلبکار ہوا
اشفاق اکہ نہ غم غریبے در انتہی و اللہ	دلبر کے نہ کچھ انداز سے تھا تو اکا ہ
تہا یہ ناز و کرشمہ نہ یہ شوخی کی نگاہ	میں تو حیران ہوں نہ بچہ و کچھ کے سبجا
یہو فال ہے یہی ہوئے ہیں جہان میں محبوب	اپنی اس خوبی پہ نمود ہوا تو کیا خوب
جامہ زیبی سے کہاں زیبین تپا لباس	آتی محفل سے بدین تپا یک گللی پاس
کھو غمیر محل تپا تیری چتون تھی اوداس	پاس ان سب کا ہوا بیشی سے یہ پاس
اب جو کچھ اور بات تو میں بھیجنا ہے	گر یہی بات شہر میں ساری تو سنیر
مل نعل پاس سے میٹہ نہ بیٹہ اک نہ آ	ملک پہ کچھ نہ ہون کے انہیں گریہ پٹا
پس سے یہ اتنا ہوتا انہیں پاس تھا	برہ تو کچھ کہنا اسکا تو اوسکے گلا

ایسی محبوب سی دل لگاؤں میں مگر جو کچھ تو لی دکھا مایوس کیا دن میں	
چشم پوشی نے تری بوسجایا ہی چارو دم موم ہو خوجان حسن میں جسکی	کہ لگاؤں کسی ایسی محبوب سی جی مازی سی جوار زدہ کری دل نہ کہی
قد قیامت ہونچ آفت ہو ملا لکھا چوتھوں میں شیرارت ہو کر اندھ لکھا	
سی پی یادوں ملک کے یہ ہوا سی حب ہو دی ایک حسن کے تصور کچھ تیرا	حسن کی بصر نہ کہیں کج جای دل جس پر نہ تھا نزل کا کج
جبکہ ہنس بول کی دھمکی جاہل ہوئی سوج کر دلیں پو کچھ اپنی کو روئی	
بال بکری ہوئی بر دیکھی جو اوس گل کھڑا اور نظر ای جو اوس جبین کا ماہا	جی بکری نے لگی ہو حال پشیمان سرا عقل دین کہو کی تو سر دخی میں سین
تبع ابرو کی جو دریا کری برائے پڑی تو ایسی مارا کہ نہ ماکلی پانی	
چشم وہ جادو بہری جگو اگر زمین نظر اور سار بہری ایسی ہوا ترسک قمر	شکل گرس نہ ہی اکھنوں میں کچھ زہر جان دی دیکھ جنہیں اوستہ ہی بہر
میر سی اور سی اکھی جو کوئی نہ لانا ہو دی روپ تو ایسا کہ کبھی نہ کبھی	
کان وہ کان ملافت ہون کہ دیکھی تو اگر	صورت چل سیسی کچھ تر جی انجی خبر

میں دیکھو یہ ہو گا سا کہ دیکھی تو اگر	سب کو مونہ آئے ترا جون گل پر مردہ نظر
ہو پہن بلی کی ایسی ہی کہ جو دیکھی تو	غم خدا جانی لگی گیتری بلی جی کو
میں ایسی ہو کہ دیکھی تو یہ ہر حال ترا	لوگ کیا جانی لالا کے سونگہا دین کیا کیا
تس پہنوں کی ہر کسی پہن چاہتا ہے	کہ جو دانی سے بھی جانی نہ دل کا ڈر کا
اوکی بوس میں لون ڈھینک بھی	تکھو دکھا دن میں انارکینم لاون
غیب عجب در چاہ دقن اوکی نظر کھو جوا	غوطہ تو تر تھکر میں طرا لاکھون کہا ہے
کردن ایسی کہ صفا کوئی کیا اسکی پاس	دیکھ کر جسکی صفا صبح کی بھی پوچھتے
حق تو یہ ہی کہ کلا کھو دکھا وہ دلو	خون ناحق کوئی کردن چو ایسی
دیکھ کال اوکی تھی کہنی لگی اہل نظر	دیکھتا کیا ہی کہ یک ن میں پر دو نو چہر
شورش حسن خورشید بھی کہہ لوی ہر	ماہ کا دیکھتی ہی نہ کسی ہٹ حای جگر
بوسی دیدی تھی بھکڑوہ بال کی	باری غریب کے تاجون ملو نہ لال لڑکی
ساعدا باز وہی ایسی ہونہ ناز کا دست	شاخ گل ہو منہ اسکی ہر اسچن
ہر ہر گشت تبارین کا ہر عالم تا دست	جوش سی پنجرہ جان حوی دیکھ کی است
سیرت ہر کہ جو گلشن میں ہر گل	ہندہ میں اپنی ہوا وہ رتہ ہل ہیا تو

سخت اور ابھری ہوئی ایسی ہو کر تڑپا ہوں ترنج چمن حسن ہی اون پر حیران	کھینچیں شکل ہم ہون انار صفت دیکھ کر دست بدل ہوں چنیدنی جان جان
پہر کرنا تہ زنی او کی چوندا لونی ماری حسرت کی تو تھیا سوا جانی کوئی	
شکم ایک میدہ کی لوی سا اہلیا تھا دیکھ ہی غور سی او کو جو چشم انصاف	لوح سین کو سی جس طرح بنا لادی تھا صورت چشم نی دیکھنی کو او کی ہات
گور اکور ایڈہ کم دیکھی تھا تو پیٹ پکری ہوئی بہر تابہری تھا تو	
وہ کہ جیسی کہ دہستہ رہی تار نفس دیدہ خشکو بھی دید کی خشکی ہو ہوس	ہوں سرین گول بہری انین ہوں سی لکڑ ساق پا ہوں بہر بلورین جو اونہیں کجی
بیٹہ کر دست بخت سی ماون کیا کیا تنھکو دکھلا کی مین چون شرح باون	
باون وہ پاون ہوں او کی کہان کو باون اوجہ باون مین او ہا دن تو عجب لطف او ہا دن	کبھی سہلا دن کھ پکبھی کہوں کے لکان پہرہ لطف او ہا نا بکھی تھلا کی دکھا دن
حسرت وصل دکھا دی تھیں نائی کی خشکی ہی نام سی اذکی تو ایادین کے	
کھنکھو ایسی کہ ہر بات بچو او کی اعجاز کہ گدے دیکھی سی ولین ہون ہویدار	گر می عشوہ دانداز ادا ہو او زنا ہوئی ایک حسن کی تصویر کبھی خوش انداز
گام کی دہست می حسن ہوس کرے	

اپنی کہت راکھو صاف دیکھو

ظلم جو تونی دکھایا دکھنا ورنہ ظلم  
چاہی اپنی تھی ایسی ہی بہلا ورنہ ظلم

اوسے ہونے سخن بجو جلا ورنہ ظلم  
اپنا دل نہ دکھو نہ جگہ کر ہونے ظلم

کہ میری یاد میں دن رات تو فدا دے کر  
ایسی یاد دینی دلاؤں کہ نہت یاد کرے

رشتہ ربط ہر ایک شخص سے میرے پاس ہے  
تونی ناحق کا کھانا لا چو نہ کہہ راہ ہے

ساری عالم سیر تری واسطی چو نہ پورا ہائی  
تجربہ سوا اور کسی سنی تھا نہ پورا ہائی

کیا ہوں دلی میری گفت وہاں کسی  
ہت تری غرقہ انداز کی ایسی تھی

جہاں جہاں جہاں جسکی میں ستا ہوں  
بیوفائی کی اس آغاز کا میری انعام

تونی سمجھ کر پراگسی ہی اس شخص کو کام  
جو ریاں خلدی کرتے ہیں جی کو سلام

ظاہر ابون میں بھین بھین دل سید ہو  
چاہی چاہی والا گوی پیدا ہو

بہولی ای عہد کن جگہ وہ کل داردا  
بتری نظرون میں نہیں گھر مرا غوغا

دل سے جھوٹی تونی جو تھی تول دسرا  
نہر غم دور دجہا میں ہونے گوارا

زنگہون پر زنگہون محبت میں ہی  
توی نہر تو یوں نام کو جوائیں

سو نہ سہی کہت ہوں اچھے دلی کھلی آہی

عشق کی کہت میں میری آہیں بندھی

دل بگر جان غم عشق من کو بیٹھی ہم  
 رونما آتھی عین رونی پہ اپنی ہر دو  
 جھٹھج نقش قدم پیہ کی پہرہ دہریکی  
 نہ عاشق کی دریا کا کس تہل بیٹھا  
 دور دور آنا ہر اہل تہل بد لکھا تھا  
 جس ملک دل مذا تھا تو پہرا کر فی عشق  
 جرات ایک اور غل کچی تازہ اث  
 کو چہ یارین جو ہوئی سو ہوئی ہم  
 انسا تو قصہ یہ ہی بہان سنی لوٹھی ہرگز  
 پھر تو جہ نہیں ہی کہ بہان اوین کے  
 اچ جتنی تری کو چہ سی نہ ہم جاوین کے  
 کہی ریش کہی غصہ کہی پیار اور خفا  
 دل کو اوس بات کو سی لگا کر جرات  
 کہ کہی خاک کہ نہی ان پر چکل سی شرم  
 سجدہ کاہ جس ہو جاوی ایہی میرا نزار  
 از کہ کر دہ نشہ من تب تبت خالکا  
 خاک کو تری ہی پا تو ہی اوام ہے  
 ہر پہلا تری کا اہل دنیا کے حضور  
 جرجانی خار سیلان پر دیا ہو گیا ہے

دل

دل

یکسی دیکھو کس طرح ہی ہو بیٹھی ہم  
 بیان ملک روئی کر انکھوں کو کچی بیٹھی ہم  
 تیری کوچی ہی کی اب پوری جو بیٹھی ہم  
 پہلی ہی موج من گد بار دو بیٹھی ہم  
 اب نہ اونکی میان خوش ہو لو بیٹھی ہم  
 ہی دل دی ہی بس غمزدہ ہو بیٹھی ہم  
 شک ہی چھلی تو اشار کو دو ہو بیٹھی ہم  
 بد کو دو تو نیک کو بیٹھی ہم  
 الکی تم دہنی دو یا رہنی یا رہنی ہو بیٹھی ہم  
 ایک دن الکی تری بزم من گو بیٹھی ہم  
 مستد رنی پہ ای غمزدہ جو بیٹھی ہم  
 نہ ہی دیکھی من الکی جو بیٹھی ہم  
 ای سباحت و آرام کو کو بیٹھی ہم  
 ناری جو کہنی جو بستہ کل پر قدم  
 یکجاری تو اگر رکھی فضل من قدم  
 جام می گاہ اور گد شیشہ دل قیام  
 ت گد آنا ششہ بی رکھ تامل ہی تمام  
 رکھو تو ہر نہ صحرای تو کل کے قدم  
 سرخ ہو جاتی ہی جھنکی سر کل کے قدم



گر کردن بین دین و دل تو دل تو دل تو  
 هی به شکل جو عین کسبت بخوردی بسم  
 دل مرا ای یون نوک شنه پر بولا  
 ساقیا جام ندی بگوخی گلگون کا  
 دل صد در خنسی کرتی من جلا دخی طلب  
 جان دایماند دل و صبر گنویا بمنی  
 بنین معلوم کردی دل به غضب تو پرا  
 تو اگر بودی ز جنت من تو ای یاسین  
 همی چن کها پرده آبیان مک  
 چپ برین پونج کی منزل یک نامد جگر  
 ای پهلوی ده جب او به کی جلا ای جرت  
 جس جگه جاتی نظر آجاستانی تو محی  
 چون یکو جیتی جی کا ری گوی سو و سق  
 و ای شمت جس گدی تانه او نهی خیال  
 عشق کی تبی جی ای تانک جانشینان  
 نیم من ای کلرد چین من جاد من گدناغ

دله

دله

تو بهی ای جرات نهی ده بجامل می قسم  
 بود سری تیری و کیه تے من تیری هم  
 حق تو به بات هی کجه کهنه من تیری هم  
 یعنی مخور من اوس کس مخور می سم  
 جیستی من عیم سل خانه رنور می سم  
 جی جلا منی ترون عشق من بخوردی هم  
 یک یک بوی اهل جور بخوردی سم  
 کجه هرگز نه ملا دین پوی و دور می سم  
 کیا کسین باغ خاک دل محور می هم  
 شور کرتی جوی ای من بیت دور می هم  
 او کما مونه و کیه ای من جی محور می هم  
 دل کی مینا بی ای پیری ای جی محور می هم  
 خانار یک من تهم من ای هم محور می هم  
 خواب من بی اب نظر تا جمن کو محی  
 ای بیستای من کیه دیکسی تویت جی هم  
 کشتن تصویران آدی شکل کی بوجی

انشا

انشا تحسین حکم آتش الله تعالی فرزند احمد حکیم شاه و امیر خان موم کلای آباد  
 احباد اسس بندگی کی شریف زاد و دن بخت شرف کی می بین هر زمانه امیر  
 الامه از خواب خود انقار الله جل جلاله کی میراث الله تعالی بادر زبیر خلیل

فیل ملک شہر تیسوی دار و حضرت دہلی کی ہوئی یہ شخص بادشاہ اور صاحب  
 قوت اور جوان مرد تیا کہی ہیں کہ ایام حکومت سراج الدولہ وغیرہ حکام بگالہ  
 کی اٹھارہ ریخہ فیل فیلی نہ میرا شاہد خان صاحب کے موجود تھی انہیں ایام  
 میں اتفاق تولد میرا شاہد کا بیچ مسد آباد کی ہوا یہ شاعر مجاہد قدرت علوم  
 ستارہ سی ہی بہرہ اندوز تھا اور فن طبابت میں بھی مہارت رکھتا تھا طر قضا  
 اسکی حدتہ شاعر فصاحت افزہ محمد میر سوز کے مشابہت رکھتی ہی گردنگ  
 پن ہی مضامین اسکی سی جنسی بدوزمرہ اور گفتگو اس شاعر کی ظاہر اور باہر ہوتی

ی دریافت ہوتا ہے

## انخاب غزلیات دیوان نیشا امیر خان

<p>اگر نہ جھجھی تو اگر لپٹ گیا ہوتا          کہی ہی خندہ قفل بسم گل دیکھ          ہزار حریف ملا جائیے میں ہمای وہ ماہ          دل رمیدہ لگاؤٹ فی تری تہ لب          بشدت ایسی ہی ات تھا ہوا تہا رات          حل کی آگ بجھی جسی جلدہ شی لا          قدم کو تہہ لگاتا ہوں دیکھیں گے چل          کل کی داوی جشت کی دیکھتے و محسن          اگر اجو تہی فراد کی کہیں تہ          زناکت اچس کی یہ بکھڑی کی دیکھو          تم جو کہنی ہی بجھی تو فی بہت رسوا کیا</p>	<p>تورات تجسی راجی ہی کہی ہوتا          ہنسی کی ماری رلام لوٹ گیا ہوتا          دگر نہ رات کو سب دولٹ گیا ہوتا          جہای یاری تو کاشش ہٹ گیا ہوتا          تم او سکور نہ ساقی تو چٹ گیا ہوتا          لگا کی برہن میں ساقی مراح می لا          خدا کی دہلی اتنی تو بانو مت پہنلا          کہ زور و دھوم ہی آتا ہی ناہ بے سلا          بدرون کوہ سی کل صفت داو دلا          غم صبح جو چہر جوی رنگ جو مہلا          کیا گنہ کیا جرم کیا تقصیر مینی کیا کیا</p>
---	--

۱۷  
در ابط باعث سبب موجب کشته ای  
که با کسی سببی نگذاشتی که سببی  
که به پیشانی نام او سبب کشید و وضع  
که می ده یا سبب یا نصرا یا وجود  
شیخ می ده یا سبب یا مفضل می یا سبب  
بی جوان سایا ده و مرده که بود یا یا  
نور که بین من بی با اهل حرفه اغریز  
کسی که بین من بی بی که کین کا و حبش  
که در میان امر اطوفان غلط محض در دوع  
مرحمت بخش ای رحمت خدا کی افزین  
نقش دندان پرده افکند و هر کی ازین کج  
کج کی که کوئی ایسا کا کت که بای به  
چو دوین تاریخ ایک ازین که سبب است  
جمله سی چادر تنها پیر برق کا  
یون که معلوم می بین پیر و پیران به  
بوی گل بوی که آج السبب بدلی او به  
خود به دلت تو آبی لور است رات به  
ازین که می دل به چف که کشید که بوی  
و عظیم که کشید که سبب است که سبب است

راز ده که کت کیا تنها می جو است  
کس چکه که سبب می آبی که چ که  
جس کسی فی آنکه که سبب است که کت  
اسط که تدر که سبب است فی میرا کت  
موجهه اری بی که سبب است او سبب است  
مردی یا خدی تعالی فی او سبب است  
کون چستی تهین جایی اجی جی کت  
کوئی شمعان بودی که سبب است که کت  
مین تهراتام لی بی که سبب است  
میری حق مین مینی بادر غیر که کت  
ولی بولا کال اسس که سبب است  
حال میرا به که سبب است به اجی کت  
صحیح که شستن مین مجامید مین کت  
عده دوشه بادی کا سا جو هر ایک  
ایک که گویا که سبب است و سبب است  
چاندنی خاتم بی بی جی کت سبب است  
آب مین رو یک که سبب است به کت  
مجموعه کت که سبب است که سبب است  
و عظیم که سبب است که سبب است

جگر گل کی ہلاکین کیوں کر کرنا چاہیے  
 کہا یہی کیوں کی کہ جو خوش عداوت رہا  
 سب کچھ یوں کرتی خصوصاً لیں جو کس قدر ہوتا  
 جو شخص طالب حسن کا ہو تصدق و تبرع طرح ہو  
 کیوں جی کیوں ان کی خاطر میں ہلاک کیا یا  
 او کی بن پوچھی جو ہوشوں کی منی دیتی  
 غیر کی منی کا طعنه جو دیا میں تو کہا  
 یا یہی اسنی کیا راجو بھی موندھی رہے  
 میں دوبارہ جو کیا اسنی کہا چھینلا کر  
 آج بسا حتمہ کھڑی ہوا جو وہاں پہنچا  
 ہاتھ کر رک کی نکاحی نہی سیلے ہوئے  
 سستہ اونسی بہ ہمتی ہی رہی گہری رہا  
 تب لگی کوٹکے ہاتھی کو پہنچنی ہی ہی  
 کیا برسنا تھا اسی میری ہی گہری رہا  
 بینشوں کہا اذکو جو قاصد ہوئی  
 جو میں کعبہ سی فیروز اوٹھا بے ستر  
 کہ یقین ہو ہو منزل کہ کہ میں ازا دوگ  
 نہ کاٹھا سہیلی نہ کا ہو گیا بہت سب  
 بہرہ خیز اس کی رہی رو کو لگا لایا بھر

کن زمین کو تنگ کنجی برا بدقت در آئیں با  
 بیاز بہر ہر کی جام فی سچہ تو آدر ہنجر ہوا کا  
 مگر بوی نرگس سی بچی اہلک کرد امن غشی عکا  
 غلام فدوی ہر جن ایٹا شہید میدان کر بلا کا  
 کہ خفا ہوگی گل ذکر جو میرا  
 سامی انکون کی ایک بار اتمیرا  
 تہمین اس پاکہا کی کو سوسا  
 یہی کھلا کہ یہ آیا اجی آیا  
 ابھی تو روٹھ گیا تھا ابھی دوڑا آیا  
 ازکی انکا پڑا محکو اچنہ آیا  
 جس میں سنو ہی شہید دی صوا آیا  
 بو زمین پر نی لگین اور اب ایک چہا آیا  
 مجھی رہنہ ہی پڑا تہر یہ کی آیا  
 اسگدی کسلی بادل پتہ پورا آیا  
 نو مبارک ہو اجی نامہ انش آیا  
 جہٹ در بیت العنم زجا جمایستہ  
 دن جہان اخر ہوا بسن دیکھا بیستہ  
 اہ کی دھونی فی سب اینا جلا بیستہ  
 یعنی اس تقریب سی او کو دیکھا بیستہ

بان گویا کون انکر آبی بھی ای خبر آمل  
 رشدا الدرب اقب ہو یہ روی کل کہ منیع  
 دشت برن ایی جو ایشیتشت بی کب  
 اون قند رشدا لون کا وقت خوش انضین  
 خواص عجاز عیسوی کون برکی ساقی آیاع اننا  
 خدای جانی کہ ہر سہ ہر شکر و صبر و قراحت  
 جو گزشتہ وقت سداری عدم کو ان کی خبری گی  
 سکون کا اعتماد کیا جی خوش نیران درازی  
 جو کالفت کی دایع کو ان نظر کا مت کو انست  
 دیکھنا جب بھی کر شان یہ گالی دین  
 اختلاط ایسی اور محسسی کہان کا ایب  
 انوتا و ان ہوسنا چا ہو سو پاری کہہ لو  
 آخرش ہو کی جوان پیر تو کسی بہادی کا  
 تہمت کو رعیت دینی ہو منظور جو ہو  
 دیکھی دیکھی ہی عین سادت اپنے  
 تری خصم سی جرات ہو خفا حق سیہ  
 خیال کجی کیا آج کام مینہی کب  
 کیا یہ مصر فی دلی کہ لوح احاط  
 چون یہ آگ کی دولت ہوا حصول

وہ

وہ

وہ

سدرہ کی سایہ تی جا کر کجاسترا  
 باکون فی دہوب سن او کجا کجاسترا  
 چلی بی وحدت پری کیون بیان کجاسترا  
 خاک صحرائی فاعلت پر خوش کجاسترا  
 کر مثل خوشید چرخ چارم یہ کجاسترا  
 ہر ایک و عنین ہی دی گئی من ہاری کجاسترا  
 سنو احب کہ صحتی جی ہی ملا ہو کجاسترا  
 جاری فنی پست ہنسا کہ سنبھال ہو کجاسترا  
 ملک یہ احمد ہنوک پڑہ کر کہ ہی ہنوک کجاسترا  
 کس سی تم سیکھی ہنوک یہ گالی دنیا  
 واہ جی جان نہ پچان یہ گالی دنیا  
 پر تہمین ہو دیے کا نقصان یہ گالی دنیا  
 حیدر روز اور ہی عیان یہ گالی دنیا  
 کر کی بیفادہ بہتان یہ گالی دنیا  
 عاصیون رتوبی احسان گالی دنیا  
 ہن کجی چاہی نادان یہ گالی دنیا  
 حب او ن فی دی ججی سلام کجاسترا  
 حقوق بند کی ہینا نام مینی کب  
 کہ نک نام کو چو لو ایہ نام مینی کیا

لکھا کہ کسی کے خیر اخلاط کی خوئے  
 چہرہ کی کہنی لگی لنگ سی بہت اہم  
 کسی زبانی دل کر بیان کہ کہتا ہے  
 کہیں نہ تیرا بہتان ہی یہ اپنے کسی  
 تمہاری واسطی مکہ دین ہی غور کرو  
 مقیم کعبہ دل جب ہوا تو زائد کو  
 زائد دیکھی گاشخ جی رکی اولیٰ  
 عجیب لگی فری چاندنی میں دیکھی رت  
 ہو کس پرہ لگی صاحبے پر کہتی ہوا  
 پر توسی چاندنی کی ہی صحن باغ تہند  
 شفقت سی ہاتھ تو دہر تو دلیہ میری ہوا  
 می کی صراحی ایسی لاہرت میں لگا کر  
 میں ایک شخص لاتی جس کی شراب نشا  
 ہی تر اگال مال بوسہ کا  
 مونہ لگاتی ہی مونہ پر تیرے  
 رلف کہتی ہی اوسکی گہری پر  
 صبح رخسار اوسکی نیلی تہی  
 انکھان سرخ ہو گئیں چٹ سے  
 جان نکلی ہی اومیان دی ڈال

حوالہ باریکی خالی جو جام مہیسی کیا  
کبھی جو بھول کی لون کی کلام مہیسی کیا  
صنم کو اپنی عرض ابورام مہیسی کیا  
ہنسی کو اپنی ہیہ اہام مہیسی کیا  
کبھی کسوی نہو خدام میں فی کیب  
روانہ جانبیت الحرام مہیسی کیا  
جو اوکا نرم میں کل خستہ رام مہیسی کیا  
قرار جا کی جو ریشٹ بام مہیسی کیا  
کہ آج سی تجھی ایش علام مہیسی کیا  
پہو لون کی سچ برآمدی حراج ہندا  
بہرہ اگ سی ہی دیکھنا سوسہ کا داغ ہندا  
جسکی دھو میں سی چورسی تی داغ ہندا  
دھودا کلاب سی تو کر کہہ آیاغ ہندا  
کیون نہ کیجی سوال بوسہ کا  
چوکی نقش لال بوسہ کا  
ہنسی راہی حال بوسہ کا  
شب جو کدرا خیال بوسہ کا  
دیکھ لیجی کمال بوسہ کا  
آج وعدہ نہ تمناں بوسہ کا



گمان آب تونق نمی دیکھے  
 ہی بہ تازہ شگوفہ اور سنو  
 عکس سی آئینہ میں کہت ہی  
 برگ گل سے جو چیز نازک ہو  
 دیکھہ انسانی کیا کیا ہی قصہ  
 زلف کو تہ خیال بوسہ کا  
 دودھی پون سے زیر سایہ ہوا  
 سبزہ نو دہیدہ فی مارا  
 تیری غصہ سی اب کوئی انشا  
 اچھا جو خامی ہو تم نصیحتیں چھا  
 شغول کیا چاہی اس دل کو کھینچو  
 گرمی نی کچھ آگ اور ہی سینی میں لکھا  
 غباری کرتی ہو مری ساقی با تین  
 تم متکلف خلوت تھی نہ میں الشیخ  
 خوش مقیم رہ دلدار میں ترا بہ  
 کہہ کر گئی اما ہون کوئی دم کو ابھی من  
 اس ہستی ہو ہم سی میں نگ ہون انشا  
 ہی ظلم او سکو بار کہا ہمیں کیا کیس  
 داغون کی اپنی سینہ سوزان کو ای نسیم

دفع کیجی طلال بوسہ کا  
 ہول لایا نہال بوسہ کا  
 کھینچ کر انفعال بوسہ کا  
 وہاں کہاں استمال بوسہ کا  
 متحمل بہ کمال بوسہ کا  
 حد میں لکھا سوال بوسہ کا  
 تسلیم بند حال بوسہ کا  
 گرد رخسار چال بوسہ کا  
 چھوڑتا ہی خیال بوسہ کا  
 بومعنی نہ بولین کی خدا کی قسم اچھا  
 لی یون کی ڈھونڈہ اور کوئی یار اچھا  
 ہر طور عرض آپسی منہا ہی کم اچھا  
 بحر میں لگی کرنی نیا تم ستم اچھا  
 جانا ہی تو جا تو بی طوف حرم اچھا  
 فردوس لگی اونکو نہ باغ ارم اچھا  
 پیر دی چلی گل کی سی طرح جھکودم اچھا  
 دالہ کہ اس کے برابر ہم اچھا  
 کیا جز خستیا رکھا بھی کیا کیس  
 بہان زلف تو بہا رکھا بھی کیا کیس

دہ

دہ

اوس ترک گل کی خوشبو دهن کن رکو  
 دست خون سی ای گریان صبر کو  
 اوس سنگدل کی چرخین میون کو ای آه  
 دشت یہ دیکھہ ناحج شفق تی جو کہا  
 جاگی تمام رات عجب تفت آب کی  
 بسلائی اویجے باون و شب تہہ جو ذکر  
 باندگر جوتی خفگی کس اویسے  
 ازادگی کو سلطنت ملک عشق کا  
 رہ رہ کی دہن آبی ہی تہی ہی کیون  
 چھی کیون اوی سانی لفظ آفتاب اول  
 عجب لے ملی ملک کی من اچی آپ ہی تھی  
 دیوار پہانہ فی من دیکھو گی کام میرا  
 ہر سی ابی من لیا ہون ایک جوی  
 جو کچھ کہ عرض کی ہی کو کر دکھاؤں من  
 اپنا چھی ستا دھنا کہ چاہو من ہی  
 من عیش ہوا کہا جو سانی فی مجھی ہنسکر  
 پوچھا کسینی نیکو اویجے کہ کون ہی بہ  
 تشکر کی تشنگی سی کیا خوف سید ابشا  
 ابلی یہ سر دھجی چری ہر ایک راہ چ گیا

اپنی گلی کا ہر کی مہنی کس  
 انیسق تار تار کی مہنی کیا کین  
 تہذات کی مہنی کس کیا  
 ہرگز نہینا کی مہنی کس کیا  
 کہنی کو عتبار کی مہنی کس کیا  
 بہر عجز و انکس کی مہنی کس کیا  
 بی اختیار کی مہنی کس کیا  
 خجتر کار و بار کی مہنی کس کیا  
 اس دلو کو حقار کیا مہنی کس کیا  
 کچھ پرا ہی آج خم من صلح شراب کا  
 کہی بات کی جو سیدی تو طوا جواب کا  
 جب ہم سی اکھون کا صاحب نام میرا  
 اس شہد من ہوا اگر جندی قیام میرا  
 وای نہ آپ سمجھن یون ہی کلام میرا  
 سمجھون گا گری آتش اللہ نام میرا  
 یہ سبز جام میرا اور سرخ جام میرا  
 تو بولی ہنس کے یہ ہی ہی ایک علام میرا  
 کوثر کا جام دی گا مجھ کو انام میرا  
 کما سرخ جی برین سازی کا سارا جم گیا

چندی کله ی کو اوسکی دیکه گرو اگردی  
کیمیا شوق تها جنگو اگر کی ت هو ی  
سرد همی ی زبانیکی نو جهو حال کجبر  
بجو ری برت کی انش کو بهی آینه  
ایدل بجه کی اوسکی تورلف سا کو جه  
غیو نو نو ند گل کو س اور صبا کو جه  
مین ضد قین اوزکی دجانی لگا تو ده  
تاو سی میری بجی جو بل تو بولی آب  
ای سمنین یه موسم هو ی ی اند فون  
لیکن کچه اور نکت لاسر پانی ایک  
نوریزگان عشق سی باتون میں است اول  
چکانه میری سانی ای مهر آینه  
ایک ایلوس فی اوزکی جوانا کی کچه  
برق اولت کی مونه ده کهنی کی چشمی  
دیکھی بهی کی سیکو هوانه تو کچه سمنین  
انش چه هو ی پوی هو ی دل کھی ی یون  
یچی کی جکی چکی دوش لکی بجی مانه  
کچه ری قیل کی مخضریه و شجره ک حرف  
یاعی سوزن مکان فی بهر ادلی بر تو

چار چار گشت سورج کا کنار اجم  
تا جهان نکشید من موجودی اجم  
اوس من جو آه سی حکلا شرا اجم  
اکی به معنی کو نو فشتا تمها اجم گ  
دله کیمت کی کری هی نه کالی بلا کو جه  
لیکن نه اوسکی عقد ه بند کو جه  
بولی که چل ری یی نه میری کو جه  
واه ای او جگر گئی نه میری کو جه  
منظوری جو سیر تو اوس نش ادا کو جه  
نیلا مقصده بانه کی اوزکی دو کو جه  
ای بی ادب پری یگر ده کو جه  
کها یون بات مان نه اهل صفا کو جه  
رستی من اپنی دوسن حرص کو جه  
شیا کو اپنی جه و اپنی نو کو جه  
بیانگی جوان کی ساز و خا کو جه  
تاجد ضبط آج تو اوس اربا کو جه  
ناخن گرو کی چکی کی انگشت پا کو جه  
تاو هب یاد رمن کو سهری کو جه  
بن کی رشته تار کو حرف کی حرف

و شش جان ہی جو تری جام بلورین کلا  
 بختن پاک کی جو نام بدن ب گرد اگر د  
 قل نصیر قتلای پری ہی فاق  
 تیس خون ہی میں بکچھری لہجہ کج  
 جہونکے عشق فی جب برل مبارک  
 جڑی شہد برق انکھوں میں بہتا ہی  
 نجن ای نایب جہردم رب جو  
 جی پر جہی ہی اہی شیشہ صبا کو لہند  
 یاد محمد میں جو آیا حم ابرو ترا  
 مل محبی ای پری تجھی تران کی قسم  
 طوبی کی سلسل کی کوثر کی جام کی  
 روح القدس کس جگہ توں سورج کی  
 توہیت کی قسم ارجیل کی تیجے  
 کجگو محمد عربی کی قسم کی ہی اور  
 ملت میں جسکی تو ہی اوسکی قسم تجھی  
 دامن کو میری ہاتھ کی اس کی قسم  
 مدت ہی تری چاہ ذوق میں سیرق ہون  
 قیدی ہون میں ترا کجا داندی خدا  
 موی کی قسم تجھی اور کوہ طور کے

او سکی گویا کہ ترشیدہ میں یک حرف کی حرف  
 زبیدہ تری کلکہ کی ہنہ ہر طرف کی طرف  
 کبھی دو چار جوستا ہی مخطوف کی حرف  
 بس ہی غوی کی ہن حرف ہی حرف کے حرف  
 غل حجابہ کہ کج حجاب میں اب گ  
 چونکہ خند اوٹھوں ہن میں کیکہ حجاب میں گ  
 ہر ہی ہی مری اس قیدہ پر اب میں گ  
 شمع کی بجی گا حاور مہتاب میں گ  
 لگی انش کی دم گرم سے خواب میں گ  
 دیا ہن تجکو تخت سلیمان کی قسم  
 عور و قصور و حش و غلمان کی قسم  
 مریم کی تجکو عفت و ایمان کی قسم  
 تجکو قسم زبور کی فرقان کی قسم  
 مولا علی کی شہ خرابان کی قسم  
 اور انبی دین و مذہب ایمان کی قسم  
 تجکو محرمی چاک کرمان کی قسم  
 بلکہ تجکو یوسف کنعان کے قسم  
 اور ادس عزیز مصر کے و عدنان نعیم  
 سوز و فروع حبیبہ کنعان کی قسم

سو کند بن ابیسی کی بھی کچھ دلائی  
 زکس کی انکھ کی قسم تو رگل کی کان کے  
 کھو قسم ہی غنیمت رقی کی ناک کی  
 سوئی گائی کی قسم اور دود نیل کے  
 بستر مہر ہی خار میلان لبان میس  
 ایسی بری قسم بھی نہانی تو ہی کچھ  
 دیوہند کی قسم اور کوہ ستاف کی  
 نونا چار کی قسم اور کلو ابیر کے  
 قسمین تو ساری ہو چکی باقی ہی ایک  
 بان پہر تو کھو نہ ہی کہ سطح ہو ہی غضب  
 دہوم اتنی تری دیوانی چسکتی ہیں  
 جیسی عیار کوئی انکھ ملا سکتی ہیں  
 یہاں وہ اتل نفعان ہیں کہ بہرین ہوتے  
 سوچی تو سہی ہٹ دہر جی بکھنچي صاحب  
 حضرت دل تو بکاڑ آئی ہیں دس لیکن  
 شیخی اتنی کھرا پشور کہ زندان جہان  
 تو گروہ نمر اکو سمجھ بی جبر و است  
 چارہ ساز اپنی تو نصرت بدل ہیں لیکن  
 ہی محبت جو تری دلیں وہ ایک طور پہ ہی

جس کو اپنی ناز کے اور آن کی قسم  
 کچھ سر غریب مہستان کی قسم  
 اور شور عند لب غرغوان کے قسم  
 دعوں کی قسم تنہی ہاں کے قسم  
 لسی کی ہی تنہی صفر میکان کی قسم  
 کچھ او کی سوکت و ذیشان کی قسم  
 باغ ارم کی اور پرستان کی قسم  
 گالی بلا کی غول سیاہ کی قسم  
 میل تلی کے بہتی کی شیطان کی قسم  
 اتل کچھ کچھ مری جان کی قسم  
 کہ ابھی عرش کو چاہی تو بلا سکتی ہیں  
 مونہ تو دیکھو وہ مری سامنی آسکتی ہیں  
 اک دامن شفق کو بھی لگا سکتی ہیں  
 چھکیوں میں چھی کب آدرا سکتی ہیں  
 اب بھی ہم چاہیں تو بہر بات نہا سکتی ہیں  
 انکھوں پر کچھ چاہیں تو بچا سکتی ہیں  
 ذات مولا میں ہی لوگ سما سکتی ہیں  
 کوئی تقدیر کی لکھی کوٹا سکتی ہیں  
 ہم گستا سکتی ہیں اور کو نہ پڑا سکتی ہیں

مار سے غیرت کے ہم خنجرین تو کہا سکتے ہیں  
 اب وہ آواز بھی کب تجھ کو سنائے ہیں  
 اپنے پاؤں کے گردن کو تو بجا سکتے ہیں  
 ایک غزل اور بھی جاہن تو سنائے ہیں  
 پر کوئی دخل ہی کس بندہ سے چل سکتے ہیں  
 ہم نہ رہ سکتے ہیں ہونے نہ مل سکتے ہیں  
 ٹوٹی جی میں بہلا پست و مل سکتے ہیں  
 لیکن اسپر بھی جو بچلین تو چل سکتے ہیں  
 دیکھے ارمان مارے بھی چل سکتے ہیں  
 برا بھی اپنے ہمالین تو سنبھل سکتے ہیں  
 حسین اشعار کی رنگ کے دل سکتے ہیں  
 پر کوئی دخل ہی تم تھے اٹھ سکتے ہیں  
 ار کہڑے ہووین تو ہم زال سے اٹھ سکتے ہیں  
 غور تو کیجے بہلا جیسے جگر ٹھک سکتے ہیں  
 عذر خواہی میں بہلا پاؤں تو پڑ سکتے ہیں  
 آپ ہی ابو نیرین تو بڑھ سکتے ہیں  
 ایک خمیازہ میں سوٹانے اور ٹھک سکتے ہیں  
 اب کوئی اہل جنون تجھے بھر سکتے ہیں  
 آشیانے اسی صورت سے اجر ٹھک سکتے ہیں

قطعہ

دل

دل

کر کے جو مانڈیا جام اگر تو نے تو جل  
 ہمشین تو جو یہ کہنا ہی کہ قدغن میں بہت  
 اسی نہ آواز سناوین مجھے درمیاں اگر  
 ایک ڈھب کے جو قوافی میں ہم انہیں ا  
 آب سورویں گوروں بدل سکتے ہیں  
 غریب گرم سخن تم سے ہی لکھیے بہلا  
 اپنی جھکی سے جو سبہ نہ ملایم آواز  
 گرم روگرہ کہیہ میں ہم میں ایشیخ  
 کہ تو ابچرخ بہلا مجھے کسی طرح بہلا  
 گرچہ کچھ اپنے کرنے میں رہ گیا باقی  
 قافے اور نئے سوچے میں بھگوان  
 یوں بگڑنے کو فرشتے سے بگڑ سکتے ہیں  
 آپ کے سر کی قسم رستم و سہاں کیا ہی  
 سب تہ صاحب کے جو پہرے میں یہ سنے دو جا  
 اچی کیوں روٹے ہو ہم باس نہیں کچھ رو  
 ج میں اور آپ میں رہنے میں جو گرے چکر  
 باس خاطر ہمیں جراح کی ہی دریاہی  
 دور اتنا تو کنج آپ کو بے دامن کوہ  
 آفرین انساں لکھو تو اسخون کی



با تو پر کسی جو مری سکو او سنا فی نہیں آپ  
 دوری ہی کو سون جو آجای حیات کی کرن  
 کسی ہی کیوں نہ ہم میں تم میں ترایان ہوں  
 کیونکہ نہ گدگاہ ہاؤن ہی او کی اوچی  
 جی جاتہای بولین پر تولتی ہنہن ہین  
 مکن ہی ہسی کوئی افش و راز ہودے  
 کیونکہ حسن و جم ہو کر ہدی دیکھائیے  
 ناز و کرشمہ دیسا سج معج غنچ بہ حسین  
 جوتن میں وہ بگادہت سرمہ کی دہ کھلا  
 رتہ اور ہی غزل ایک لاف سیطرح کی  
 جی کہ چکی چکی لاگین لگایان ہوں  
 ای پاک ذات صدقی تیری ہدائی کی میں  
 یہ میرا سگری ہو پرتا ہو دہ خوش  
 اترنگ کا آنا کہ جاندہ خوش آویس  
 فسی کی عطی کی بولونکر نہ اون کے آویس  
 کہ تہری بہ دیکھو برجون جنون کی خاطر  
 مانی ہون نشین بھی سو سو رتہ و رتہ  
 ہو وری لاگ ہی اون ہی ہوش مہی ہے  
 ای نظر جو ترب مجھون کی ایک مسر

دلہ

دلہ

تو پہلا کہنچ کے ایک مع تو جہر سکتی ہیں  
 جی انت کو کو یہ آپ نہر سکتی میں  
 جب کھل کھلا کی ہنس دو دھن تیان ہوں  
 وہ گوری گوری درنن حسنی ہاؤن  
 ہو دین اگر تو با ہم ایسی رکھایان ہوں  
 سو بار ہندی سانس گوتک لایان ہوں  
 جب شور شون نی دلی دہو مدی لایان ہوں  
 اور یہ ملک یہ گرمی یہ خوش آویان ہوں  
 یہ تہریہ سجاوٹ پہر اچھایان ہوں  
 تاشا عود کی اگی تہری برائیان ہوں  
 لازم یہی کہ مہر پر او سکی کھایان ہوں  
 اتونہ میری او سکی ہرگز حدایان ہوں  
 اور جی او سکی کچہ کچہ خرن چرایان ہوں  
 جسکی نظر میں او سکی لہری کی جہان ہوں  
 جن انجلیون فی نفسیہ گدگاہان ہوں  
 ہوگا ہون سج جا جارتین گانہان ہوں  
 دہو دہو رو پی اشہ فی نظر اویان ہوں  
 اکھو سن او کی جھک جھک نیند لایان ہوں  
 بی اختیار بولا ایسہ کھایان ہوں

پر دین قتل کرنا کی خیراوی اگی  
 تبدیل قافیہ بھی لکھو وہ غزل توانا  
 کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو  
 کبھی آخر کچھ ایسا کہ بہر الخار نہو  
 غیر کو صحبت دلا دین کیون بار نہو  
 دیکھ آئینہ میں موہ نہ آئنا خریدار نہو  
 او کی لمبی سی گرانی ہی بس آجاتی ہی  
 کی خوش آئینہ سطح ہو کل اوکا کہن  
 سیر تو ایک طرف لاکھ عنایت کی بیان  
 جام ای ساقی کلفام وہ کہ کام بہلا  
 سطر منظر کی لو ہو سی ہو ہی یہ حیر  
 نالہ مرغ چین فی اوسی جواب کس  
 ہی تو بہ قصد کہ چہر وں لاسی لیکن کیونکر  
 کہولی دیا مومن تری کان ابھی کی ایگلی  
 آج ہی دہوم آیران نفس آتی بین  
 بخت پیدا اگر خواہ بین مجھو پادیس  
 کہ غزل اور دعائیہ ہی انشا شاید  
 نذرستون کو کہان اور کہہ رکا تمکبہ  
 تخت دل آکی مسخری ہرتی بین بیان

دل

دل

جیون کی اوس حسنی انکھن لرا بیان  
 حسین کہ ابھی دھکے تین تیا بیان  
 اچھا یہ تو کسی بندہ کو آزار نہو  
 یعنی آئینہ کسی دھول کی گوار نہو  
 یعنی کیا معنی جہان گل مودمان خار نہو  
 تاک جوئی میں بس اتنی ہی گرفتار نہو  
 بخت لکل کی طرح ہی جو سبک ر نہو  
 آدمی کا کہ حسنی بوجہ نہو بار نہو  
 سانس لینی میں کوئی شخص گمگار نہو  
 آدمی پی کی جی خوب ہی سرف رہو  
 یعنی سردار بنین وہ جو سردار نہو  
 محبی در ہی کہ خفا محبتی وہ دلا نہو  
 میں جو چہر وں تو بہلا محبتی ہزار نہو  
 ایسی تقصیر کہی ہر جنبہ دار نہو  
 جاکی دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو  
 تودہ پڑنا قیامت کہی بیدار نہو  
 کوئی اوس یوسف مصر کی خریدار نہو  
 خشت خمی نہ ہی بیان آبی تو سکا کہ  
 چشم ہی کسی گداؤں کے گزرتا کہی

جس طرف انکھ اٹھا دیکھئے ہو جا آ  
چین ہرگز نہیں محض مل کے ہے تکیہ پر  
ہاتھ اپنے کے سوا اور تو کیا ہی بیہات  
سر تو جا ہے ہی مرا ہوئے میر میرے  
یہہ تو حاصل ہی کہاں ہر سہ و لیکن محکو  
بانگ پن کے میرے قربان اگر کے صدقے  
کرچہ ہم سخت گنہ گار ہیں لیکن واللہ  
رنماز او ہوئے چور عاتقہ سب کا  
گر بہر و سہی ہیں اور بہر و سہرا  
شوق سی سوئے سر رکھ کے رہے ہو  
جب تک آپ نہ جا گین گئے رہیگا یوں  
لفظ ایزدی سے متیکہ چو نشا کی  
شب خانہ قیب میں ناصبح سوچے  
سر گرم خستہ طر قبو نسے ہوچکے  
کہتے ہو جس دل کو ہمار ی بعل میں دیکھ  
قیمت ہی ایک دوسر دم نقد آجی  
رونا ہی تھا یہ سبب تھا ہے راز عشق  
تاب و تحمل شب ہجران نہیں مجھے  
بہر جان بوج کہتے پوچھا تا ہوں جیسے

ہم نور کہتے ہیں غلط اپنی نظر کا تکیہ  
اوس سر پر ی کے لئے ہو جو کچر کا کتہ  
ڈال دو در بدر خاک بستر کا تکیہ  
ہاتھ کا بازو کا زانو کا کمر کا تکیہ  
جسمین باونکی ہو بوتیرے ہو سر کا تکیہ  
کیا ہی بیٹھا ہی لگا کر کے سر کا تکیہ  
دین جو ڈری ہیں ہی اسی ڈر کا تکیہ  
ڈھونڈتے کب میں پر اور سر کا تکیہ  
اور تکیہ ہی اگر تیرے ہی دہر کا تکیہ  
اسکوت سمجھئے کچھ خوف و خطر کا تکیہ  
سر کی گلاب ہی کہ جب کہے گا سر کا تکیہ  
کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم فضل و ہر کا تکیہ  
اب فائدہ کرنے سے ہم دیکھ تو چکے  
ناموس سنگ و نام غرض ہے کہو چکے  
پو تو یہ بیچے ہو تو قیبت کو کہو چکے  
تم جاہتے ہو مفت میں کہہ لو نہ دوچکے  
یہ مردمان چشم مجھے تو دبوچے  
تم متفق ایجا رہلا دیکھ تو چکے  
تشریف لے گئے ہم دیکھو روچکے

جس دن تھی اُنکھ لڑی اُنکھ چسپ ہے  
 داندہ میں تھی تنگ سون اکا تر الصینم  
 میں جاتا ہوں آپ کو ہرگز نہ سول لین  
 غور ہی بات چیت ہی میری ہی سامنی  
 خواب عدم سی سو کسٹون فی جکا دیا  
 خیر کوئی ہی ہم ماتہ جو در بہرہ کے  
 کچھ صف صدر ضحال اپنی نہیں خاطر میں  
 آہ جن شعلہ باندہ ہوئی اُٹھ دل  
 ضعف اس کو کہیں ہی کہیں گر آیا  
 طاقت طی مسافت نہیں اب ہم تو یہاں  
 میں تپتے سمجھتے ہوں سنا بندہ نواز  
 اپنی مجلس میں چھی دیکھ کی غیر دن کہا  
 اوٹھ کے دندار کو حصہ تو کیا پروہن  
 پڑہ بہ تبدیل توانی غزل ات اور  
 کل بھی محفل سی تری ہم نہ ملی بیٹھ گئے  
 تنگ کرتی ہیں بد ادنی ارم کی جو رین  
 روٹھ کر اوٹھی گلی تیری لیکن سو بار  
 ہی تودہ شعلہ برق آہ کہ لاکھوں کسی  
 چال اپنی تو تیرے ہی رات کو اوٹھ سو بار

دل

دل

حجاب  
 دل کو سنا

آج انشا کی پڑی خبر ہوئی غصہ میں آب  
 کہہ دلا اور بہ تبدیل روئی ایک غزل  
 طپش جل ہی می می کی کلی بھیج  
 اہ کی دھوئی نکاد رہی تری خاک نشین  
 سردی و گرمی و برسات جو ہو یا قسمت  
 پسانونی بہت آئی اوٹھا ہمسکو  
 آپ جو چاہی فرمائی ہم تو چسکی  
 درد و دل سے بندہ درکاہ بھی آج  
 ریکشن کی حد تک تکلیف میں نہ آتا  
 کب جانوں بخین صرف ملاقات کی ہری  
 دہانہ کروں عرض میں خدمتیں تمہاری  
 یہ تو مری چڑھی ہی کہ کن انکسوس کی کہوں  
 میں ہم پہلی آدمی آئی میں تری پاس  
 آئی ہی جی میں کہ دستار گرد و رنگہ  
 چون شمع رق آہ نکلتی ہی جگر سے  
 نیند اور لگی انکھوں کی کہہ اسات توانا  
 گھر ہی اوس پر کی سحر خون ایک لف ہی  
 چمن میں جام صہبائی کہتا ہی چلتی ہی  
 کرکٹی دو جی تو دے اپنے مکہ تو انکھوں تم

دہ

دہ

دہ

بسکی توار تو اوٹھی تھی دلی مہیہ کے  
 تانی آئی ہی دلچسپ مہیہ کے  
 چہریت شعلہ گل بسکہ جلی مہیہ میں  
 را کہہ جوگی گھٹور موہ نہ کوئی مہیہ میں  
 تیری دیوار کی ہم سی ملی مہیہ میں  
 اپنی ہم دل کے دہائی سی دلی مہیہ میں  
 مانی سی تو سکی نہ ملی مہیہ میں  
 کیا کرین خبر جو کہہ بس جلی مہیہ میں  
 کنج غزل ہی میں ہم اپنی پہلی مہیہ میں  
 تب خوش ہو مراد کہ جات باں کی کہ  
 صحت مری اور اپنی گرات کی کہ ہے  
 اور ادرن سی یون سی اشارات کی کہ ہے  
 انکھیں نہرا کہہ تو مدارات کی کہ ہے  
 پہر آج در اسیر خرابات کی کہ ہے  
 ای ابروہ دیکھیں تو برسات کی کہ ہے  
 اوس طرح شکر کی حکایات کی کہ ہے  
 معاذ اللہ دیکھی جاوہر کہہ کی کہ ہے  
 اگر ایسی میں آجاو بوجہ وقت صحت  
 تصدق میں تمہاری چادر کو اس میں

مساد اجھار کر پنج پٹ جاوی کہیں خوش  
 پہلا کو کر خوشن ہم کردرون وضع کی کہیں  
 مجھی کیوں گالیان دیتی پچی کر کی تاجی کو  
 اپنی ہی من نکالو لام کاف اپنی بان ہی  
 پہلا اتھو ندی صاحب کو انی دو کو گون من  
 دیبا ہی بانو توجی من پیشہ کردون صاحب کی  
 کیا موندہ چرا جانا کی کوئی تھی کہیں  
 کتابون پر پچی وگر بھی ہی سہ تہ بون کے  
 مراتب عوت کا ملتا ہی اجڑا گلستان کو  
 یہ تو آئی ہی سیکھ لیس سامنی سی وہ  
 نہیں تو کہہ مجھی دی کی کہیں مکی السین  
 بدل کر قافیہ آت غزل لے کر کوئی پڑہ  
 بہو کار و سچ و سچ تہو پٹ چلیا ہٹے  
 غریب کی باکوئی اکھیل آہٹ ہی  
 پہل کو کر نہ جاوی دل پہلا ایسی پائی  
 اری ظالم یہ کیوں آیا نہیں معلوم کہہ مجھ کو  
 اچھی کہنا ہوں دروازہ کی گھڑی ہول دو کیے  
 بلا میں من جو لیا ہوں کہتا ہی وہ ظالم  
 پہل جاتا ہی منجھ نسل کا کہہ اپنی پہلو سے

سب تو یہ نظرانی ہیں اس منجھو دست ہی  
 لطافت ہی ملاحت ہی صباحت ہی نرا کر ہی  
 اری منکب کے لڑکون من پہلا پہل نرا کر ہی  
 الفت بی یاد تو کر لو پہلا کون بابت ہی  
 کہ انصرت سدا آپ سنی بہت حقیقت ہی  
 جہان جھپی ملی او کو تو یہ پاکیا مت ہی  
 سدا ہی آپ سچ کو بیان ہوئی فقت ہی  
 اگر چہ کر نظر کھی لھان کہہ طرہ صحبت  
 بچاری سچ سعدی کی بیان ہوئی نصحت  
 غرض تم صاحبون کے خوب ہوئی نصحت ہی  
 نر کی پہلو کو دو لو تو پوٹو بہر فراغت ہی  
 خدا کی مفضل سے منجھو نصحت ہی ملاحت ہی  
 جھکر انور کا کہہ غضب اوی سجاد ہی  
 کہہ ہو کر چسکی ولین اوہی لکھ لکھ ہی  
 کہہ ناٹ کو پڑی ہی جو نر ہی چلیا ہٹ ہی  
 بلا میں جسکی دل لیتا ایسہ من چٹ ہی  
 نہیں تو سری میرا ج او صاحب کی پڑ ہی  
 بھی میں خوب سمجھا ہوں اری تو ایک ہی  
 تو یاد آتی کسی وہ نری کی منجھو کر دیتے



چلی آئی ہی پورس کے ان لای کی پردہ کی  
 چکا چونہ نہی تگ جاوی کہ طرح کھون کہ  
 کہان میں فی اچی کہ نہی سی بلو ہا می ہون  
 خضاب دیکھ کہ کجگو کی لوگوں سے فریانی  
 بجادی کی طرح سیہ ایسی تری دل کو  
 گالی ہی اداسی چن حسین سہی  
 زمارا جو چاہی تو گت جاگی ہی تک  
 گزنا زمین کی کہتی سی مانا رہو کچھ  
 اکی بڑی جو جاتی ہو کیوں کون ہی بیان  
 منظور دوستی جو تہنیں ہی ہر ایک سے  
 بندگی اپنی تو جی ہی تہی آپ کے  
 تہی جو وہ لای کی ٹوپی زعفرانی آپ کے  
 دمیدم کہہ بیٹھنا بس جاوی ان کی پس  
 کیا کہوں ماری خوشی کی حال میرا کیا ہوا  
 ہی کسی سی آج وعدہ کچھ اچی خالی نہیں  
 ہمیں سورا تین چکا میں سب ہوا پر افغان  
 جری حق میں اب جو یہ کہہ دیا کہ ہی  
 میں آدھوں کچا دن یا لیٹوں کہ لوں  
 کہوں غش اندر بولوں حضرت دل آپ کے

ہیکل میں کچھ کھلا تا سا چہرہ گہٹ ہی  
 بساں برقی فی تابا باد کی اچھا ہٹ ہی  
 تو کیا کہتی میں چل چھوٹی اری کہتے ڈی  
 خدا کی دھلی سوچا نہیں کچھ ہی  
 کہلا کہوں وضع کی ہر ایک موقع پر کلاوت  
 پیرب ہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی  
 اب کا ہی دم بہ میرا دم واپس ہی  
 میری طرف تو دیکھو میں نار میں سہی  
 جوابات کھو کہتی ہی ٹکھو پسین جہی  
 اچھا تو کیا مضائقہ انت ہی کہیں ہی  
 بندہ پرور خراگی قدر دانی آپ کے  
 سو عادی پاس ہی اٹکتے فی آپ کے  
 کیوں نہیں جاتی بہرہ انگ بدگانی آپ کے  
 آمد آمد جو ہوئی کل نا کہانے آپ کے  
 بہرہ ڈھری مسکی ہونٹوں پر جانے آپ کے  
 سو کسی دن کو دہری تہی نیندانی آپ کے  
 خوب بیان نموش خاطر جافشاں کی  
 روکھی پکھی سی سوکھی مہربانے آپ کے  
 پیشواؤں فی ہی اپنی لہن فی آپ کے

دید که ڈالار بس علی لاهوت سب  
 اپنی اکھوں میں پڑی پہ پتی پتی ایک بڑا  
 صدیقی صدیقی کیون نہ ہو جان بہا عرس سوتی  
 سبزہ آغازی سو بہر کچہ پتہ آفت صاویگی  
 اپنی اکھوں میں طراوت اکی ایک کے  
 کیون نہ لڑکی کے سہین خواہین شج  
 گول گڑھی نیلی نیکی ہو جہ مندی گہ ریش  
 وہ کلابی لاکھی ساتھی نی کہا انشی رہا  
 کی جہر ہما قہر فریدون مری آگے  
 سرخان ادلی انجھ مانند کبوتر  
 مطلق متوجہ ہون ہر چند گدڑ جائین  
 موہند دیکھو جو فقارچی میں خلک بھی  
 ہون وہ جہر دتی کہ گروہ حکما سب  
 بولی ہی یہی خامر کہ کس کو میں نہ ہون  
 مجر کو مری حسہ و دروہ ہو حاضر  
 بنیابی دل دیکھہ کی سیما بی بہر جا  
 کیا اکی درادی مجھی رلف تب بدیا  
 وہ ماز خلک کا بکشت نام ہی جسکا  
 بیخشاہ حسان کی غلاموں میں ہون

۱۸۹  
 حسہ لکھی ٹیک کے صانی میں چھائی سکی  
 عرش پر دانا وہی صورت دیکھائی اکی  
 دیکھ گدرائی ہوئی اوہتی جوانی آچکے  
 تہہ ہاوس بات پر کر دن پانی اسکے  
 دیکھ کر بہر ہلی پشک دہائی آپکے  
 ہی جھوچی کی سی صورت ہی درانی آپکے  
 پھر وہ رومال اور اختون سدا نی آپکے  
 رعنائی میرا حصہ ارغوانی ایک  
 کا پی ہی پراگندہ گردون مری آگے  
 کرتی میں سدا بختیہ غٹ غون مری آگے  
 صدقہ فلدہ سیل و محسون مری آگے  
 فقارہ بجا کر کیا دُون دُون مری آگے  
 چرگونی کی طرح کرتے ہیں جو چون مری آگے  
 بادل سی چلی آتی ہیں مصنون مری آگے  
 شیریں بھی کہی آگے بلالون مری آگے  
 کھٹ لاوی اگر موجد جھون مری آگے  
 ہی دیو سفید سہوی جون مری آگے  
 کسا دخل جو بل کہا کی کرنی خون مری آگے  
 مصروف رہی ہوئی دھارون مری آگے

بیک جاہ کی دریا کی بڑی پاٹ کو سوچ  
 سہی جانی مین بہار اسمین کہان تہل پتہ را  
 ایما دایہاں سی چلی جاتو دلی بانوں اہی  
 تہاں کی مگر ہی پہ کھنٹی جو اونہیں تو بولین  
 میوین مین اونہیں کھنوں کی تر ازیر تول  
 اج کیا تہی کی مان یا کہ نہیں ہونہی پوٹ  
 کوہی پر ہون مین یا کہ نہ تہی اسی اوہر  
 سر ہلائی بہر دس ہنہیں پر تا کہ وقت  
 نوگوئی چرچ کا انت جو کجی ڈر ہوتا  
 چہتی ہی یہ لوگوں کی جھی بہار کی کیا  
 کو کہ وہ نہت ڈانک ستاری کیا چیز  
 گیند ایک مینی جو بہکی تو جھک کر اوسنی  
 بی بی مغلائی جو سی لائیں تہی آئی نہ پسند  
 دیکھا تہی اچی اے بسک ہوئی تہی یہ کہو  
 جس مین بوبس ہو تہی دہشتانی دنیال  
 تہی عجب کوئی سکڑ جہتی بہہ کاہی بوٹی  
 اشرفی تہی جو دہری تو اچی بہہ تہی  
 ماتہ انت کا کہین چو جو گیا تو بولین  
 قسم نہ کہا ہو ظالم تو می کی پیسی

دل

دل

دل

نہ کہ ک یا تو نہر پہلی تو کہ کہان کو سوچ  
 دہار تواری ہی تہی اس کاٹ کو سوچ  
 دیکھتہ کجھ کھٹولی کو نہ کجھ کہان کو سوچ  
 میری کھڑون کی طرف دیکھو اور شاٹ کو سوچ  
 اری انت نہ تو مینوں کی طرح باٹ کو سوچ  
 ہوگی وہ بات کہان وہان کہ مین تہی تو ہوت  
 صحن مین دہوڈی مین یا او کہ مین تہی تو ہوت  
 کس جگہ کہ وہ کہہ بیان کہ مین تہی تو ہوت  
 تہی کیون انکھن بہلا پوٹ بہن تہی تو ہوت  
 کوئی سادی سی سری واسطی لاری کیا  
 اس ہو جاتی ہی کجھ گنوا ری کیا  
 کجھ عجوبہ دل سی کل اوسنی سواری کیا  
 تیکھا جی فی وہ سوامی سی مری کیا  
 پٹ گئی آپکی جو ساری کی ساری کیا  
 جہلا مین کیا کہون کا ای تہی اری کیا  
 داچہری بن گی ایک پو لوئی کیاری کیا  
 ناز اور آن کی گویا کہ پٹ ری کیا  
 تیرا منہ و رک تو چہر ہی جاری کیا  
 دگر نہ ہوگی ہم آرزوہ اپنی جہنی سے

تو کس مری سی بکار کہوں اپنی سنی سی	اگرین پاؤں کیسلا کہیں کجی ہی ہے
عجب مری تری گہری پرسی سنی سی	جگتی چاند کے پن کرد بطرح ناری
کسی غرض ہی عبت موندہ لگی کھینے سی	وہ سیکے غرض کو انش کی اسطرح بولا

### معروف

مخلص اچے شہس خان مرحوم خلیفہ الصدق عارف جان کا جو کہ برادر زادہ صرف الدولہ  
 قاسم خان بہادر شہزاد جنگ کا ہی بہ پیشوا امراء نامدار اور ذوالاقتدار سی ہی بیچ ایام  
 دولت امیر الامرا و اقطار الدولہ نجف خان بہادر کے قہا بہت خدا پرست اور رعباد  
 وز بہدایم و بہ تقویٰ اور طہارت کامل اور میر حضرت چشتیہ سی طبع مستقیم اور  
 سلیم رکنتا ہی اور باب اور والدہ ماجدہ اور برادران نیک خیران کس  
 و لا طبع کے دست بعیت مولانا فخر الدین علیہ الرحمۃ والعزیزان سے رہتی  
 ہیں اور آپ نیاز بیچ خدمت سراپا رفعت میرضیاء الدین کے جو کہ ایک خلیفہ  
 راشدین حضرت فخر الدین سے ہیں رکنتا ہی

### انتخاب دیوان معروف

تو ج بھی ڈالی تو خیر دیار ہوں تیرا	جب تک کہ میں جیتا ہوں بکار ہوں تیرا
پوشیدہ ولی محمد ام اسرار ہوں تیرا	ظاہر میں حضور سی تری گرچہ ہوں عیب
جس روز کہ قربان میں بیکار ہوں تیرا	سویا رہیں اوس روز کی قربان ہوں تیرا
حیرت زدہ جہلہ رفتار ہوں تیرا	جون نقش قدم داز سی کیونکہ میری شہ
تو بار مرا ہو نہو میں بار ہوں تیرا	سای کی طرح جاپے ای ہی مجھ عراہ
جو چاہی سو کر خج کو گنہ گار ہوں تیرا	انطا محبت تو ہو ادا قعی محسبی

کس شکل سی عالم کو تنه سپر آتسا  
 رسم کانه خوانان هو جو پو تیغ کا گھیل  
 جو نیده یا نیده ہی معروف جہان مین  
 غریب و غیری چاہو کہ دل پست جایی جان کا  
 کہی احوال ایک نوکر بیا اوسل فت جان کا  
 نیک بیکہ کہ دم نکلا اک دس یا حیران کا  
 دیانتا وصل کی شفق کہ کو تانہ چا دیے  
 پریشان بہر نہیں ہو جہ زمین اوسکی عارض  
 اوٹھا لو آئینہ اور کیمیا گھوڑی صورت  
 عزیزو ناگہان بجلی سی دل پر امن جاتی ہی  
 گرفتار حجت جو تر از اخلاص جانیس  
 تباکی سرد دہری سی خواہ سدا ایک کیون  
 نصیر الدین کی دیکھ کے لکھ غری مصروف بہر  
 تبسم یار کا باعث ہی اپنی چشم گریان کا  
 یہاں تک بھی تری تیرا بسنی مین کہا ہی نہ  
 سحر گر خواب سی اوٹھا تو ہتا دوران سر جگو  
 اسی وامن تلک تو یا نو سلفانی دی انی ناصر  
 زینہی دلی تلک اوسکی جلایا دامن کرو من  
 لکھای دشت قاتل سی جگر پر خشم بہ کار سی

و

مین محو تماشا سسر باز ارمون تیرا  
 ای ابروی جانان مین دل انگار ہوتی  
 جب تک کہ جین ستیا مین طلب گار ہوتی  
 پلا دو تار ایک ہو کر مری چاک گریان کا  
 کہ جو جانی قاصد بہان سی سوز ستا ہی دہان کا  
 رہا پس اوسکو بہان کہ مری دم عین ہوتا  
 کہ مری شبنم گئی یارب حو آیا زہجران کا  
 کہ مین بھلا ہو گا مری حال ریشہ ان کا  
 خیال آتا ہی دین اپنی گریستان کا  
 تبسم یاد تبتا ہی ملک رشت جان کا  
 تو بس ایک دم مین دم کہی ملک ملک  
 تو ہر یک اہل مین کہ مری من کرشی کوہ مستان کا  
 جدا ہی یعنی انداز غزل برا ایک محمدان کا  
 تماشا عشق کی دولت سی ہی جان تو را  
 کوئی دیکھی تو بہ جانی کہی عالم نیستان کا  
 خیال آیا ہتا ای رات کسی دور دہان کا  
 مگر تقدیر غور گزری چاک گریان کا  
 آرزو کجا تو بہہ دیجا اس اپنی سوزا  
 کہ دل مٹی لکا جواہر کا دیتی ہو ہی لکھا

نه تهي چشم چشم تجسبي کي کهون اي آبد پاي  
عبث تکليف گلگشت چمن ديتي بو تم يارو  
که گل کو دیکه که رستا کسی کا یاد آنای  
روشن پر دردی پر دردی کچه اشعارا طبعی  
دولتایون ہے دھیان اگر دل غلین بین  
نکد ان جام می میں گر پڑا ہوا ک کیفیت  
نہیں لکھی ملک جو چشم انجم ایک پل اپنی  
خواب اپنی کو کر غافل چو چایاں ہی ہر سنا  
زمین دلیں خیال اور چشم میں اسکا تصور ہے  
جہان میں اس جفا جو کی یہہ کیسچی میں ہر کوئی  
نظر کر نہیں کہو کس کو کی آنی جانی پر  
بشر کا کیا ہی موندہ ناصح ہم اپنا ہر کوئی  
دواغ تاب و طاقت ہی اگر چلنا ہی تم لے  
غزل لکھ کر کی یہی ایک لازم ہی بھی کہنے  
خرابی میں پڑا کیسی دالاجیب امان کا  
ہر استی ہی تم روز قیامت اور روزوں  
زمین پہٹ جایی کا شش اور ہی سناؤں  
نہ ہی ہے اب علاج اسکا کہ کوئی اسکو سیتی  
جہان میں نہان تک اسکی حسن کے گر ہزار

کومت کش کری تو مجھ کو یوں غار بیا مان  
غم فریقین خوشش آدمی تماشا کسوستان کا  
رہا غنچہ سودہ کرتا ہی دلیں کا پیمان کا  
کہ دل شتاق ہے معروف طرز ہر ایک کا  
کہ چون کے کو ماتم خار بین آنا ہر مہمان کا  
کہ یا جسم مست اسیکین دھیان آیا دھند کا  
خدا جانی کہ ہو دھیان کس ماہ تابان کا  
نہیں ہوتا ہی حسد کہ کوئی خواہن یہہ ہر ان کا  
برابر ہی نظر میں اپنی وصل دھرجان کا  
یہہ کتا ہی کی کیا فلا کا دل ہر انسان کا  
کہ نظارہ رہی ہے اوہی جاتیم حیران کا  
رو کر ہو فرشتی سی ہی ہر چاک کریان کا  
عدم کو کوچ ٹہرا ہی تری ہمار حسرت کا  
مقابل ہے جوی معرفت جرات علی لونا کا  
جو یہہ لکھا تو وہ ادھر اوجیہ ادھر تو وہ لکھا  
قباست ہی بڑا نکلا جوی کیا روجہ ہر ان کا  
کہ حدہ کیسچا کہہ اس پر دہ نشین کی عشق پیمان کا  
نظر آیا نہیں بن کے تینا چشم گریان کا  
کہ اس بگیا کیسچی سے تفسر ماہ کفان کا



مواہراتی در دید و نگہ می بودی چو عاشق  
عزیز چون سلب خو که اینی زلف سی ابلجی  
نہ دشمن کو بھی ہرگز گرفتاری لاری  
نیز کہا کوئی پیہ دنیا میں انصاف نہ صلب  
کہ یعنی وصل میں جہاں ہم جانا کی سوتی تھے  
جو کہ اب جو روز چر تو ہمہ ہونہیں گستا  
گوی مصلح پر ہر مروت اب تم حسب حال اپنے  
رہی ہر قسم جو ایک پر دشمنی کے در پنهان  
شب خیال تر ہ یارنی سوئی ندیا  
زخم دل پر پری تارون سی نکپاشی کے  
لبک تصویر کی بھی اکبر رہی باز سدا  
آب پاشی کے رہی شکر میں مہسای تمام  
وصل کی رات نہا مستی شمع و سخن  
نصہ کہ بودی جو دل تو نصف شب تک  
چشم دیدار طلب دار ہی چون حلقہ در  
بل بی درشت کتر خاک بھی محزون کو سدا  
نئی حیرت یہ کہچہ ارمان بہری آہ کہ رات  
یا تو سنا تہہ اپنی سلائی تیغ میں مشکو  
سہوٹ کہتے ہیں کہ سولی نہ بھی آتی ہی ندید

کیا چوری سی مردہ دفن تپاس خانہ ویران  
عبث ہی اسی اب کہتا میری حال پریشان  
گرفتاری ہوئی ہو تو ہر محو کس نہ اندان  
کیا دریا نہ اب احوال جو گردن گردان  
تو بہر بخت و کھانا تھا ہکو خو آہستان کا  
کہ ان لکھن دیکھا دی تو آہ کو صول جانا کا  
ہر لحاظ ہی کچھ کہتے ہی بھی دیکھ در دستان کا  
تو نہ حسب چہرے اب رونمای اور کو نامی  
ایک پل سرسبز نشا خانہ سوئی ندیا  
بجو فرقت کی شب یارنی سوئی ندیا  
عمر ہر یار کو رقا رنے سوسنے ندیا  
شب مری آہ شہر یارنی سوئی ندیا  
ای سنا تہہ اس بت عیارنی سوئی ندیا  
یار کو ہمیں یمن یارنی سوئی ندیا  
تیری آنکھ شب ہترارنی سوئی ندیا  
میری بختیر کی جہنگارنی سوئی ندیا  
ساری گہر کو تری میبارنی سوئی ندیا  
چچی چچی کے ہی سہ کارنی سوئی ندیا  
ہکو با دقہ دلدارنی سوئی ندیا

قطعہ

دلہ

اُسکي دربان جفا ڪارڻي سوئي ٿي يا  
 نديا مشوڻ ستم ڪارڻي سوئي ٿي يا  
 رات بهرديد ماڻو ٻارڻي سوئي ٿي يا  
 يار ڪو شوق ڀري رڻي سوئي ٿي يا  
 ته جي امانت جيڪي ٻيو ٻئي اڳي گهر اچيا هئا  
 تنهن قاتل ڦهري گهر ڪرڻ اچيا هئا  
 ڪرڻدي الله تي اُسڪو ڪر اچيا هئا  
 زلفين اُس رخصتي دل آيا اچيا هئا  
 رحبا عهد محبا اهي نام به اچيا هئا  
 ڪو ديا وڏو جهان سڀي خبر اچيا هئا  
 سانهه پيرا اور تيرا اهي شهر اچيا هئا  
 آئينه رڻا پيش نظر اچيا هئا  
 جان ب تها جلد لي تو في خبر اچيا هئا  
 هو تي بهرتي درنه رو اور بد ر اچيا هئا  
 يار ڦهري مير ي ٻيو جهي ڪر خب اچيا هئا  
 ڏيکيه ڪر گهر تانه آيا سڀي گهر اچيا هئا  
 امتحان ڀريري بانهي ڪر اچيا هئا  
 درنه يار ڪل خندان هي بنايا هئا  
 ڪل قسم سڀو چاغان هي بنايا هئا

اُس ڪي گهر سي جو ڪلا لا تو جهي ڊر ٻيو  
 جي لڳي انگهه ڏيان خواب مين تب اڳي جڳا  
 وڏو ڏهه پاي جناي جو نظر آئي ٿي  
 ڏهن تو مين غم ڏور ان ڪو بهي مروت ڪي  
 ڪر گهي جان سڀين تن سي سفر اچيا هئا  
 امتحان ڪو ٻو اهو سس ڪو ڏي ٿي مشتاق  
 قل پر ڪي خدا جاني ڪر ڏهه بانهي  
 وڏو ڪو ٻو لاشم ڪو ادي تو ڏهه ٻو  
 وڏو ڪسي تو لايو چا ٻا مير ٿي ڪر  
 ايڪه نگهه مين چشم مست ساق ٿي  
 تو تو بهاي مين بهي سس ڪر ٻو ٿي  
 چشم و دل سس ڪار ڪي بهي ٿي  
 اضطراب دل سسي ايد ٿي  
 سس ڪي جي ٻي ٿي ايد ٿي  
 ڏيکيه ٿي تو تو ٻي ٿي  
 غير ٿي مين مري حالت ٻي ٿي  
 اور ٻي ٿي ٿي ٿي ٿي  
 يا جهي سڀين ڪر ٻي ٿي  
 داغ ٻر داغ ڪر ڏي ٿي

انکو مطلب تھا کہ میری پریشانی سے  
 جھک دینا میں نہیں بخت اگر کرنا تھا  
 ہوتا جو حیران مجھی اس شکل سے کہ نہ نظر  
 کر خوشی تیری ہی ہوتے کہ بہہ نالان پلو  
 ایک عالم کی جو آنکھوں سے گویا خون آشام  
 بونق لا کر جو کیا اب مجھی نکشت غا  
 بنا اگر قابلِ رندان سے ازل سے مروت  
 ربطِ خوابانِ عشوہ کر چہوٹا  
 رات بھائی میری نالوں سے  
 نہ وہ کہہ کا ہوا نہ باہر کا  
 سخت زندانِ غم تھے دل تلے  
 مری سستی سے غمِ غدا اب میں  
 موسم گل بھی ہو گیا آخسر  
 نام لوں گانہ زندگی کا یہ سر  
 تم گیا اب بھی برسی دیے  
 سینہ خالی ہوا تو ہو مروت  
 آہ وہ کون تھا خدا مارا  
 ایک ہی تو ہی بد بلا ہی چشم  
 کسا غضب تھی وہ خورشیدِ ارد

ہر سہ زلف پریشان ہی بنایا ہوتا  
 رنگِ خال رخِ خوابان ہی بنایا ہوتا  
 صاف ایکہ حیران ہی بنایا ہوتا  
 تو مجھی بسبلِ بستان ہی بنایا ہوتا  
 کاشکے گوہرِ غلطان ہے بنایا ہوتا  
 اس سے تو شمعِ بستان ہی بنایا ہوتا  
 ابداً طفلِ بستان ہی بنایا ہوتا  
 دیکھنے کا نہ لپکا پر چہوٹا  
 روکے کہتے تھے مفت گہر چہوٹا  
 یا رگایا جس سے گھر چہوٹا  
 غچہ ایک دیکھی شست زر چہوٹا  
 سر جو توٹا تو در و سر چہوٹا  
 میں نہ کنجِ قفس سے پر چہوٹا  
 قید ہستی سے میں اگر چہوٹا  
 تجھی رونا نہ چشم تر چہوٹا  
 دل کی دکھ سے میں کس قدر چوٹا  
 جسنی اور عجبی مجھی لکا مارا  
 و لکھ بہر زلف جن پہ مارا  
 صاف جسنی کو بھی مارا

دیکھی بن غیر کو ہمیں تو یہ  
 میں جو بلو لاکہ سنگدل سیب تو  
 دہن لالہ حوہا پر خون  
 بعد مدت بی تہی محل ارون سے  
 وصل کی شب بھی میں سو یا آہ  
 دیکھ کر مجھ کو جب کھسا اوسنے  
 پاکی مرضی کھلا جو باتوں میں  
 جس صبر و خیر دلی معرفت  
 ایک بات میں کہتا ہوں اوسی کان میں کہنا  
 تو عشق بتان دیجو کیسکو نہ الہی  
 اس حوصلہ زلف پریشان کا ہون شوق  
 میں حسرت پر واز سی مجا دن کا عیب  
 وہ جانی لگی گھر میں تو میں در پہ کہہ اوٹھا  
 یار و جود و دیان میں اوٹھیں ہشتین کے  
 یہ نہ ہر عشق وہ ہی حسین کہنا صحیح  
 رستم ہی کوئی کیوں ہوتا سہی گندری قطعہ  
 کیوں جی بہت کم کیا ہی مرا خط و پیوست  
 اور غیر کا مکتوب جو اجا دی تو پڑہ کر  
 جو شعر کہہ کر دہن و ذوق نہ بخشی

الشکر شک میں جلا مارا  
 اوسنی پہر چھی اور کھلا مارا  
 چھٹا توئی کیوں صبا مارا  
 آج لوگوں نے پھر لڑا مارا  
 روز مجھ را کی خوف کا مارا  
 پوچھو کیوں چپ ہی یہ خدا مارا  
 یہ نہت یا کہ بس بت مارا  
 ملک دل فوج غم فی مارا  
 وہ بات یہی تجھ کو ذرا دیان میں کہنا  
 اپنی ہی محبت دل انگیز میں کہنا  
 عشاق کا دل حال پریشان میں کہنا  
 تو میری نفس کو نہ کستان میں کہنا  
 کہتی لگی دربان سی ہی دیان میں کہنا  
 اندر اسی گھر کی چھی دالان میں کہنا  
 زنا ری ایکٹار گریبان میں کہنا  
 مشکل ہی ہستم عشق کی میدان میں کہنا  
 یاطاق میں بانیہ وہ ایوان میں کہنا  
 عنوان محبت سی سلمندان میں کہنا  
 معروف نہ اوس شعر کو دیوان میں کہنا

بسنا اوسنی یہ مجھ کو کہ وہ در پر آیا  
 کس سی گنتی ہو دل اپنا ہی کی گہریا  
 تہا شب و جدہ پہ احوال پہ لگ گئی پر  
 دیکھنی مین نہیں آیا کوئی کجا سیدر  
 کیون ہو دین در دیوار کی جانب انگین  
 ولین مانی ہر کہ دون گامین ہمر کی تہا  
 روکنی اپنی گہری ہو گئے تعظیم کو سب  
 جاکی دان کیا مین دلت ہوئی اندر  
 بسکہ تہا لطف کی پردہ مین ہی منظور  
 حسرت ای عمر کہ اب کجسی جدائی گہری  
 دیکھ اوس پر وہ نشین کو ہوی غشی  
 طوق و رخ جب آیا تو یہ بولی بولی  
 جسی مینا ہی سدر راہ وہ تہا غارتگر  
 کیون کروں جذبہ الفت کو شاد رہا بدل  
 غیر مصفی کی دن آیا جو سہ سہی سہی  
 جب ملک لطف سی دل اوکی گرفتار تہا  
 نرمی عار کو دیکھا تو یہ سب زہتا  
 کیم گہر نیس تہا عیش کچھو موم حجو و تنغ  
 زیر دیوار طر فی تہن قیاب اب

بیخ اندر کی گنتی ہو یک باہر آیا  
 خیر صاحب نی کہا اور بھی باور آیا  
 چونکہ ریتا تہا کہ یہہ کی مفسر آیا  
 محض دل ہی تری سینہ مین پتہ آیا  
 کہ نہ قاصد ہی پتہ اور نہ کبوتر آیا  
 ناہر راج پیام اوس کا جو لیکر آیا  
 خون چکان تیغ نے جبہ شکو آیا  
 کہ اندر ہی گئی ہم نہ وہ باہر آیا  
 یہاں وہ آیا ہی تو اعیار کو لیکر آیا  
 مژدہ ای مرگ کہ وہ شوح شکو آیا  
 لای دلی مین بھی دالکی تب گہر آیا  
 لی مبارک ہو کج حسن تر از پور آیا  
 جو گیا کہ سہی مری طرح وہ ٹکرا آیا  
 نہیں انیکاری گہر وہ شکو آیا  
 مینی جانا کہ بس اب جہہ پیچ آیا  
 سہو غم سہی کہی ہو سہو کار تہا  
 در وقت کی سوا اور کچھ ازار تہا  
 بہتوساں مری کچھ تہا بل کو در کار تہا  
 جو کہ در تک مری جانیکا روادار تہا

رحم ستمہ سی نہ کون انکی جہانکا دلو  
 رات ہر ایک کی محفل میں مین بری گاہ  
 درد و فرت سی شب اپی ہر سوی حالت تک  
 تہجد کی سہی کی ہی شخص میں آہ  
 تہی یاد لب جان کش فی جانی کے  
 ہجر میں دیکھیں سب کا تاش موقوف  
 وطن روئی ہجر پار میں پوری کی ٹوک  
 پیوند اسکی دل سی بہ دل کچی نصی  
 کلام داغ دل جو ہوش تم زلف یار  
 ای نہ ایک اسکی عقبہ نظر زن نہ شک  
 موقوف شہر طاب ہی کہ وہ ہر بان ہجر  
 عشق کا سا کہی آزار نہ دیکھا نہ سن  
 بجو حسن نرم میں رہنا نہ دیکھا نہ سن  
 ہر مومنی کہی رد کلام وا عط  
 عشق کی راہ میں نفس قدم و خور کس  
 زگر و گل فی ہی اس باغ جہان نہ شک  
 بلی جرت کہ مین اوسنی پکارا در پر  
 ہم نشینی سی تری تری کے گشتا دہو دل  
 چشم وارسی میں اور گوش برادر قدم

چاک در کچھ نہ تھا حسرت دیوار ہما  
 گہوڑی کیا سو فقط میں ہی گزرتا نہ تھا  
 چاک زایسا نہ تھا کوئی کہ ناچار تھا  
 مرض الموت ہوا اور کچھ آزار تھا  
 در نہ جینی کا جا دیے کوئی آزار تھا  
 آہ و زاری کی سوا کوئی ہی غور تھا  
 جینی کا لطف و صلیں ہی یون جی تو کیا  
 یون نمی لاکھہ پس گریبان سی تو کیا  
 روشن کیا چراغ اگر دن دی تو کیا  
 چون زخم تازہ ایک ذرا بس دی تو کیا  
 چو رسی مہی یار کے ہوئے تو کیا  
 اکا جیتا کوئی جبار نہ دیکھا نہ سن  
 ناچ اور راک و مان پار نہ دیکھا نہ سن  
 اوسکی جرم مصحف رش نہ دیکھا نہ سن  
 گاہ مہمی دم رخت نہ دیکھا نہ سن  
 چشم اور گوش سی ای پار نہ دیکھا نہ سن  
 مہمی چون صورت دیوار نہ دیکھا نہ سن  
 کہی گویا لب سو فار نہ دیکھا نہ سن  
 عاشقوں کو کہی سکا نہ دیکھا نہ سن



ہر مول حسنی سنی و جمہم کی کولامحوت  
 سناہی جو دھرمی اپی و ربان کو ادھما کی اپی  
 سناہی تمہین مہی نرا دل و مار ای پانہ  
 و بی مین ہم کہ چون آیتہ کونکھی  
 ہمین رہتی ہی عاشق کو خبر کچھ و صلیق  
 اراد ای حسین گر کہتی ہو بھسی دل مانیکا  
 نہ تم بھض ہو صاحب نہین کچھ اور ہیکہ یون  
 یہ بات ہونی ہمین ہرگز بوسہ نہ کی ہو ہون  
 کرد انصاف کسہ مہی تمہین لیکن حکمہ دی ہو  
 خوشی سوا مین ہوتی جو دی محوت دل کھو  
 غضب ہی بس کی خاطر ہم ہوئی بڑا ہو کھو  
 یہ روز حج ہی باب گر و ریاست ہی  
 غم دوری فی جانانی کیا ہی مصحح تین  
 الہی جبرہ لغت مین ہی کیا نور بار د ہی  
 ہی چون صبا اوارہ نہ ہی غم مین لیکن  
 عجب دستور کیا یہ اقصی لغت مین  
 کہان الہی نصیب اپی جو بار و یا گہ آدی  
 موی ہی خلق میان نہ حضرت دیدار مین  
 بجی کیا کار و الہی صبا و شکر ہے

کہیں اس میں نہیں کیا نہ دیکھا نہ سنا  
 یہ پتھر میری جالی پر سیاہی تو کیا ہوگا  
 گرا کی باؤ تم چھوٹا لوگے تو کیا ہوگا  
 جواب رکھس ہو کر مونہہ چھپا لو گی تو کیا ہوگا  
 سین تم سہہ اپنی گرسلا لو گی تو کیا ہوگا  
 تو بری مونہہ سی مونہہ اپنا ملا لو گی تو کیا ہوگا  
 جی خلوت میں پس اپنی بلا لو گی تو کیا ہوگا  
 بڑھ کر چھپی کر مونہہ کو نیا لو گی تو کیا ہوگا  
 چین تم اپنی پہلو میں بٹھا لو گی تو کیا ہوگا  
 بروز اب چین لو کی پاچھا لو گی تو کیا ہوگا  
 ہمارے نام ہی بھاگی ہی وہ کلفام ہو کو کس  
 نظر اتنی نہیں جوجھجھوٹاں سو کو کس  
 کہ چھوٹا تو انی سی ہی ہر کام ہو کو کس  
 کہ تیری آہ اپنا اب کہ تری ہی کام ہو کو کس  
 پانی بوئی الفت چین ای کلفام ہو کو کس  
 نہیں لیتہ دفا کویتہ مطلق نام ہو کو کس  
 رکھو اب دور دل سی بھیاں خاطر ہو کو کس  
 کہ رویندہ ہو گی میں کہ سننا دہم ہو کو کس  
 جو ادنیٰ صد کی خاطر پہا دنیام ہو کو کس

آئی ہر تو بہ شکن بار بھاری اندون  
 کی جو ہی ایک برتنوش سی ہمی باری اندون  
 عاشقی کے نام سی وہ مہنگا ہی لامان  
 کیون نہ دامن تک اچون گل گر جانک ہر  
 عاشقون کو بار کب ہی جھگڑے میں حسن کے  
 ہو چکین آخر شمار کی وہ راتیں اب تمام  
 من ملا کر مای یار و یار مسمی بہر گیس  
 چشم کس صورت سی کہیں ہم لگا ہفت کی  
 جان و دل دینا و دین کچھ پہلا پٹھی میں  
 ضعف سی رز کا شکا بھی تری مایار کو  
 کچھ جزا ہی جو ہو جانہ تر بار عیش  
 آخری دیدار اوس کا دیکھنا ہی کو بھی  
 ہی تصور کسی پہ پائی نگارین کا سبب  
 آوی اگردہ خوش ادا اس آج نامی سودن  
 ہو دیا دنیا کی کب کامون سی اس کی دہان  
 نامہ بولادی جواب خطا مر اگر شام تک  
 ہی خرابی سب بہر زبان کی جو وہ ہولا جھی  
 کیون نفا ہی دل کی خاطر جان تک حاضر ہون  
 جو منہم جھگڑا ملا دی کہ وہ ماہ چاہ وہ

ولہ

ولہ

لاؤ جی بس ہو چکی ہر کار سے اندون  
 شکر سان رہی ہی دل کو بیقرار ہی اندون  
 دیکھتا ہی جو کوئی صورت ماری اندون  
 ہی خون اپنی دکھاتا و تشکر ہی اندون  
 امین کی ہو رہی ہی رو بھاری اندون  
 ہی مریض غم کو تیرے دم شمار ہی اندون  
 ہو گئی برشتہ پہر قسمت ماری اندون  
 غیر چشم عنایت ہی ہتھاری اندون  
 ہی فقط کھو ہتھ مایار گاری اندون  
 ہی زیادہ بوجہ سی سو من کی ہمار ہی اندون  
 پہر غشی اتھون پہر سنی ہی طاری اندون  
 دیکھہ جاتو اگر تو ایک رسی اندون  
 خون جو یون تکھون بے ہی زلف اندون  
 رتوز دین و دل ایمان جو ناگی سودن  
 جو بھلائی اچکا ایک دم دیان جو ناگی سودن  
 اوسی لکھو اگر کسی عسوان جو ناگی سودن  
 کہو دی اگر کاکر کو ہی زبان جو ناگی سودن  
 گہر نا تو آخری قربان جو ناگی سودن  
 شب ری کا گہر ہی نمان جو ناگی سودن

دل لیا ہوا ستمار او سبھی جو ناگ تو کھسا  
 او سکی در کو آج کی شب بقیل باہری تریے  
 یا تو دل و بی کا تھا انکار یا روٹھا جو وہ  
 ہو گیا مغرور پہرہ جو کوئی اس بات کو  
 میں سچ محبت کہی راحت سی نہ بد لون  
 بخشی کہی یوسف کو اگر بدیے ریحی  
 یہ رنگ رخ زرد جواب نہ کیو ہو میرا  
 گر لاکھ کوئی چھپہ قیامت کرے بر پا  
 اس عشق کی رسوائی میں یا ہی یہ عزت  
 ماوت ہی ذل اس غم الفت سی یہاں تک  
 دی خضر اگر چہ حیوان ہی تو ہرگز  
 جنت کو اگر بدی کوئی او سکی گلی سے  
 تو چاہی کہ اسی شکر خواب بدی نہ کر دے  
 ایسی ہی عداوت تری ہو سکی شکر لب  
 مردن ری پاس ہی وہ کچھ قناعت  
 رئیس و جاہلی میں بکوا دیم اون پڑھن  
 پوچھو پای ذرا آہ و سوگم کی گزرتے ہی  
 گنہ گار او گنہ گار سب بکھڑائی میں حاکم کا  
 جبرائی میں لو نہ ہوئی جھوٹو گنہ گار کی یا رب

دل

ولہ

وہ تو محسوس گم ہو جاتا وہاں جو ناکی سو دون  
 دوستو اس بات پر دربان جو ناکی سو دون  
 بول اوٹھا میں ہو کی بی اوسان جو ناکی سو دون  
 ڈال دی تاحیج کے جا کر کاج ناکی سو دون  
 عیش دو جہان اسکی مصیبت ہی بد لون  
 زندان میں پروں پر کسی صورت سی نہ بد لون  
 فاروقی اگر بدی دولت سی نہ بد لون  
 تو ہی تری قیامت کو قیامت سی بد لون  
 حرمت سی کوئی بدینے تو حرمت سی بد لون  
 گر بدو خوشی سی غم الفت سی نہ بد لون  
 وعدہ تری چشم عفت سی نہ بد لون  
 مر جادون دلی تو ہی میں جنت گما نہ بد لون  
 یہ یاد رہی تری شہزادت سی نہ بد لون  
 میں نزع میں ہی تقدیر شہزادت سی نہ بد لون  
 اسکندریہ و اراکی ہی شوکت سی نہ بد لون  
 یہاں رہتی ہی ہم نالان زمان آہنی ہر ہر میں  
 کہی وہ سنا نہ غیر ذکی او ہر سی جو گزرتے ہیں  
 کہی جو زیر دیوار اون کے جا کر پڑھتے ہیں  
 کہ سب پر کھل گئی حاجت وہ ہو کر چھوٹے ہیں

غم و عشق میں کیا آدمی کو غفلت آتی ہے  
 تو بس اوپر کی دل سی ہر کوئی سنی اکثر  
 ہزار غبارِ سبھا کرین اب انچ پنج اونکو  
 ڈبا دیچے اس ختم ترکو کیا کو سون  
 کھی تہا محبی کہ سو کو کس روز چٹا ہون  
 یوں ہن بٹل سی مریے مفت لینگ دکو  
 رقیب ایکدم اوس سی جدا نہیں ہوتا  
 شب وصال کی ہونی ہی چاک جیکے  
 نہ اکٹھ بہر کبھی اوس ہر شمس کو دیکھ سکا  
 پڑی ہن سیدہ سی دل تک مری ہزاروں جید  
 گل اون سی نرم میں پوسر طلب کیا تو کیا  
 جفا نین بتری آتی ہن یاد آخر شب  
 وہا ہی اپنی یے غلام کو اوستی نہ معرفت  
 اند کر ہی عشق کا بید رنجہ ہے  
 صبطح کہ میں شہر میں مشہور ہون مجھون  
 ہو میری طرح ہی بھی ایک دن گرا بیے  
 صبطح مجھی کریتے میں احباب ملاست  
 جیسی مجھی دوڑا ہی ہر دم دل مضطر  
 صبطح کہ میں طاعتِ سحر سرور دن بون

قطعہ  
 دل

کہ اب ہم اور وہ دونوں بیداری سی مٹتی ہیں  
 برا کہتی ہیں ہم اونکو وہ بھوتام دہرتی ہیں  
 اونہو کی دل سی ای پریم کب اور بے بین  
 جلا دیا مجھی سوزِ بگر کو کیا کو سون  
 گیا تو مری گیا نا تمہر کو کیا کو سون  
 بغل ہی گرم کی مفت بر کو کیا کو سون  
 یہ جلی مٹی ہی اوس ربی سیر کو کیا کو سون  
 طرب کو کر دیا مٹم سحر کو کیا کو سون  
 دغور تکہ و قصور بھر کو کیا کو سون  
 غضب کیا مڑہ رخسہ کر کو کیا کو سون  
 جیا کسی بنین اس شہ کو کیا کو سون  
 لحاظ آئی ہی پہچلے پھر کو کیا کو سون  
 اب اور اوس بت مبادا کر کو کیا کو سون  
 جو ہی مجھی ہو دیے وہی آرا بچی ہی  
 چہرین یونین ریکے سہ بازار بچی ہی  
 دکھلائی مزا حسرت دیدار بچی ہی  
 سمجھائیں یو میں سب تیری غم حوار بچی ہی  
 بیتابی دل لی اور ہی ہر بار بچی ہی  
 دیکھون عمل حب کا طلعہ کار بچی ہی

حیض کے چھوڑنا چاہے کرنا  
 راتوں کو بیان جیسی کہ ہم گشتی ہیں تارے  
 حیض کے اوٹھنی نہیں دیتا ہی جی ضعف  
 جس عورت میں درپڑی کریمان ہوں  
 حیض کے میں مفت کا تیرا مون سلائی  
 حیض کے رادل ہی گرفت رخیالات  
 چون چلو کہ میرہ خونبار فی مروت  
 کیونکہ دامن جاؤں دلا تو بھی تلا تو بھی  
 تیرا کہنہ وہ کری ناکری ای ہمد م  
 آتی ہی پوچی ہی کیا دکنی حقیقت تیار  
 عاید ہم جہان اورنگی ای فام  
 تیری کہنی سے سدا رہی جا پہن گے  
 رخی تیغ کہہ اوسنی یہ دل کر کے کہ  
 ہستی جو نامی ہی تو سو نہ کے دکھائی دلو  
 گو کہ لکھائی عتاب اوسنی بہت گڑھ ایل  
 فکر کی کہیں دل دکھو کر دن کی مروت

ہو کہ لگانا نہ سداوار بھی ہے  
 اکھون میں کٹی اور شب تار بھی ہے  
 جتنی میں غش آوی دم رفتار بھی ہے  
 روتی ہوئی دیکھو پس دیوار بھی ہے  
 کرنا پڑی ایک اور کا دربار بھی ہے  
 کھٹکی لگی رومین یون میں دو چار بھی ہے  
 شہر کر سی زردی حار بھی ہے  
 جو کہی دور ہی سنی دیکھ کی بیان آتو سہی  
 ایک تو اپنی طرف کسی اوس کی کچھ تو سہی  
 ہوش ملک میری بیا آئی دوس تو سہی  
 نو دامن جا کا اس موہنے سے اری جا تو  
 ہنشین پہلے اوس کی راہ یہ تو لا تو سہی  
 دیکھیں کیونکر اسی لوائیگ سوا تو سہی  
 دل بھی لے لیجو مگر نہ کہیں دکھلا تو سہی  
 شکر کر جہین کہ خطا بارے بھی تو سہی  
 دورہ میں اس یہ غزل اور ہی تھا تو سہی

مختصر عمر حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ علیہ

عمرہ میں تیری مومنہاں ہی فن حادوگری  
 ای چہرہ دریا ہی تو شک قان آدرے

عشق ہی طائر سرسبز ہی جلوہ خور و پر  
 جس کی کڑی چاہی ہی تیری مورتیں برے



ہر چند وصف کتم در حسن زبان لازمی	
نقاس قدرت سے تجھے بدم بنایا کس بس سدا ارمق و ہر کام چنیدیکھا غور کر	جستے لگے نقش تھے بے روپ نظر ہرگز نایا بد در نظر نقشے زہر و خیر
شمنے ندانم یا قہر کے ندانم باری	
مستحق حرام ناز سے توجہ کرتا ہی جان چاہیں کہ اہلین جان کے سوچ میں لگا کوئی	چون سایہ رہتے ہیں پرے عشق بے تاب و ای راحت و آرام جان باقد چون سرور و
ز انسو و دوا میں گارام جان باری	
رہتی نہی عاشق سے تجھے کس کھنگ پراستہ ہی عشق میں دیکھا کہ یہ صورت ہی	باندہ نور و سایہ کے کچھ اور انیس نہیں من تن شدم تو جان شدی من فندم تو تن
ناکس کوید بعد ازین من کیم تو دیو کی	
مانا کہ مافی آج ہی ترا قسم حسن آفرین گو رنگ لاکھ تو پر ہم ترے قاب میں نہیں	کہنے ہیں تو نے عمر بھرش جان ناز میں صورت گزریا بے چین و صورت آہ میں
یا صورتے کس عین مارک کن صورت کی	
در پر جو اپنے دیکھ کر گدھے سوخ بے جا معدن سے رو دیا اور رو کے بے قطع رہا	ہو کر غضب کہنے لگا کوئی ہر امید بے جا خسرو غریب است و گدا فادہ در شہر تبا
ہند کہ از بحر صد سو غویان بگری	
محسن جو احاطہ علیہ الرحمہ	
بیچہ چہ جہ سے غم و درد و جدتہ کفران لکھا نہیں میری تقدیر میں سوائے سزا	ازل سے مجھ کو بنایا سنا سے قراں سدا کس جو میں خستہ مبتلا سے سزا



	کہ عین ہرگز نشن و در بلا حیران	
عمر سراق سے آریکے ہون سدا بید م ہر ایک دم میں مرا میر حق میں تیغ و دودم	طرت خلک کے یہ کہتا ہوں دیکھ کر ہر دم کجا روم حکیم حال دل کر اکو یم	
	کہ درویش بے زور ہرگز سراق	
بہر ایسی کہ دل جان میں تیرے ہجر کا غم جس سے ملے تو بتقریب انتقام الم	بنا ہی چشمہ خون جگر یہ دیرہ غم سراق را البتہ اق تو میتلا سازم	
	چنانکہ خون چکانم ز دیدہ سراق	
کے تین ہجر نے آریکے مجھے جو رستم کہ دل ہی دلیں یہ سوچا کروں ہو نہیں	قویں رہا ہی بہر غصہ سے اب میرا عام اگر بدست من خستہ فراق را بجشم	
	بہ آب دیدہ دم باز جو بہا سراق	
تمام عمر ہا دوستوں اس سے سب ذرا سمجھ کے کہو بات از برا خدا	اور اسپہ کہتے ہو تسمت کا تو ٹوٹ گوا سن از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا	
	گر ز ادرا مار از رے سراق	
اسیر بند بلا ہن یہ ناتوان شب و روز سنائے ہن جو بھوت کی فغان شب و روز	سبب یہ ہو کہ وہ انکھوں سے ہی نہاں ازین سبب ہن محافظ چوید لان شب و روز	
	جو بل سحر ہی میز نم کو سراق	
مخمض غزل صاحب الم مرزا سمر الدین المتخلص شایب		
نار پہلو میں میرے دستہ و خیر لاکھوں سنگ غم ہدیہ کے پریشانی دیر لاکھوں	لوڑ دے ہر گز تن میں میرے شتر لاکھوں کوئی دیر نامہ ہن خلک اورستم کر لاکھوں	



دوست چو صفہ کیسو سے کسو کے		
م عشق تباں ترک ہی کر بیٹھے تیرے کب سے آزاری دیکھ لگا چشم کو ت سے	لگ چلنے نہ تھے اور کہیں چوتھے تو سب سے تسخیر دل اُنکا ہی نظر آئے ہیں جب سے	تو یہ وہ دیکھے ہو بارے کسو کے
نام بچے یاد آ رہا ہیں اب وصل کے اوتار سر پہوڑ کے مرجان دل تیری ہاتھی سنا	اس وقت غرض نہ رہی گنتی ہی تری یا کس طرح بچے گل پڑے بس نہ کھل رہا	ہم پہوڑ تھا پہلو میرا پہلو کسو کے
آفت ہی طبیعت کے نغمے کا یہی فسون ہر رنگ میں سو جہے ہی مجھے شوق کا مضمون	از یک سر ابا یہ ہوں ایک شخص کے نغموں کس طرح یہ عید کو رو کے نہ دیکھوں	منا ہی لال غم ابرو کے کسو کے
افسوس سہلا افسوس کہ ایک ہم ہی ہوئے تو اس ستم ایجاد سے کہتی نہیں کیوں	اور غیر جلا یا کرے اس نرم میں یونین ست غیر سے باتو نہیں ہو سرگرم کیوں	سزا کینچے کی کش بن ہو کسو کے
چندے عمل جب کے لئے ارزو خامی سب دیکھے جو مہر تیرے ہود اگر خامی	ابھی جسے ہمیں عار ہوئے اسکے سلامی کیا تھا کہ نہ ہم کر یکے کے لئے نامی	اگر کہہ ہوا افسوس ہے نہ جاوے کسو کے
مختصر لفظ عبد الرحمن خان المستخلص بان		
نبی جیتہ خون چشم اشکبار دین نہرا حسرت و صد حیف و صد نہار دین	بچا نہ قطرہ خون بکھر مکار دین ہوا ہی نرم و از غم جسے زار دین	

بہشت پہلی ہی لیکن نہیں ہو مار دینے	
ملا جو تہجہ سے کسوراء میں پایاں گرد	تو دیکھہ دیکھہ میرا حال ناز و چہرہ زرد
ہنسنا زرد لب ایک ہرکے ناز سے دم ستر	گڑا ہوا دیکھہ مجھ کو تو اس طرح بدیر د
نہان زبان پر چو لہو دیکھار درینے	
پچھے میں ہول گلستان میں ہر تہیہ کی	ہر ایک جاہ میں ہر خان باغ نشیون میں
بہرے میں لخت دل غنچہ گل دامن میں	گزر ہوا تھا یہ کس رنگ گل کا گلشن میں
کہ بھلاقی میں یوں طبعین ہزار درینے	
انہیں ہی کو میرا یاد آستانہ اظلال	پر ایک تیرا جو چہلا ہی یادگار وصال
اسی کو سینہ پر دسرتا ہوں خراب کرکراں	جو گل میں کہاے کہوں کس طرح بچھا
انہیں ہی پاس کس کو تر ہی انی نگار درینے	
گرم سے تو جو قتل میں جودہ فرمایا	رب کہ مجھ کو تنہاے مرگ میں پایا
تو سب کو قتل کیا اور مجھ کو ترسایا	کو سے تشنہ پر میرے سبجہ نہ رحم آیا
درینے تو نے رکھی تیغ ابدار درینے	
نہ آب میں ہی یہ معروف کسے دستان	نہ پاشش ہم دیا ہی نہ ضبط آہ و فغان
نہ باجھڑنے سے ہو ہم دیدہ گریا	نہ دیکھو تاب ہی وقت میں کیا کروں ا
نہ چین دہی ہو جان یہ مضطر اور درینے	
محسوس معروف برغل ان	
نادر ہاے بے اثر بے فائدہ	زار ہی ستام و سحر بے فائدہ
کیجے کیوں جی کا خضر رے فائدہ	گر یہ ام ای سیم پر بے فائدہ

رنگ رزد چو زہلے فائدہ	
نے تو نقش مدعا کی چشت	نے صحت غم ہی کو ملتی ہو شکست
عجب دیکھا ہو دل افست برست	نالہ من سرسبز سے حاصل است
گر یہ من سرسبز سے فائدہ	
رو کرے جو ایک بوسہ کا سوال	وہ کرے کیا خاک عاشق کو خال
لب بآتی ہی تمنائے وصال	ای صنم ای سرسبز جان جمال
از تو امید نرے فائدہ	
نزع کی حالت میں کیا ہوتا اگر	دیکھ جانا آکے مجھ کو یک نظر
و اے حسرت ای بے دوا گر	جان لب دارم نے داری حسرت
بے نومردن سے خبر بے فائدہ	
ہر گھڑی تو یہ جو کرتا ہو بیان	دل لگات اس میں ہی جی کا زیا
تو کوئی قاضی ہی تحب کو کیا بیان	نا صبر من دانم و عشق بان
فائدہ کسرت درے من فائدہ	
کہتے ہیں مروت ہی کو کیا زبون	میر کو بھی کہتے ہیں مرد و خون
کرتے ہیں سودا ملک ثابت جنون	قدر شعر حسن کہ میر و انز کون
سے خورم خون جگر بے فائدہ	
<b>مختصر غزل میر نظام الدین المتخلص بہ بمنون</b>	
ہی داد خواہ مجھ سے داد و قاسم	راضی ہی تیری خواہ سے خدا و جاسم
کیا لگ جانی ہی تجھے ہو او دہوا سے ہم	لگمت کو تجھ سے ہے ہی نسبا و حسام

لے عطر نہ سکتا ہے قبا اور جاسے ہم	
کرنی ہی کچھ عمر بسر راہ عشق میں	ہر کسکو جان و تن کی حسرت راہ عشق میں
یعنے گئے ہیں سر سے گدڑ راہ عشق میں	دینا ہر ایک کام یہ سر راہ عشق میں
الفت سے سیکھتے ہیں غا اور و قاسم	
رہتے ہیں روز رات کورنے سحر تک	بچکی سی ایک لگتی ہو دو دو پہر تک
پا ہی نہ پہر دعا کی رسی اثر تک	پو نہی نہ ایک بار اجابت کے در تک
تنگ آئی ہوا سے دعا اور دعا ہی ہم	
لازم ہو دو دستوں کو رہیں دستہ بہر	احساند خوبی خلق کیکر کر
ہم نہ بھی فیض گلشن ہستی سے بہر دور	دامان بہر کے لیے مکھن سے ہر سحر
کل سے چمن چمن سے ہوا اور ہو اہم	
دلین بہر کے ہیں لبک محبت کی شوخیان	ہر عجب گل کا اپنے گمان میں ہر گلستان
نیزنگ کارخانہ دل کیا کروں میان	ہر ایک تازہ رنگ سے خون بدل بہان
خون تیرے ہاتھ سے ہی خدا اور ختام	
راہ طلب میں کس کو میرے ہی باز گشت	یہاں ہر قدم ہی صورتِ خاتمہ شبنم و شبنم
دیوانہ شوق کی مت بوجہ سرگشت	سرگرم جستجو میں یہ لبک دشت و دشت
منت پذیر مجھے ہیں با اور با ہم	
یون اب کو ہی بڑا دوسے کسوئے ہزار بط	پر بے مناسب کا نہ ہو اعتبار بط
ہونا ہی اپنی جس سے ہے حسیار ر بط	آشفہ سے رکھے ہی سیر روزگار و بط
شاید سے سو دو کو بل اور بل ہم	



ایسا کا گرچہ معجزہ آرا سے ہی کیج	لیکن مرلیں عشق سے شرمائے ہو کیج
مرد و درد عشق کو کہے ہی کیج	محمون کا درد ویکہ کے فراموش کیج
عاجز ہی اس صحت کو داورد و اہم	
محسن بر غزل محمد ابراہیم دوق	
جو کوئی شوق بت سفاک پر ہو جائے ہی	خجربیداد سے آخر شہادت بائے ہی
لیکن ایسی موت کہ ہر ایک کے ہاتھ کو	سردیوت و نوح اپنے پاس کے زیر پا ہی
یہ نصیب ادا کر لوٹے کی جا ہی	
مین پڑا ہون قید میں اور سوہم گل ہی	شوق کو مروج صبا بے تابیان کھلا ہی
سخت تنگ آیا ہون بیٹھے جی گہرا ہی	رحمت ای زندان جنون زنجیر کھرا ہی
شردہ خار و شت پہر تو امیر کھلا ہی	
ضعف سے مشکل ہو اب تر کا نیا ہی	روز اگر چلتا تو مر جاتے کہیں جلے ہی
ناتوان ہیں کس طرح ملی کر سکیں راہ عدم	ہاں مدد طاقت کہے ہی ضعف کیے میں دم
دیکھئے لب تک خدا کیونکر مجھے پہنچا ہی	
مرنے مرنے پہر چکا ہون زخم میں کشتا ہی	کیا عجب گمراہ کسے ہی میر پیدا ہی
لذت بیداد قاتل میں ہی کیسا نک	واہ و اشور محبت خوب ہی چہر کا نک
استخوان میری ہاں کس سے مرے گیا ہی	
چہ نفس چہ جڑتے ہیں اہ گرم سے میر شہ	خون دل ہر دم بہا جاتی ہی گم ترگان تر
کون ہی اس وقت میرا جو میری خیر	بس کرم سوز درون میں جانے دل دہرا ہی
میں جو سن گریہ جاتی میرا ہی چہر ہی	

سبک درو حسرت دیدار سے تھا بیقرار	کہو دیا بچارہ ہے سستی کا رنگ عینار
گنگش میں مرگ کے بیچو دیر اس وقت	نہیں میں بھی ذوق کو تیرا ہی پس ہی انتظار
جانب در دیکھتا ہی جیکہ ہو شل جا کر	
محکم غزل غراب اسد اللہ خان ہار دسرا مختص بہ	
شعور در دہل اہکار کہوں یا نہ کہوں	ہی بچارہ صفت گفتار کہوں یا نہ کہوں
کہہ تو کہہ اہ بیت عیار کہوں یا نہ کہوں	اپنا احوال دل راز کہوں یا نہ کہوں
ہر حیا مانع اظہار کہوں یا نہ کہوں	
اپ سے ہی دل درشت زدہ کیہ سے باہر	تسہی ہی میں نہیں انداز کے دہر سے باہر
حرف بیجا نہیں آتا مرے لب سے باہر	نہیں کر نیکیا میں تقریر ادب سے باہر
میں بھی ہوں محسوس سرکار کہوں یا نہ کہوں	
باب بیخ کے گشتان کی حکایت سمجھو	مرنے لگی اسے یا کوئی روایت سمجھو
خیر جو سمجھو سو سمجھو یہ نہایت سمجھو	شکر جو سمجھو اسے یا کوئی کھات سمجھو
اپنی ہستی سے ہوں نیراز کہوں یا نہ کہوں	
دیکھ کر بیکسی عاشق باری دلی	ہی سوید اہی سید پوش عسناداری دلی
مگر سے ہوتا ہی مگر دیکھ کے لا چاری دلی	اپنی دلی ہی سے میں احوال عسناداری دلی
جب نہ پاؤں کوئی غمخوار کہوں یا نہ کہوں	
کوئی کرنا ہی گلا ہی جو کسو اپنے کا	لوگ باور نہیں کرتے ہیں یہ ہو سکو ہلا
ہی یہ مسکلی کہ بہین اور سے جگہ شکو	دل کے ہاتھ لے کر ہی دشمن مانو
ہوں ایک ہی میں گر حاکم کہوں یا نہ کہوں	

پہلے تو عاشق عکس کی زبان ہی مستار	شک و بیابی و فریاد و فغان جو غماز
یعنی ہر پردہ میں ایک حرب کا نہان جو غماز	میں تو دیوانہ ہوں اور ایک جہان جو غماز
کو شش میں در پس دیوار کہوں کہوں	
ہر سخن و آشد و لگی مجھے معذرت مدد	ہوں بزدان سخن صورت قفل مجب
دلیں باتیں امن بہری جبکہ زیادہ از حد	اپسے وہ میرا حوالہ بنو چہ تو اسد
حسب حال ایسے بہر شکار کہوں کہوں	
محسن بر غزل اسد	
جیسے کہ رنگ نیرے در پہ گزرتا تھا	مہر ہی جاوینگے تیرے کو نہ چین گہر نہ گنا
ہر یہ خیال میں عمر بسر ہونے تک	آہ کو چاہئے ایک اثر ہوتے تک
کون جیسا ہی تری زلف سے گہر نہ گنا	
پوچھ کر دیا محبت کے یہ مجھے بزرگ	ہر حجاب اور مہر و صورت بطور سنگ
کیا کرے اس میں شہنا کا کوئی غوص نہ گنا	وام نہ موج میں نہ حلقہ صد کام نہ گنا
وہ کہیں کیا گزرتے ہی قطریں گہر نہ گنا	
گرمی مہر محبت کی اگر لاوے تاب	دل ٹھیل جانے سے بجای ہی بات نہ گنا
میں سمجھتا ہوں کیا یہی سخت خدا	عاشقی صبر طلب اور تمنا نے تاب
دل کا کیا رنگ کروں رخ مگر نہ گنا	
ایک دم سے جو حیران و بزدل تم بن	کھاتا ہوں شب ہجران میں تو کس گنا
جنہ عشق تمہیں لے کر گیا بیان کیوں	ہے مانا کہ تغافل کو دے گے لیکن
خدا جیسے ہم کو نہیں نہ گنا	

صاف دہشتہ بندی جو دنیا کی سبھی غافل ایک نظر بکشتیں زمین فرصت سستی غافل	غور سے دیکھ بند ہی جو پستی غافل کس پر دے پیر جراتی بچے سستی غافل
کری بزم ہی ایک نقش تر ہو گئی	
پراسے اپنی نصیحت ماحود کیا محتاج غم سہنی کا ارادہ کس سے جو جزو گ علاج	دل کڑا دیکھا تو صورت نہیں مزاج جس میں آتا جو کہ ایک وجہ سے سمجھا آج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہو کر ہو گئی	
س	
<p>اس شخص شمس الدین نواب احمد خان بہادر معروف بہرزا نوشہ خاندان فخر اور روستا کا قدیم اکبر آباد نیک بنیاد کے صاحبزادے دارو شا جہان آباد شہر مہار کے ہیں اور بے اس مرتبہ کے ہیں کہ سنجاب ابن دائل مقابل افج ہندوستانی انکی کے حصص حاصل کا مہار شہر سخن فہم و سخن دان اس بانیہ پر کہ متنی و کعب باوجود تباہ اور ہندو لگی کے مانند بحیثیت پلے والو کے انکے حضور شاعر عاشقانہ اور مضامین آزادانہ لکھی جلیت وہ دیوان نظیری مرتبہ بے باکانہ اور مرتبہ پروایانہ اسکی رشک وہ عبارت بہر خوان لیا اچھے سے انوری ایک اوسنے فرما رہا خانہ فی بخاروب کشتی مستعد لبر ویا فیضی سے کیونکر لوگ فیض کو نہ پونچے جیکہ وہ بکے ایک ادنی اس گروے فیض کو پونچا صاحب دیوان و تصانیف گزشتہ سے مریخہ گوئی زبان اردو کا ترک کیا مگر ایک دیوان چھوٹا سا قریب پانچ جز کے تصانیف نواب مدوح سے نظر عاجز سے گذرا</p>	

اسی سے یخیزد اشعار بطور یادگار مندرج گلدستہ ہذا کے لئے لکھے گئے مگر چون کہ نواب ممدوح  
حالت صبا سے اچانک شوق زبان فارسی کار کہتے ہیں اور اشعار فارسی میں عارف شخلص  
کہتے ہیں جنانکہ ایک دیوان چالیس جہز کا زبان مذکور میں شامل ممدوح کا کاتب  
طبع میں لکھا ہے اسلئے اب مکر اشعار اردو دکان میں کرتے ہیں

### انتخاب اشعار دیوان نواب آغا خان بہادر

دوست غمخوار میں بری سہمی فرماؤ گئے بے نیازی سے گدڑی بندہ پرور گئے	زخم کے پہرے تک ناخوش رہ جاؤ گئے کیا ہم کہیں کے حال دل اور آپ فرماؤ گئے کیا
حضرت ناصح جو اوین دیدہ دل فشرزا اج وہاں تیغ و کفن با نثری ہو جانا ہو	کوئی جھکویہ تو سمجھا دو وہ سمجھا دیو گئے کیا عند میرے قتل کرنے میں وہ لب لاؤ گئے کیا
کر کیا ناصح نے بھوکھیا چاہیوں سہی خازن اور زلف میں زنجیر سے بھاگ گئے کون	یہ جھون عشق کے ازار چھٹ جاؤ گئے کیا تین کر خدیو غار خزان سے گہرا دیو گئے کیا

ہر اب اس مسمومہ میں خط غم لکھتے ہیں  
ہے یہ لانا کہ وہی میں رہیں کہا دیئے گئے

عمر نیاز عشق کے قابل نہیں رہا جانا ہوں دماغ حسرت جھٹلے ہو	جس دل نہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا ہوں شمع کنتہ درخشاں محفل نہیں رہا
مرے کی ایدل اور ہی تیر کر کہ میں تیرو دے شمع جیت در آئینہ بازی	سنا یاں دست و بازو سے قاتل نہیں رہا یہاں امتیاز فاقہ و کامل نہیں رہا
ذاکر دے ہیں تیرے بند قبا جی حسن کر بن لہا میں ستم سے زور زگار	غیر از گاہ اب کوئی حامل نہیں رہا لیکن تیرے عیاں میں غافل نہیں رہا



حاصل سو اسے حسرت حاصل نہیں رہا	ایسی ہوا گشت و فائز کے وہاں
بیدار عشق سے نہیں تیار ہوا جبدل پر ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا	
<p>در نہ ہم چہرے کے رکھ کر عذر مستی اکیون اس بلذ کی نصیوان میں جی رہتی اکیون رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی اکیون بے صدا ہو جاؤ گا یہ سار مستی اکیون</p>	<p>ہم سے کہل جاو بوقت پیچہ مستی اکیون عمر اوچ باغی عالم امکان نہ ہو راض لے پیتے تھے می لیکن سمجھتے تھے کہ نفسہ ہائے عنکو بھی ایدل غنیت جانتے</p>
<p>دہول دمپ اسکی را پانا زکاشیوہ نہیں ہم پر بیٹھے غائبش دستی اکیون</p>	
<p>کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں کبھی آنسو کو کبھی اپنے گہر کو دیکھتے ہیں یہ لوگ کیوں میرے رخم جگر کو دیکھتے ہیں ہم اوج طالع بعل دگر کو دیکھتے ہیں ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں ہم بھی ایک اپنی ہوا باندھتے ہیں برق کو باہر حب نہ دیتے ہیں اشک کو بے سرو پایا دیتے ہیں مست کب یقیناً باندھتے ہیں لوگ نامہ کو رشتا باندھتے ہیں</p>	<p>یہ ہم جو چہرین دیوار و در کو دیکھتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں ہماری خدا کی قدرت ہی نظر لگے نہ کہیں اپنے دست و بازو کو تیرے جاہر طرف کلمہ کو کیا دیکھیں تیرے تو صحن کی ہوا باندھتے ہیں آہ کا کسے اثر دیکھا ہے تیرے رخصت کے مقابل او عسر قید سنی سے رہا لی محسوس نہ رنگ سے سوزا شدہ گل عطیہ ہائے مضافین بہت ہو چہرہ</p>



اہل تہمیر کی داناہند	کیان	ایکون برس ہی حسد بانہ ہو رہی ہیں
سودہ پر کار میں خوبان کہ اسد	میسے بیان وفا بانہ ہیں	
نوں دام بخت نصیب کج خواب خوش دلے	غائب یہ خوف ہو کہ کہاں سے ادا کروں	
کی وفا ہمسے تو غیر اسکو جفا کہتے ہیں آج ہم اپنی پریت فی خاطر افسے اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ کہہ دین اجاے ہی ہو تی ہو جو ذلت غم سے ہو پرے سحر حد اور اک سی اپنا مسجور پاؤ انگار پیسے تجھے رحہ آیا سی ایک شہر دین ہی اسے کوئی گھر لگا دیکھنے لانی جہاں اس شمع کی نون کیا	ہو تی آئی ہو کہ اچون کو برا کہتے ہیں کہنے جاتے تو ہیں چھو دیکھنے کیا کہتے ہیں جو می و نعمہ کو اندوہ رہا کہتے ہیں اور پرہیز کون سے مالے کو رس کہتے ہیں حبیبہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں خارہ کو تیرم مہر گیا کہتے ہیں اگ مظلوم ہی کھو جو ہو کہتے ہیں اور سکی ہر بات یہ ہم نام حسد کہتے ہیں	
درخت و شہد اب مر نہ کہہ رہا یہ	مر گیا غائب شہد نوا کہتے ہیں	
رہو تا ہوں جب میں پیسے کو اس سیم تک بان مرام کی جستجو میں پیر امون جو دور دور الہذریہ ذوق و دست نورد کی بعد مرگ جو جو پیش گل نہا رہیں یہاں تک کہ نہ مر طر شب کو کسی کیے خواب میں آیا نہ ہو کہیں	رکھتا ہی حسد سے کہیں گے با بر کن مالو تن سے سوا نکلا رہیں اس حسد تن کے مالو پلتے ہیں جو ذبح و میرے اندر کفن کے پانو اور رتے ہوئے اچلتے مرغ جمن کے پانو دیکھتے ہیں آج اس حسد ناز کیدن پانو	

غائب سچے کلام میں کیونکر فرما نہو  
چیتا بون دہو کے حسد و شہین سچ کی بات

<p>ہم سخن کوئی نہو اور ہر زبان کوئی نہو کوئی ہمایہ نہو اور باکسان کوئی نہو اور اگر مر جائے تو نو خون کوئی نہو طوطی کو شش جہت سے مقابل ہوا طاقت کہاں کہ وہ کا احسان اٹھائے یعنی ہنوز منت طغیان اٹھائے ای فانیان خراب نہ احسان اٹھائے یا پردہ تبسم پہنان اٹھائے بہون پاس انکو مقید حاجات چاہئے آخر ستم کی کچھ تو سکافات چاہئے مان کچھ نہ کچھ نافی امات چاہئے تقریب کچھ تو بھر طاقت چاہئے ایک گونہ بخود ہی مجھے دوزان چاہئے</p>	<p>رہے اب ایسی جگہ چکے چکان کوئی نہو بے در دیوار سا ایک گہر بنایا جائے پڑے کر ہمار تو کوئی نہو بیار دار از مہر تا بہ درہ دل دل ہر آنہ صد جلو در در ہر جو ترکان اٹھائے ہر سنگ پر بات معاش جنون عشق دیوار بار منت مر و در سے ہر جسم یا میریے فخر شک کو رسوا کئے سجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے عاشق ہوئے ہیں آپ ہی ایک اور شخص رے وای فلک دل حسرت پرست کی سیکھ میں مہر خان کے لئے ہم مصوری می سے غرض نشا طہر کس رو سیاہ کو</p>
--	--

نشو و نما ہی اصل سے غائب نہو

خاموشی سے چکے چکان چاہئے

<p>کندہ ہی کہا روں کو بہ لئے نہیں دیتے میری رحمت تیری شہرت ہی سہی</p>	<p>پینس میں گزرتے ہیں جو وہ کو چھپے عشق مجھ کو نہیں رحمت ہی سہی</p>
---	---

سرسری غافل  
تو کون کون نہو طاقت

<p>قطع کیجئے نہ تعلق میرے ہو نہیں ہو کیا رسد ای ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو عمر چنڈ کہ ہی برق حسد ام ہم کو ترک و خاک کے ہیں کچھ تو سے اسی فلک نا اصف ہم بھی تسلیم کی خود ایلین گے</p>	<p>کچھ نہیں ہی تو عداوت ہی سہی ہی وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی عسیر کو تجھے محبت ہی سہی اگہی کہ نہیں غفلت ہی سہی دلو خون کہ یکی فرصت ہی سہی نسہ ہی عشق مصیبت ہی سہی آہ و فریاد کی رحمت ہی سہی بے نیازی تیری عادت ہی سہی</p>
<p>یار سے چہرہ علی بابہ</p>	<p>گر نہیں دھول تو حسرت ہی سہی</p>
<p>ترندگی اپنی جب اس شکل سے گذرے غالب رقا ر عمر قطع رہا منظر اب ہی سینا ہی ہی ہی سر و نشا ط بہار سے رجھی ہوا ہی پاشندہ پابے ثبات کا جاوداد بادہ نوینی زندان ہی شش نظارہ کی حسرتیں ہو اس برق حشر کا میں ناخداؤ کی تسلی کو کیا کروں</p>	<p>ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے ہیں اس سال کے حساب کو برق عتاب ہی بال تدو جودہ موج شہاب ہی تو ہا گئے کی گون نہ اقامت کی تاب ہی غافل گمان کر پے کہ گیتی حسرت اب ہی جوسن بہار جودہ کو جب کی نفاٹ ہی اما کہ تیرے رخنہ گم کا میا ب ہی</p>
<p>گذر اس دست پیغام یار</p>	<p>قاصد یہ محکوم رشک ہوا</p>

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آج ہی جو کے عاشق وہ پر یخ اور نازک بین گیا	دولہ میں آئے دیکھو نہ پہلا کب چہہ دکھنا جا رہی رنگ کہتا جاے جیبتنا کہ دھڑکا جا رہی
سایہ میرا چہہ شل دو وہ پہاڑی کد پاس چہہ آتش بیاں کے کہیں سے پہاڑی کد	
دل سے تیری نگاہ جگمگ اتر گئی اڑتی پہرے پر خاک میری کوئی بارہن ہر بو الہوس نے حسن پرستی ستار کی نظارہ نے بھی خام کیا وہ بن نقاب کا زور ہو دیکھا آفرقہ کیا رست گیا	دل دو لونو کو ایک ادا میں رضا نہ کر گئی بارے اب ای ہوا دہوس نالی پر گئی اب آبرے شیوہ ایل نظر گئی مستی سے ہر نگہ تیرے رخ پر کھر گئی کل تم گئے کہ مجھ عبات گذر گئی
مارا زانیہ اسدا خدایا تمہیں وہ دلوں کے کہان وہ جوانی کد گئی	
پہ پہلے ایک دلو بیواری ہی مقد مقصد نگاہ نیاز پہ پہلے کہو نے لگا ناخن چشم دلال جنس رسوا کی دہی صدر رنگ لالہ حسنی دل ہوا جس سزا نام ناز سے جوبہ پہر غرض ناز کرنا ہو بہرامی کو فانیہ مرتے ہیں	دل سینہ جو باور ہم کاری ہی پہر ہی پردہ عساری ہی آدم فصل لالہ کاری ہی دل حسنہ یار دوق غواری ہی وہی صد گشتہ آشکار بکاری ہی عشق سنان بیواری ہی روز بازار جان سپاری ہی پہر ہی زندگی جباری ہی

پہر کھلا ہی در عدالت ناز	گرم بازار فوجہ داری ہی
ہو رہا ہی جہانین اندھیر	زلزلے پہر شستہ داری ہی
پہر دیارہ جوئے سوال	ایک فریاد آہ و زاری ہی
پہر سوچیں گواہ عشق طلب	اشکباری کا حکم جاری ہی
دل و ترنگان کا جو مقدمہ تھا	آج پہر اسکی رو بکاری ہی

بخودی بے سبب نہیں غالب  
کچھ تو ہی حکم کی پردہ داری

### عارف

تخلص نواب زین العابدین خان بہادر بیٹے نواب غلام حسین خان بہادر خف الرشید  
نواب فیض الدین خان سہراب جنگ کے اور خواہر زادہ اور شاگرد نواب  
اسد الدخان غالب معروف بزرگ نویس کے روسے قدیم شہجہاں نام  
نیک بنیاد سے ہو یا اہم صبا سے شوق کتاب فنون و صناعات سخی کا کرنے  
ہیں حق یہ ہے کہ ہم کلام میں سحر ہی بہرتے ہیں فہم و ذکی بابہ کے عارف حقائق  
کو انماہ کے ابتدا میں شوق شعر و سخن جو کرنے ہے تو اصلاح شاہ نصیر  
لے ہے نہیں لیکن بعد ایک مدت کے جبکہ نواب اسد الدخان بہادر دار و نہر  
ہوئے نسبت قسطنطنیہ سے صل کی اور طرز و طرح اول کو طبع دی  
حق یہ ہے کہ اشعار ابدار اور مضامین پاکیزہ جیسے کس شاعر کے چوتے ہیں اور کئی  
حقیقت اور لطافت ہوا سے مارک ہیں اور وہ فقہ رسس اور مدین کے  
اور کلام میں ماسکتا اور کیفیت الکی حریف کہ مستطیع شاعرین پر



ہوتی ہیں سوا اور اک جو اس کے زبان سے کوئی نہیں بتلا سکتا۔ جائیداد  
 روز و زمین اس عاجز کے مکان پر محفل شام و جو معتقد ہوتی ہے بعد تمام سے غریب  
 لوگوں کے ان کی غل خانہ خوش و خوش اہل سحر کے کجی۔ ہر۔ اکثر  
 بار بار دیکھتے ہیں آیا ہے۔ کہ اہل فضل و کمال سے کوئی شرف جو بامید استماع غزل انکی  
 کے آیا ہے۔ اور وہ ان کے غزل کا پڑھ چکا اگر سن بایا ہے۔ بیٹھے ہیں بیا بیا کہ ہزار  
 انسو سب گہر کو مہر کر آیا ہے۔ اور یہی صاحب میرٹھ ہے۔ غرض کہ  
 سب سے صفت شہتی اور جلیک لالت متفرق و تری کا جو کو مہر سعاد کہتے ہیں یہ کہتے  
 میں آیا اگر اسکو رنگ گلشن یا از رنگ مانی کہتے تو حشرات ہی اگر رنگ ارم نام سے  
 تو بہتہ عین بصارت ہے ویرہ کو تا زگی اور طبع کو سہ و را و نور سندی جس قدر  
 سب سے نظر کے دیوان کے مطالعہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے حق تو یہ ہے  
 کہ کسی استاد سلف کے دیوان کے دیکھنے سے نہیں ہوتی اور حالت آدمی  
 کی یہ ہے کہ کوئی شذ و نادر و غزل ایسی ہوگی جو کم نہیں شعر سے ہوگی و الانہ  
 یہ سب کچھ چاہیے شعر سے کم نہیں کہتے جبکہ اس تذہ سلف کو یہ رتبہ نہ حاصل ہو  
 تو اہل زمانہ کہ حساب میں یہ بات جو میں بیان کی صرف منظر لضاف ہے  
 شکر کو چاہئے کہ اول سے خستہ رنگ دیوان کے کو نظر لضاف ملاحظہ کرے  
 تب وہ جانے کہ یہ دعویٰ سچ نہایا غلط ہے تو یہ ہے کہ جو کہ دیواناں شعر  
 متقدمین کے کہ ایک زمانہ مدید اور عرصہ دلاز سے مشہور و معروف ہوئے ہیں  
 اکثر عوام و خواص مطلع کے حال سے کہ جس روز انکا دیوان ایک کچھ دیکھتے ہیں  
 ہر ماہ کا اس روز خدمت غزل سب کی سارا عالم کو ایسی دیکھا کہ ہر دیوان بھی ہر طبع کو لایا



# قصیدہ نوائے نرین العابدین خان مخلص بہ عارف

صدق چشم بین بین میرے بھی کیا کیا گوہر  
خانہ ہر بے در و دیوار نہ لڑ جائیں کہیں  
خوف عاوت جو کوئی پر مغان دکھلا دے  
حق آلودہ تیرے رخ کو جو دیکھے ہیکل  
سک گوہر کو نہ پہنچے ہو سو ڈرنا  
یہ بھی غماز ہوا کیا میرے دشمن کی طرح  
دیکھ تو چشم حقیقت سے کہ جو ای غافل  
دہن بار و صدق میں جو ہی ایک قطرہ  
کہو لیکن حجب نہیں اور حقدور  
اسکے آرایش محفل میں بہت کی کوشش  
مطرب و ساقی در قاص کو بہرہ جوی  
آبرو چاہی تو ہو گوشتہ گرین عالم میں  
دیکھ گروہ تیرے دندان صفا بر در کو  
گر نکلنا نہ صدق سے تو نونا نہر گز  
رہو گز میں تیرے بخون کے گرے میں نہر  
دانش پیشہ ہو کر چاہے عالم میں دعا  
بکشتہ زبان اسکو سمجھنے میں نہ کہے کس  
نظر یا قوت پہنچے جو یوں کی تیرے  
دکھان نہ کہہ کے میں کو بر غفلان کو ہوا

ایک سے ایک سنگوں کے ہیں اعلیٰ گوہر  
دیکھ ای دیدہ تراب تو نہ برسا گوہر  
کیا عجب ہو جو ہر ایک قطرہ صحبا گوہر  
اپنے ذخیرے سے ابھی توڑ کے حور الگوہر  
نن نازک میں جبین تیرے مباد الگوہر  
کان تک یا ر کے ناگاہ جو یو نہیا گوہر  
صفت صانع قدرت کا نمائند گوہر  
ایک جائزہ بنا اور وہی ایک جا گوہر  
اس سے بہتر کہی ہو گئے نہ عاوت  
قطرہ سے عرق جسم میں گویا گوہر  
بخشا نعام میں یہ انجن آرا گوہر  
گوہر بحر سے بہتری یہ تیرا گوہر  
غریب و آب خجالت میں سر ابا گوہر  
اس طرح بزدان و بازار میں رسوا گوہر  
ہر کے تیرے بد تو نے نہیں لدا گوہر  
قدر یا تا نہیں ہرگز کہیں جوتا گوہر  
اصل کیا اصل صفت میں جو اور کیا گوہر  
شک نہیں ہی تیرے دندان کا سما گوہر  
ہی جو مضطر کہیں غم نہ ہو شیدا گوہر

<p>گلے ہر ایک سے تو آپ کو بھید رہا          کئی وہ آبِ توقیت نہیں ہوتی ہرگز          اب ہی اس میں تو ہو فیض ہی کی کو آست          دور سودا ہی یہ میرا یوسف وہ نہیں          گہ تقریر چڑھے اس سے جو اسکے موتی          یہ مذکر ہی انہیں شرم پر اپنے دعویٰ          مانگ میں اپنی جو جھنتے ہو تو پورین کو          دنگویا موت کیا مہرے تم سے نثار          ہونو کر اسے بس تیرے گلے پڑا تھا</p>	<p>گو کہ حاصل ہونے لگے لعل کہیں یا گو ہر          لعل کے جب دستِ زو خلق ہو میلہ گو ہر          تشنگی میں کہہو کام آئے نہ اصلا گو ہر          دیکھ لیلیو کو تو پوریسی زلیخا گو ہر          باتوں باتوں میں کہے سحر سے پیدا گو ہر          بھیجے کیونکہ انہیں عنبر سما گیا گو ہر          سہ پہر آپ تمہیں رکھنے نہیں رہا گو ہر          شب کو کرتی ہر ضد عقد تریا گو ہر          غرور یا سے اسے شوق میں نکلا گو ہر</p>
--	--

سجدہ درگاہ سے شوق کی طافت  
 جو مجھ سے نہیں کہنا کوئی ہضنا کو

<p>کونسی جا ہی وہ ایک سبز در شاہ شہدا          آبرو سے دو جہان ہی دہی بشتہ          وہ گہ اور ہی جو بطنِ صدف سے نکلے          جسکا نیاں ہی علی اور صدف ہی نہرا          ہزارے جو اسکا لب دریا چکے          وصف گر اسکی سخاوت کا لکھوں تو کھیر          آتش تہ کا جب بجے اثر سپید ہوا          دیکھ لیلیو سے جو کہیں اسکے صد کی صورت</p>	<p>آج جو بحرِ اہمیت میں ہی کیا گو ہر          جسکی خاطر کی لئے ہو سکے دو پارا گو ہر          یوں تو لا کہوں ہی ہو کرتے ہیں پیدا گو ہر          قدرت حق کا نمونہ ہی یہ و لا گو ہر          با سے اپنے فروغِ یوسفینا گو ہر          نقطہ کی جائے شلم سے دم نش گو ہر          ہو گئے ابد سیدہ دریا گو ہر          دین ہو جائے سیدہ نعل سودا گو ہر</p>
---	--

علم ہی فیض دل صاف کا اسکے یکسر  
 جہا گیا جی جت را بر کرم عالم میں  
 اپنے دامن کو بھی ہینکا کونے چارون  
 سو تیا بندہ بن عکس سے ہوا آنکھوں میں  
 راہ کا تیرے جو تجویز ہوتا یہ غار  
 اقتضار اسے رزین کا جو تیرے ہوئے بھی  
 کوشش جو تیرے قاف سے لاوے اسکو  
 جوش مضمون کرم کا تیرے ہی یہ بھی از  
 قطرہ آب وضو نیراد کہا کر سینے  
 درخت فی بہ تجھے ہے بہت ہی ناز کش  
 سحرہ خلق و سخاوت نے ترے دکھلایا  
 جو تو ہی غنچہ نصرت کی ولی جب دیکھا  
 ملک کا نام تیرے لیکے جو آتش پر رکھیں  
 میں تیرے نقش قدم غرض برین پرست  
 حیدر کرنے کے لئے در نہ کو اک کے اپنی  
 کیون نہ جو بن بہ سہا سہ اعمال جہان  
 اگر تو سے ہیں سو اسکی امیدیں حاصل  
 وہ اپنے داناہ کو جو قاف میں ترستے تیرے  
 دیوبند گرامسکی گواہی نہ تیرا شہ نص

سفر در نہ تھا پہن صفا گوہر  
 سو گیا داند خردل سے ہی لچا گوہر  
 دیکھتا ہی جو برسنے ہوئے صحر گوہر  
 عورت سے جو بد کہیں تیرے اعدا گوہر  
 پہر تو ہوتے نہ ازل سے کبھی بد گوہر  
 بحر تصویر میں بھی پہر تو ہو پیدا گوہر  
 سوئے بالغرض اگر بضد عفا گوہر  
 قزم فکر میں بن کیا تہ و بالا گوہر  
 اتریاں سے کہا دیکھ یہ ہی کیا گوہر  
 جھکو دکھلا تو پہلا کوئی تو یا گوہر  
 میں اس سطر کے اب وہ میں جہا گوہر  
 عورت سے رکھ کے ہتھی یہ تو نکلا گوہر  
 دیوبند خوشبو صفت عجب را گوہر  
 کیون صدا ہو لبر خط عجب را گوہر  
 لای پہر کے عین گسبہ خضر گوہر  
 عہد میں تیرے جو پہنے وہ سرا یا گوہر  
 ہو طلب قطرہ کی تو ہو دہنیا گوہر  
 رو نہ تے میں وہ شہرہ ز رکھت یا گوہر  
 دعو ہی اک میں پر گزہ عجب سیا گوہر

خاک رہ نہ چکا جو انکھوں میں لگا سکے  
 صدق بند اگر دوسرے ہی دیکھے کہیں  
 جو شش زن بحر کرم تیرا ہوا جی کیسا  
 مبتذل ایسے ہوئے عبد کرم میں ترے  
 ہی عرق ریز جو تو سن پڑا منکام و غا  
 زیر سم ہو گئے پامال شہد کے جو عدد  
 ہوا اگر سلک گہر ہتھ میں دشمن کی تیرے  
 ہو گیا صدقہ سے تیرا سے حاصل وہ  
 آبرو اسنے جو باجی ہی چہان میں ایسی  
 غوطہ زن بحر دھامین ہو سب رعیت عانت  
 جب ملک انجمن عالم امکان میں رہی  
 جب ملک کان میں خورشید تاباں یا توں  
 جب ملک قطرہ شبنم کی پہنکام سحر  
 کہہ نہ ہتھ آئے بحیرہ ابد با لکے

۲۴  
 اجنی انکھوں بند لصدق کرے اچھا گوہر  
 اس میں تجھ کا ہو دیکھ وہ بشلا گوہر  
 چہن چارم یہ چنے کیوں نہ سبھی گوہر  
 اتور ہزن بھی نہ لجا تین بیسنا گوہر  
 گر پڑے ٹوٹے کو جانے اعدا گوہر  
 ہی تیرے معجزہ یہ ایشہ والا گوہر  
 صاف ہو جائے گا ہر ایک کا عقدہ گوہر  
 سہرے رکھتے ہیں سلاطین بتنا گوہر  
 قطرہ تیرے عرق جبہ کا ہی کیا گوہر  
 پہر کہیو کہ میرے ہاتھ نہ آیا گوہر  
 باعث زینت خزان خود ارگوہر  
 جب ملک قطرہ لہناں سے ہو پیدا گوہر  
 جہان میں اپنے پہرے تر گس شہلا گوہر  
 کہیں لانیو جو جاوین ترے اعدا گوہر

اتفاق جو تیرا دست اٹھا کیو سفال

ہاتھ میں آتے ہیں وہ لعل ہے باگوہر

مقصیدہ در مدح نواب ضیاء الدین احمد خان نیر خلت  
 محسن الدولہ تولاور الملک نواب احمد بخش خان بہادر  
 جنگ



کیا کہوں میں تیرے آگے دوستان تھا  
ہر سحر اپنی جو صورت تو دکھاتا ہے  
نام نامی ہی نصیر الدین احمد خان تیرا  
لوٹ لیوے ترک کردون جا کر ایک گچ زر  
تیرے اوج جاہ کا بالفرض گر ہو وہ جھین  
ی تیرا تیر تخلص کیوں نہ اس نسبت ہو  
تیرہ کو لغو میں تیرے گر شجر دیکھ مزار  
خانہ دشمن کو تیرے کیونکر دشمن کر سکے  
تو لے ہن کیلئے ہر سال میزان میں ہے  
عقل ناقص میں میرے لیکن یہ ایک ایسی جوت  
دیکھتے ہن وزن کر کر کار برد از قضا  
ہو گیا جو ذکر تیری را نکاح سے سحر  
تو جمال عالم را خدا و کھلاو اگر  
جمع ہون چارون طرف سے تیرے در پریشی  
تیرے بزم عیش کا دیکھ کر جام شراب  
پر وہ کیا جلسے کہ یہ تیر ہی در دشمن  
و جس نے برا سکا سنا جو کے زہر ہی محال  
پر شیرے خوان نعم کا ذکر سن پاس گھر  
حسن طرف تیرا و ان مو لشکر جاہ و جلال

ہر دل روشن تیرا جب خیر و جہان قباب  
مہر بانہی ہی تیری ای مہربان آفتاب  
نام سے تیرے پیدا ہون شان آفتاب  
حفظ گر تیرا نہوے پاس بان آفتاب  
ہوے جیسے کے گمان میں لامکان آفتاب  
چرخ پر پہلے کوئی جاہ و شان آفتاب  
ہو کھانا اُسکے سوا یہر آشیان آفتاب  
اس کی جیسا ہی کرنا استخوان آفتاب  
تو ہی سمجھا ہو تو ہو ای راز و ان آفتاب  
قدرا فرا تو جو ہی ای مہربان آفتاب  
کتنی اکے بڑھ گئی ہو جاہ و شان آفتاب  
کون سننا ہی جہان میں داستان آفتاب  
دہر میں دہوندا کھانا بکون آفتاب  
بندر ہوے نایامت پہر دکان آفتاب  
لوی گردون کو ہو بیشک گمان آفتاب  
گہل کے بانہی جو گئے ہن استخوان آفتاب  
اتفاقا تو اگر ہو یہاں آفتاب  
سخت تک بانہی سے ہو ہو دکان آفتاب  
حوہ ہوو کے چلے کے پتان آفتاب

نیر حسن عمل تیرا ہزار بس نور پیر  
 زات دن بجان رہی مگر گزیر ہو نوا  
 دیکھو جیسے ہیں تجھ کو دھو میں خوش نصیب  
 کر سچا کی زبان پر آئے تیرا حرف علم  
 گریز صفت ہو اسن جا یوسف فی لیلی  
 ذکر تیرے خاک در کی ذرہ کا مضمون ہم  
 بیک بیک وقت سر کو بک جو سہ لکھ ہو  
 چیتا ہی تیرے در پر آکے اسی فریاد کس  
 مجھ کو جیت تہی کہ ککی اردلی کا ہی سوار  
 تیرا رخس عرم حسین تاب کو ہوتا ہوا زان  
 دیکھو در کو تیرا وہ اسی بر جس کمال  
 گر گاہ تہرے سے دیکھا نہیں تو نے اسے  
 آفتاب اسے تیرا ہوا اگر حدت بزیر  
 تیرے منبع بزم سے بیجا ہی اسکو روشنی  
 تیرے سوز و غم عشق میں عیسیٰ ہی کا غمگنا  
 غمگیناں جو تیرا لگیا انکو غم  
 تیری سوز عشق سے جلتا ہی شاد درخت  
 بار کب تو نے دیا اپنے شہستان میں آد  
 مہر ازراہ محبت تو نے رکھا اسکا نام

ستر ہی بھی تیرے عاشق ہر بان آفتاب  
 ہو دے برج قصر تیرا گر مکان فتاب  
 تجھ کو سارے نکتہ رس کہتے ہیں جان فتاب  
 کر کے جنش نہ ہرگز اسماں فتاب  
 چراغ ہستم سے بھی گزرتے کاروان فتاب  
 گر کہیں باہم ذکر کوئے جان آفتاب  
 ہو کیا ہی فی الحقیقت یہ زبان آفتاب  
 روز بروز روشن میں تھا ہی کاروان فتاب  
 یہ جو شہد زلزلہ کی زیر ان آفتاب  
 مضطرب اس سمت ہوتی ہی عرفان فتاب  
 ہو دے جب کو اشتیاق آستان آفتاب  
 کا نہایت ہی کیون یہ جسم ناتوان آفتاب  
 سحر بہ نائے اپنے عیسیٰ سایہ بان فتاب  
 سنے خود دیکھا غلطی یہ گمان آفتاب  
 پوچھے ہر دامن سے چشم کو چکان فتاب  
 جیسے کیا نام دم بہن دلیں مانتان فتاب  
 محو ہی معلوم ہو اے راز دان آفتاب  
 ہی اثر ہی نادر آتش فتن آفتاب  
 جان ہی شیریں تر کیون ہو دستان فتاب



پر دے ایوان کے تیرے آئینہ میں شمع دیکھ کر مجھ کو خجھم کہتے ہیں تیرے قریب شعراؤں و ہر پر عارت تباہے کو توں قرب ہی تیرا میرے مجھ کو جو اس کے سوا دیکھ کر صورت میری ناگاہ ہو جاتا ہے کو کب اقبال تیرا ہو رخشان و ہرین	ہنچتا ہے عرش تک شور و فغان قناب روزی ہر بیان سعد اکبر سے قرآن قناب ہر شاخوانی میں تیرے ہر زبان قناب میری سوز و شکست جتنی حیات قناب کر چکا ہوں بار بار میں امتحان آفتاب چرخ پر چپکا کرے جب تک نشان قناب
---	---

تیرے دشمن جن دل ہی پیوں ہو جب تک  
پر شراب نور سے رطل گران آفتاب

## عزل عسارت

لذت و درد سے محفوظ وہ ناکام نہیں واقف اس دل سے کہہ دو دیوارم نہیں جیکو مرنے کے سوا عشق کا انجام نہیں جان دل لیکے نہ اب بھی قاصد اپن اس پر شیریں لب لگتی شاید غلاب پتہ کھتے دیکھتے نہ عاشق کہیں بوجھ خاک پر مجھ کو تھامے سیری نہ لگا جانکی خواہم عشق کو پروا کسکی دل غم و دست بھی میرا نہ کس طرح ملو نظر میں کیا آب کو، غن مشہور	جس سے بے ناجی دل باعث آرام نہیں جو محبت میں تیرے مسکن آرام نہیں پھر تر خاک چپھے کس لئے آرام نہیں کوی شنی باس میرے قابل انعام نہیں اب جو پہلے سے تیری تخی دشنام نہیں نقطہ اس دم سے کہتے وہ لب بام نہیں وہرین میرے نصیب کا کہیں دام نہیں نعمتیں لاکھ لٹین پر ہمیں کچھ کام نہیں جب قدر جائے وہ کسرت آرام نہیں دینے اس پر یہ وہ کچھ کام نہیں
--	---

اور ہم و لہیں بہشت دان ہیں کہ وہ خام نہیں  
 نام جسکا ہوز با تو نہیہ وہ گناہ نہیں  
 ہی شب بھر تیری زلف سبہ خام نہیں  
 کچھ تو ہی کام جو عالم سے مجھے کام نہیں  
 یا درمیا میرا فائدہ کو جو بیغام نہیں  
 بہر ہی اس میں اگر سجدہ حسام نہیں  
 ہی تیری چشم وہ وحشی کہ تیری رام نہیں  
 جسمیں سو عقدے نہو دین وہ میرا کام نہیں  
 اس سبب اہستی در الذن و شام نہیں  
 سینہ کو بی کا لیا تجھ سے ابھی کام نہیں  
 نام در آب میں تو بندہ ہی گناہ نہیں  
 یہ ہی فی فضل خدا جو مجھے آرام نہیں  
 پہلے جب خانہ ویرا نہیں میرے باہم نہیں  
 عوش نزدیک ہمارے رہ ایک کام نہیں  
 سو چہتا پہلے ہی بیان غنق کا انجام نہیں  
 شب فرقت کی کہا کرتے تھے ہم شام نہیں  
 اسکے شگ با تا انہیں میں نام نہیں  
 ہی جو شبنم شمس ساقی گلخام نہیں  
 جب ملک باد سے ساقی کو گری جام نہیں

جل کیا سوز الم سے نیرے بندے کا خیال  
 صفت گم شدگی اور ہی کچھ ہی عقیقا  
 کیون نہ کاٹوں ہے ہر طرح سے اسی شکر  
 کچھ تو ہی بات جو خاموش رہا کرناٹوں  
 زندگی اور کوئی دن کی ہی سکی باقی  
 کیون در دہر سے سر اٹھ نہیں سکا میرا  
 ہی نگاہ غلط انداز سے یہ بات عیان  
 ہر سہرے گل جان ہی میرا مقصد دل  
 ای بری تیری زبان کی نہیں فہمید  
 دست وخت میری چھاتی نہیں ٹٹکی تجھے  
 تم سے مشہور و سرا میں تو ہو کہ تم مجھ سے  
 استخوانہ مرض کا میرے کرتے ہیں علاج  
 ان کے گھر پہنچے کس طرح سے کو بیچے  
 آہ کے ساتھ چلے جانے میں اگر شرم  
 خاک تم ڈالتے سو گس لے انکھوں میں  
 تیر روزی نے کیا غن میں ہو جو ہوتا  
 مجھ جاوے کہے سنے کہیں اسے عدد  
 دیکھ لے ایک گھر سے میری جانب  
 ہی کو تیر روز کو بیچے کہو ہم حمار

طاہر دلی تمنا میری زلف لم . زلف تو دوسن بس وجودی گردہن

لوگ ہمسے ہی ارادین لوگ ارادین عارف  
طرز یہ خاص ہر ایک تو کہین عام نہیں

محبو اور آپ کو عالم میں فرسوا کیے	دل	آپ سو رہے تیرے یا مجھے اپنا کیے
نام تمام اسکو نہ خطا بھیجے تو کیا کیے	مطلب	شوق کہا تو کہ برسوں کو نہ ہی لکھا کیے
چرخ اختر سے مجھ سے قطع نظر کیا کیے	بہت	آدمی ہو دے جو دشمن تو مدار کیے
میں سے سر کو کہ حسرت میں چاہا کیے	رب	یہی وہ ہاتھ ہیں ان سے کہو کیا کیے
خود نگہبان جنم غم رہا کر آذر		اسمین فرزند کا اپنے نہ بہرہ کیے
آپ پر عمر کے رہا کون سا رتبہ باقی		کہ حریصوں کی طرح جسکی تمنا کیے
خانہ یار کی جانب ہمیں معلوم نہیں		شوق میں جا رہا ہوں طرک کیونکہ نہ خدا کیے
باغبان چمن دہریہ جب ہو صبا د		دن کو کیا ارشے کہاں شب کو بیسے کیے
روز و رقت بھی جہان میں کہی ہو تمام		خاندہ آب اگر وعدہ فردا کیے
صفت کی جان ہر کسی جہر اہو قاصد		بہسے کیونکہ اگر خطا نہیں کیے
داد و خواہوں کے سوالوں کا بھی جواب		فترت حسنہ ابھی چلنے نہ بڑا کیے
ای غم عشق وہ دل جسکو بغل میں بالا		ہو میں اسکا ہی لہو کیونکہ گوارا کیے
بیشہ کا بیکو گئی ہیں میری آنکھیں صا		خور سے اپنی نظر زینت با کیے
کیا وہ عابہ تیری مقبول ہو دینے کی طرح		جو نفع عمر کو باندھ لیا کیے
اس میں میں پہلے کہیں ایذا تو نہ لگا کیے		استدہ کیے تو جہاد کیا کیے
پیسے سے لٹکوا کیا ہے کہ دیوین کے جواب		آج ہر خاک خوشی تو غم فردا کیے

خون سیری تن لاغریں کہاں تھا قاتل  
دہم جب تھن میں ورد کس کا غلب  
وہ میرا زلف میں دکھلا دوسری بوجھ  
خاک جھید لگی ہاتھ تو بہر ہی دل میں  
دفع الزام کسی لاف کا دل بہتا ہی  
اجب یوں جو لگی ہاتھ تو سکر تاشہ  
مزم ہو جاتی ہیں تر لگی مری تھکوں سے  
ہر تود یوانی میں جھستوں کی گہی جا دین گی  
اپنی کو چھین اگر قاتل کیا تو کس پاس  
انہ دیکھ کے کیا رنگ بدل جاتا ہے  
لو کی کردنیہ جی جھپکی کی دہریہ کی ابھی  
خاطر نازک دلدار یہ کیوں بار زمین  
پای نازک کو نہ پہنچیں کہیں ٹھوکر کسی گزند  
کسی سون یوں جو نہ میں ملو خدا کو کوئی

بجی کیا تر کسین خون کا دعو ایسے  
کیوں نہ ہر ایک تری بات کو چھینا مار کیسے  
ہی کمری ہی نہ صاحب بھجی انہ مانے  
گوندہ کر بادہ میں خست خم صبا کیسے  
شکوہ جب کبھی معشوق سی بجا کیسے ✓  
توڑی فرج یو میں اور یو میں رہا کیسے  
خاک کا ٹھون پر غم بھر سی تو نا کیسے  
ہیں حسین آجے فدا رہی لیسلی کیسے  
دب دیکھی جھی لیکن یہیں اتنا کیسے ✓  
دل نازک کو ذرا اپنی سنبھال کیسے  
اونہیں کیا فکر ہی کو خون کا دعو کیسے  
خلق میں ہو کے سبک لگو ہمار کیسے  
اس سے تو لبے ہلا کر جی زندا کیسے  
اور عالم میں کہو کسا بہر دسا کیسے

کہہ کی تھی ہی تھی تم غم میں بری و غار  
اور کیا کیا وہ ابھی کرتی میں کیا کیسے

نجات وہ میرا اسچ تو ہی کیونکر ہوگا  
حال دل کس سے کہوں میں کسی بار ہوگا  
روح محفوظ کس سے ہی برا ہی مایوس

جو سیای میں تری زلف کے چمک ہوگا  
آپ تری گاہبان جگہ پر مضطر ہوگا  
کای برادر ملک میرا حق ہوگا



<p>             چارمین پسرخ یہ بھی رہتا تو ہی امن کہان              میں وہ دوست تو حکمانیکی نہیں ہی حجت              محکو دشت فی بیابان میں کیسے نہ دیا              چرخ کتب ہی ہی کہ میں سیے انا تیرا              بیضہ مور سے ڈرتا ہوں بس تو مظلوم              مظلون کو تو ہی رہنا بھی جدای میں محال              ہی سدا سانس کے پر کچھ نہیں آتا ہی نظر              برہمن اپنی سمجھ میں نہیں آتا ہرگز              اسی فلک سپر نہ پاویسے کامر قیامت کا              سچ دشمن کو جو دیکھا تو بنی ادم سے              نہ کروا دل جہان خوف حوادث ہرگز              خضر انصاف تو کر رہ میں ہا ہون کسی              چشم تر ہم بھی تو ہیں خون جگر کے پیاسے         </p>	<p>             ایک سہا ایک سوا انہیں شکر ہو کا              نزع اذکا وہی حقہ کو ہو کا              مینے جانا تھا ہمتہ کو مرا کھ سو کا              شب ہے رہو گی اگر روز مقرر ہو کا              کہ کہیں مثل فلک یہ بھی شکر ہو کا              کہہ گئی کیا نہ اگر زہر سید ہو کا              پاس بیٹھا تیرے بیشک ترا لاؤ ہو کا              بت ہی بھونکے تیرے بیکر ہو کا              سفت ب دن سی زیادہ بھی چکر ہو کا              ہم بھجتی تھے کشتید کوئی آخر ہو کا              ہی جہان حادثہ جو خاص وہ بحر ہو کا              تیرا جیسا رہیے رہیگی برابر ہو کا              حصہ میں تیر ہی تیسے یہ کیوں کر ہو کا         </p>
--	--

<p>             حشر میں کام ہی عارف ہیں اوس فی ہی              چوتھا جسکی کف یا لب کو تر ہو کا         </p>	<p>             دیکھی عالم میں میں صابر کہیں سہمی              روطہ رکھتا ہی اگر ایکو پتہاں سہمی              کہہ جا رہی تھیں اسے ہو کے شاد ہو کا              جس کے ہوتا رہیں سیتا نہ سو خوشا بہ دل         </p>
---	---

اونی دربان سی دہتر بکاری لاچار  
 نہ گرا زخم تن زار سی ایک نظر خون  
 لذت در درجہ احت ہی عیان چہرہ پر  
 دہان شب وصل میں رہنا تھا جہان پر  
 نہیں دنیا میں کوئے حبیب شکوہ تھا  
 لاج کچھ شکل ہے کل اور پی صورت  
 انوکھا گھر خلد ہی تو اوس میں ہر جانکی  
 ساقیا ہسی ہی ہوتے ہیں کہیں دیکھ کر  
 دہم شادی اندوہ سی دل پر تباہ  
 پاؤں میں خاک جوی گرم دی کسی جل کر  
 نظر آتے ہی غصہ کچھ نہیں ہوتے محو  
 اور اولی دم سوزان سی ہرک اٹھیں گے  
 گو چہ یار کے دہو کے میں چلی آئی اور  
 دفع کر چکو بھی یہاں سے کسی جا یا  
 اب ہی بغیر کب کہاں دہن کس کی ہو کا  
 گو بہن بیاہ پڑا سی نہیں ہم نہ دیر سے  
 ہم وہ ناکام ازل میں کہ کوئی دیکھ  
 کام دو بالو کا ایک سہ نہی کھلتا کہیں  
 کر دہیت ہیں جو گئی کہیں مساک

صفت میں چاک ہوا جیت کر سیاہ سی  
 جان دی پر نہ ہو یہ رونق تیراں سی  
 چمن کر کیوں نہ وہ لجا میں مکدر آن سی  
 ہوگی چوک بری رخ سحر خواجہ سی  
 کہیں عالم میں نہیں میرے سداں سی  
 عاجز آجای نکو نکو تر از زبان ہسی  
 کب توقع ہے کہ وہ لکھی ایمان چھے  
 صاف بن دہوی رہی کیوں جھستہ سی  
 تم لے جاو ہو دیدہ گریان ہسی  
 کو کالی نہ گے خار بیامان ہسی  
 کو کھینچ گئے کیا شجر ان ہسی  
 صبح بھولے ہو کیا شمع فروزان چھے  
 کیوں اولچختا ہی درخندہ رضوان ہسی  
 اگر آباد ہی کچھ خانہ ویران ہسی  
 کسی پوچھتی ہو تم اب رہ کھان ہسی  
 تم جھپاتی ہو عیش سب بچدان ہسی  
 دو قدم جگر راکو چہ جان ہسی  
 چوسکی طی نہ رہ کو چہ جان ہسی  
 کہیں ان ہوئے میں نا صحر جی ان ہسی



مقیم یعنی مشا دی ہی منایے دیے  
کوئی جای جهان خاک نہیں ہی اپنے  
دلت العرش جی ہین جس کا رونا  
جمع جب تک نہ کی حرف مقطع ہنسی  
کہو نہ رہو کی تو کیا ہو کی  
کی نسل میں تونی جو عزیمت خوانی  
کہ کی تنگی کے سب پر پہنچل مٹیں  
مشق تحریر سخن گر کسی کثرت سی رہی  
ای فلک نقص یہ ہی ہم من کر کہی  
جرم تحصیل نہ رہی کہو جو جاے مضاف  
خط انصاف جو موت نہ وفا کی امید

ہو اگر صند ہی بھی کر دوش دوران ہو  
چ کی چق ہی کہ ہر سہ و خرا ہنسی  
ایسی کیجو نہ ہنسی شستہ دوران ہنسی  
خط میں لکھا نہ گیا حال پریشان ہنسی  
دل کو لجا نہ لجا و گر جان ہنسی  
بر کیدن کا کھلا ہی بر جوان ہنسی  
غم ہی از رو نہ بودیے کہیں ہنسی  
کہیں یعنی کا نہیں کوئی نیتان ہنسی  
بر گیا نفع کیے امید نقصان ہنسی  
ہو گی اتو خطا گر دوش دوران ہنسی  
سیکھتی طرز سخن ساری سخن دان ہنسی

ہنسی میں شکل کو ہم دیکھ کی او کی عار  
ہا کہتی جو ہمار کو یہ دیوان ہنسی

ہر تو معلوم ہی ممکن نہیں جان کرنا  
یہ عالم سی ہی باہر کو دویے جو جان  
کیوان نہ غیرت سی مرن میں کی بھی  
نکد ہم نسبتی کعبہ ہی مانع ورنہ  
نہ خرافہ کو کر یا کہ و نہرہ  
کو سی دن حالی کو تم غور کی ہو

کہ تک لیک سنم گردش دوران کرنا  
کہیں ایسا نہ غضب دیدہ کر یا کرنا  
عالم العیب سی ممکن نہیں نہایت کرنا  
جا ہی مسجدہ سوئے کو چہ جان کرنا  
لب کو اور ہو غنچہ کعبہ کرنا  
سیکھتی جو چہ ہنسی طرہ یشیان کرنا

ہی میری بیاہ نہ کہیں نرم سکندر تو نہیں  
 میری بالین میں دم زرخ ز او حساب  
 وہ ہوا کہاں کیوں شہر کی باہر جاوین  
 گرمی مغل رندان سستی نہ کیا تو ہے  
 دیدار شمع کو تسبیح و عمامہ کی عوض  
 سیر و گھوڑا اسی گھر سے رہی نسبت دگر  
 سنگ جانان ہی مغل ہوں کہ نہیں ہی امن  
 دہنوں کو میرے یارب مرض ہو ہی  
 ای پری سوچ سیمان ہی ہی ادم نہی  
 زخم دل خواہ پری خواہ گئی خواہ سری  
 دیکھ کر اوسکو بند ہی اور ہی کچھ نہ لیا  
 گو نہیں کہہ ہی تری حسرت حکمین جات  
 رات کی نیند کیا چاہتے ہو اپنی جہل  
 ایک کتبہ بہر کے ترا دیکھنا کافی ہی اور  
 تنگ و ناموس کو اب طلاق میں ہی لیا  
 بدھون پہلے اوسکی دیکھو سب تہ کی تہ

حضرت بیان تذکرہ شیرہ سپیان کرنا  
 فائدہ کیا ملک الموت کو حیران کرنا  
 کچھ ہوا بگہ کو چھپی بیابان کرنا  
 زائد خشک نہ آیا بھی دامن کرنا  
 ساقیا عمر جمی اس قدر ازراں کرنا  
 تہمین منظور ہو شہر کو دیران کرنا  
 کیون جہنم کو خوش دیا میرا عین کرنا  
 حکما ممکن ہو سوا مرگ کی درمان کرنا  
 اس قدر خوار جمی حاشے انسان کرنا  
 اور خالی بھی ایک سہ مکران کرنا  
 بیان کسی یاد رہا چاک کر جان کرنا  
 پرست رہ ہی وہ ہی سوی مکران کرنا  
 تہمین کیا سب کے ہی میرا دل تالان کرنا  
 زہر الود ہو گر خضر بر آن کرنا  
 نہ شک شکوہ پیدا و عجز زیان کرنا  
 میرا اور ایسا نہ ہو چاک گریبان کرنا

۴۴

پہنچی گر عرش معلیٰ تو بہ کیا جات  
 علی ہی اسی سوا اور ہی میدان جات

نیم دلداری میں کیا کہی کہ کیا ہوتا ہے  
 پوچھی کچھ حضرت کو کلا ہوتا ہے

سچ ہی اس بہترین وہ گہری دین کو کر  
 خاک عشاق نہ آئی زاد مٹا جی کی کوئی  
 ہون بہتہ بن پر وہ بھی تو کیا انہیں دیکھی کو  
 نہیں ممکن میرا اس نیم مکہ سی مٹا  
 کس تعب سی اوسے غوری ہم ہستی ہین  
 وہ وہ ہی تھی جو کی راہ میں اکو سرحد  
 موندہ سی کچر بول کہ دو چار اوٹھا لک  
 قرض کیا یہ سنگ دلدار بہر بھی مچر  
 اسکو کہتی ہیں چرانا کہ قیوں کا سلام  
 رات دن ہم رمضان میں غم می کہا میں  
 ہم نے تو خاک بھی دیکھا نہ راہ کی کو  
 انس ہی غم سے زبس شکست کیوں ہو کہ  
 وہ نہ روی روی ہدم کی زبانی سنکر  
 اخذ کرتا ہی فلک اوسے ستم ہا ہی  
 کیسی اسوس سی دہتا ہی ملک سرور  
 پیش بینی غرض کیا ہی جو کو کا کو کا  
 عمر بوجہ ان اگر پاس رہا کرتے ہی  
 کان میں ڈالی ہی اپنی اوسے لپٹا چل  
 شش ازین وہ بھی کھی اور کا پر پوکا

روز ہمارا انواع بلا ہوتا ہے  
 او کی رفتار کی کب شہر پاتا ہوتا ہے  
 جلوہ حسن تان ہوش رہا ہوتا ہے  
 اسقدر زہر سی صاحب چھپی کیا ہوتا ہے  
 کہیں پس میں اگر ذکر وفا ہوتا ہے  
 جان کہنی سے وہ سچ فخر چھپا ہوتا ہے  
 باتوں باون میں تری مرا بھلا ہوتا ہے  
 بریان دیکھ کے کیا شاد ہوتا ہے  
 از کی خطا میں مجھی ہر بار لکھ ہوتا ہے  
 روزہ رکھتی میں یہ پر زرقا ہوتا ہے  
 وہ بھی ہو دیکھی کو یہ جھکا بھلا ہوتا ہے  
 جو ہمارا کو یہ اندوہ رہا ہوتا ہے  
 محبتی خوب مرا حال ادا ہوتا ہے  
 وہ ستم کار جو کر کم جفا ہوتا ہے  
 یہ غلط کام اگر میرا روا ہوتا ہے  
 کہیں بھی نہ کہا دیکھی کی ہوتا ہے  
 جیتی جی کسلی تو محبتی جدا ہوتا ہے  
 جو در انک روان وقیت دعا ہوتا ہے  
 بندہ مستحق را ہوتا ہوتا ہے

پوچھی تلخی دشنام کی لذت ہمسی	بمیزہ ہوتے میں جب وہ تو فرما ہوتا
لوٹنی میں نہ کر دھاشق باریکے دیر	رز جو کچھ کہیں ہی وہ صرف دعا ہوتا

جسے دیکھتی جبریل کو جسے جاٹ

شک نہیں وہ ہی درال عیا ہوتا

جہان سے خوش غریبان پہ بار ہوگی	بسوی ملک عدم نرسا ہوگی
ہاری دیکھنی کو خوش خوش آئی تھی ادا	درا نہ دیکھنے کی شکبار ہوگی
قدم قدم پہ ہوئے خوش عزت و توقیر	تمہاری کوچی سے ہم جگہ خوار ہوگی
پہنچ ہی جاوے کے نیچانی میں خضر تم بھی	ہاری ساتھ جو یار دلی یار ہوگی
تیر پیارہ کار باہو ہر طرف دھوکا	چلی جاوے کو سوئے اختیار ہوگی
نہیں ہی سہو کی کچھ اصل ہو کر در نہ	کہہوا دہر وہ تغافل شمار ہوگی
خطر جو ہی غم میں تو قاتل کی طرح	سرسنگ دیدہ پرخار ہوگی
نظام ملک کا باعث ہو اکساف و فساد	بغیر جو کہ نکون خامدوار ہوگی
یہ مگنی جہان اپنی حق میں دراں تھا	موسیٰ تو سمجھی کہ ہم رشکار ہوگی
رہس ہون تفسد و رخن خشک کروی	مبا جو یہ بظرف ایکبار ہوگی
خدا جو ہم پہ جہاں سیر تو بہر کیونکر	مارا مغر نہ تم پر شمار ہوگی
زبان خضر تہکی کہتی کہتی بسم اسد	کسی کہ رہ میں جو ہم بقرار ہوگی
شہا عجیب کہ درسی تری تراغذوبے	خدا تک پس سی یون و لیکار ہوگی
جنہو کی سر کو بیستہ تھی کلاہ تد	وہ استخوان سے تریسے تا حد ہوگی
سراج دین محمد ایو ظہر خازن سے	وہ خوش جاہ پچھدم سوار ہوگی

<p>وہ جل ہی کر کیسے غم من ٹھوڑن کی کیکی رہی          ترپ ترپ کر اچھل رہا ہوں تمہاری حق میں نفو</p>	<p>بچے محبت کے گاتر سے فلک پہ بھی زمین باریں          عیان ہو سطر کے کسب سے ظلمت کی زمین باریں</p>
<p>مزا ہی مادہ کستی کا عادت کہ لطف طوطہ دکھائی دیو          کہہ او دوسرے کہہ او دوسرے فلک پہ بھی زمین باریں</p>	
<p>درد و دل صفت میں جب بار اٹھے اور بیٹھے          اتر آئے غالب میری قسمت آئی          کچھ تو تھا نقض میری شوق شہادت بن کر آج          راق غنق نہ اُبلے خم دل سے ہرگز          جس زمین پر کہ میرے صفت کا ہو جائے اثر          دعویٰ صفت بہ میرے دہے کل کیا کیا          چپکے نوحال کو دیکھ اسکے نہیں یہ عجیب          کہی ہی اے نہ دل اتنی توانا شیرد کہا          نہ توانی کا برا ہو کہ تدم اٹھ نہ سکا          وافی سچے تصور میں ہم آنا لگنا          شبِ فرقت میں کسرا میرے باری باری          ہر جگہ تمہی تو کیا دیوین تمہاری تنظیم          بار کسر دوش سے جس وقت کہ اتر افاق          کھنڈنا زک نہ کہیگا کوئی جو کان میں تم          لبست ہی صفت فلک اور زمین کی سو مٹاگ</p>	<p>جی یہ شکل تیرا جبار اٹھے اور بیٹھے          باکس سے اسکے جو اختیار اٹھے اور بیٹھے          ہاتھ میں لیکے وہ توار اٹھے اور بیٹھے          سیکڑوں جو سن بھی ہر بار اٹھے اور بیٹھے          دامن جو تعمیر ہو دیوار اٹھے اور بیٹھے          موسیٰ تن میرے جو ہر بار اٹھے اور بیٹھے          سینے کر تیرا جبار اٹھے اور بیٹھے          ہو کے مضطر وہ جفا کار اٹھے اور بیٹھے          طرف کو جو دیوار اٹھے اور بیٹھے          شب جو تعظیم کو ہر بار اٹھے اور بیٹھے          جہنم تک سب میرے غمخوار اٹھے اور بیٹھے          مردہ کیا صورت جاہل اٹھے اور بیٹھے          کیا ہی ہم ہو کے سپیکار اٹھے اور بیٹھے          ڈال کر گوہر شہوار اٹھے اور بیٹھے          جائے ہو کے خسرو ارا اٹھے اور بیٹھے</p>

<p>حب تو البتہ نیچے بھی کہوں بے سببہ صنم</p>	<p>ت اگر ا سرت عیارا ہے اور بیٹھے</p>
<p>✓ طبع طریہ عارف کو پرہیزی نہیں ہمار</p>	<p>ہائے خسوس کی بیکار اور بیٹھے</p>
<p>فلک جو دیکھ میرے رشک حور کی قندیل          حباب بھر میں گر عکس رخ بڑے تیرا          سوانہ حد سے کہیں نہ زن ہواش خم          وہ ہی تو جی درد دار العداات یزدان          تمہاری نیر ہا کرتے تھے میرے دل میں          خروغ حسن سے روشن ہوا کے لٹکا دے          لٹکا کے وہ نے صابون کر کے شغل تو          ہوا کو دخل کہاں اژدحام رحمت میں          بہر شیخ جی کا عامہ تو دیکھنے گویا          جہاں عیش کا ایک آسمان مجھے کہنے          ہمارا اگر جی بہت تنگ بہر آراش          سنارہ سا جو چلتا جی اُنکے کو تھے پر          ہزار نیرنگ جلتے ہیں جو ایک پل میں          ہمارے آئندہ دل کو بائیس سے دیکھو          بجا و بکھ تو یہ برونہ تنگ کالے ہوئے</p>	<p>نہ آفتاب کو بہر سمجھے نور کی قندیل          اثر سے اسکے وہ ہو جا نور کی قندیل          بھرک اٹھے کی دلنا صبور کی قندیل          جہاں کہ لٹکی سر پر غور کی قندیل          بہرا سکو توڑ کے کہوں جو جبر کی قندیل          وہ ہیرا جہاں جو گھر میں غور کی قندیل          ہر ایک پہونک سے پیدا غور کی قندیل          بجھے لگی گپ میرے بالین گور کی قندیل          منڈھی ہوئی ہی کسی بے شعور کی قندیل          کہو جی نہری بزم سرور کی قندیل          ہمیں جو بھیجے تو چشم سرور کی قندیل          انہیں نے رات کو روشن ضرور کی قندیل          نہاں میں جہنم میں کیا رشک حور کی قندیل          دکھائی دے ہوئی ہی چوٹی ہوئی کی قندیل          قدیم سے ہی کسی اشعور کی قندیل</p>
<p>اس سو کوئی نظر آئی جو نہ میں عارف</p>	



تو سچے ہم کہ یہ ہر دم سورتی تھیل	
جب سے سرکار عشق میں عارف کہ خوشی کا نہ لیو ناد کہہ سو	مطمع ہم لازم ہو سے یہ بندی ہر غم سے ہی کھو بہرہ مندی ہر
کیونکہ شادی کو پہ پہن گئے دون نور کی ہر کہ بہای بند ہی ہر	
رہتی غم غرت میں کچھ بھی جو توانا امید ہر کہ عارف نالہ کی رسائی کی غیروں سے خوش رہی تو ہو وہ بہمن اہن دلی کا اسکے جگہا دیسکے مزا	مطمع شہرت میری افغان کی تا عیش برین ہو یہ پل منڈی جڑ پڑے معلوم نہیں موتی عارف بری ہوا دل بیقرار کی سودن سنار کی ہر تو اکدن ہزار کی
اب سے بجز تیری ہو عارف یہ وہ میں لوگ کہتا ہیں چین	مطمع گو کہ دم دوستی کا بہرے ہیں اسی ٹڈی میں چسید کرنے ہیں
اس ابر بان سہا میں عارف قیام کب تک بہر وزن ابا میران زندگی میں رہنا ہی دل میرا ب غم سے وہ مضطرب	مطمع غصہ بہ آب اپنے ہم دگر رکھو میں دھڑیان تو تھل گئی میں ہنسک رکھو میں ارزا نگاڑ بنے سے گویا پہاڑ کو
لکھے تو لکھے سینہ سوزان سے کس طرح گو سوراخا ہو کیا ہو شے بہاڑ کو	
آتش	
آتش تخلص خواجہ حیدر علی نام یہ شاعر شعرا سے مشابہ لکھنو سے تہہ پیش ہوئی اسکا ساؤ مسلم الثبوت ہونے میں کہہ شک نہیں جاسجہ بعض بعض آدمی دہلی کے بیان کرتے ہیں	

کہ یہ شاعر اور مانج دو نو ایک رتبہ کے شاعر ہیں پس ہر چند ہمارے واسطے ملاحظہ ناظرین ۲۴۵  
گلدستہ ہمارے کے دیوان شاعر مذکور سے منتخب ہوئے

## انتخاب دیوان اش

### نخل

<p>خوشا و مانج جسے نازہ رکھے بو تیری سنا ہی جا ہی قریب لگ گلو تیری وہ غنچہ حورن کہ بغل میں ہے جسکے بو تیری تانش کی ہے صنم جسے جا رہو تیری خدا گواہ ہے شہر ہر آرزو تیری صبا ہی کے نہیں حصہ میں آئی بو تیری جواب ہی نہیں کہہتی ہے گھٹگو تیری نخل جلی ہے بہت پر میں سے بو تیری یقین ہو ملک الموت میں ہے حق تیری قوی ضعیف کو کرتی ہے جستجو تیری دکھا دیکھا ہیں کچھتین سب تو تیری یہ عقد ذات کہو لا کر ہے بو تیری جنا بہو لا لیکا شوخی میرا ہو تیری چرخ ناتھ میں ہے دور سے جستجو تیری کسی میں تو ہے جہاں کسی میں تو تیری</p>	<p>خوشا وہ دل کہ ہو جس دین آرزو تیری یقین ہے آگے کی جان اپنی آگے گردن میں وہ کل موہن کہ ترازنگ جس سے غار ہے پہلے میں مشرق و مغرب سے تا جنوب و شمال سب فراق میں ایک دم نہیں قرار آیا و مانج ابنا ہی اگلبدن معطر ہے پرنا ہے جسے ہی قرآن قسم ہے قرآن کی میری طرف سے صبا کہو یہ کہ دوست فرشتہ بھی تجھے کہتے ہیں بیش تر شہر یہ گردن تلک پر سے سوا ذات شہر آب شہر دم و حیا و حجاب کہ ہو دگی رہا نہ شہر میں اس کے حلقہ سے ہو احوال دست رسین ہکا بھی ہو قافل شب فراق میں ہو روز وصل تا دم صبح جو اگر کہیہ کنانی ہے تو برون خند کنان</p>
---	---

یہ جاگ جیسے صفیں دعا سے بخون ہو  
کسی طرف سے تو سبکے گا آخر کی حسن  
جن میں صبح کو جا کر نہ مہر دکھانا تھا  
نہ ہو وہ دن کہ درستی کرے زخوری  
تغیر دیکھتے ہیں راہ کو بکوبری  
بزرگ آئندہ حیران ہو آب و تری

رانا نہ میں کوئی بھسا نہیں جو سیف بن  
رہی گی سرکہ میں کش آبر و تری

شوگرین مار کے مردوں کو چلائے نہ چلو  
اکلی بازیب سے جھنکار کی آتی ہے صدا  
باغین تھے ہوس تہہ کبھی پر لود و کام  
برق و شمشیر کی اچھی نہیں چالیں حلیں  
سائل بوسہ کو منہ پیر کے کہتا ہے خوش  
گرے پڑتے ہیں کنوون اور گڑھنیں بگر  
دو قدم ساتھ جھلنا ہوں میں گریبان  
کو شمالی و نہ کلشت میں لگو ماری  
برشت ہر رہ عشق نہ طوہر و دگام  
میں چھپا کر یہ نکلتا ہے تمہارا اندھیر  
شوق رقار کرو مگرم روی کی نہ سہی  
نہاں کر عاشق سید اکھان چار کے  
ایسے پانہوئیے نہ اندھو لوگلا کھواد  
کو ہی خشوق میں اے عاشق جاہو نوحا

رشتک سے خاکین زرد و ن کو کھائے نہ چلو  
فستق حشر کو بدخواب جگاتے نہ چلو  
کلبک و طاد کس کا جھگڑا ہی چکاتے نہ چلو  
راہ کو کاٹے جاہ کو جراتے نہ چلو  
نیک طلیت ہو تو برزاقی پڑتے نہ چلو  
دق و وفات کے عالم کو دکھاتے نہ چلو  
بہی فرماتے ہیں نہیں من کے ہساتے نہ چلو  
طفل غمخیز جو غیب سکھو ڈراتے نہ چلو  
کو سون در باج پسینے بہاتے نہ چلو  
رہ نشین عاشقوں کو راہ بتاتے نہ چلو  
کو لسی چالی ہے آگ لگاتے نہ چلو  
قدم آہستہ دیکھو کرین کہاوت نہ چلو  
یوں چلو بادوں کی تپاڑ سناٹے نہ چلو  
بہر شگون خوب نہیں خاک اور آٹے نہ چلو

	اُن سے کہہ کوئی آئے ہیں جو یہ لکھ ابر حیرت کش کی طرح انسو بہاتے نہ چلو	
	وا سوخت آتش	
ہجوم و ہم سخن و نمونہ و غنچہ سے ہم	ہم ایک یار نہ تیار تر سے یار ہے ہم	لطف و اشتاق و عنایت کے سزاوار ہے ہم
	چرخ حسین پر نہ تھی بخش کی نہ پتہ تین	مہربانی تھی شب و روز ملاقات تین
عشق تھا حسن و اداسے ہمو کا جھل	انہیں تھا جسے ہم تھے تمہارے مائل	غم و اندوہ جدائی سے نہ وقف نہاد دل
	سرد و قدری جسے دیکھ کر ہم ہے گل تمہارا رخ گل گاہ تھا جمل سے	
لانے یا ناگو ی پیغام نہ تھا غیر و کنا	گود حلقہ سحر و شام نہ تھا غیر و کنا	گو کش روز یار تر سے نام نہ تھا غیر و کنا حالت و نرمین کچھ کام نہ تھا غیر و کنا
	داسن پاک سے کر کے کس کے نہ تھی کوہ گہ و درگاہ طبعیت میں براہ تھی	
ایک دم اکبر نے ہم سے کہتے دور اید و	دشمن اس طرح پرستے تھے غم و اید و	دلیری اپنی تجھے رہی نہ تھی راید و
	ہمیں سوچتے تھے جو دور پرستے تھے خوشی وہ ہیں باز جو کھڑے رہتے تھے	

گھلو ہر شے کرتے ہو سخن سازوں سے	مہر وں سرگوشتی رہا کرتی ہر غمازوں سے
حال دکھا ہر بیان تفرقہ اندازوں سے	صحبت اب ان رہی ہر ضل اندازوں سے
منق آباد کا نون میں اخیر کر کے	نہ بکھنے لگی باتوں میں اخیر کر کے
جو کڑی کہتے تھے ہم تمہارے بہتے تھے	سخن کہتے تھے تو سنکر تھے چپ بستے تھے
روئے کئے تھے نہ یوں ہوئے نہ یوں بہتے تھے	اس میں دن بہ تمہارے بھی ہم کہتے تھے
اس بزم بان میں گئے آجائیں گے ہم	منہ سے نکلا ہر جو کچھ اس کو مانیں گے ہم
کوئی اس گمان نہ تھا اپنے سوچت میں	دوسرے کیونہ نہ رہی تھی ہری عزت میں
مختصر قصہ میں ہم تھے ہر ایک حالت میں	انجمن میں ہمیں ہوتے تھے ہمیں عزت میں
صحف رخ کو سمجھتا تھا ہمارا کوئی	حال بندو کا تہ عاشق تھا سماں کوئی
کیسی نذیر تمہاری یہ کیسی تجویز	نہی آپ کو ہرگز کس و نا کس کی تمیز
چیرا لک انکو سمجھنے لگے جو تھے تاجیز	ہم سے دیکھا نہیں جانا ہر ذلیلو کو عزیز
ان سے لگی کرد مسنون جو مال ہوں	لوٹیں وہ دولت دیدار جو کچھ مال ہوں
عینس باغ آپ کی سیر کو جاتے تھے	خارج ہوتا تھا جو بندے کو نہ وہاں کہتے تھے
غیر جان میری جدائی سے نہ لگتے تھے	ہر ایک جہاد تو ہڈ کے جوڑتے تھے
ہر دوسرے پر تھے تم سادہ پیر تھے	

	ہاتھ میں اپنے میرا ہاتھ لئے پہرے تھے	
حال پر اپنے توجہ تھی تمہاری عطا ہر منتیں ملتے پہرے تھے ہلوی خاطر		سناؤ تہا رنج میری جان کدورت نادر کبھی خدمت میں جو ہوتے تھے چہرے حاضر
	روشنی مسجد دنیائے کیا کرتے تھے چلے در کاہوں میں درزات بند کرتے تھے	
ہمیشہ کی جو خدمت تھی وہ حد نہ تھی منہہ دکھانے کو چہرے کی صورت تھی		روز و شب وہ جو رہا کرتے محبت نہ تھی قصہ کوتاہ ہو وہ مہر و محبت نہ تھی
	الٹا کس ناما تو رہتے ہیں تری آگ ہم پہر گیا تو لگا رہی نہ پہرے سے ہم	
بیشے بیٹے اس الجھ بڑے کا کیا کیجئے برہ آتا ہے کہ کل تھی سو طبیعت نہیں آج		اٹھ گیا مہر و محبت کا زمانے سے واج یوں تو معشوق نکلا ہوتا ہی غوں کا مرج
	یا ہمیں ساتھ رہا کرتے تھے اندر باہر یا ہمیں کہ ہمیں حکم ہر باہر باہر	
مجھے بھی عہد کیا دل سے بس ای بندہ نواز اس طرف کہی بھی ہو دو کو گرین رنگ ناز		یہی طرز ہیں صاحب کی یہی ہیں اقدار کون گہر کی طرف تیری کہی رو کا نیاز
	وہاں کل جاوین جہان کا نہ بنا لیا ہو نہ میں ملنے سے ترے جو خدا لیا ہو	
گہر عی صورت کا بنا نا نہ تمہیں آتا تھا سو نہ کو دکھلا کیے جہان نا نہ تمہیں آتا تھا		جان جان دکھا جاتا نہ تمہیں آتا تھا خندہ زنی ہو گیا نہ لانا نہ تمہیں آتا تھا



گرہ ابرو میں نہ بھی کاٹیں بچان کی طرح زلفوں کا رخ نہ بہا رہنا تا مگر کان کی طرح	
خود زردی کے مفید سے خود کامی کے بہتر نہ سکو اتنے سے دم بازوں کے پیانی کے	پختہ کامی کے چمن چلنے نہ تھے خامی کے ننگ آتا تھا تمہیں نام سے بد نامی کے
ہری دھڑکتے ہیں جس میں سرور ہے بے بس تھوڑے کد کا تھا تہہ در تہہ	
سردی تھے تو انکو گوجر کے تھے تم مہدی ملتے تھے تو انکو چھپنے تھے تم	بان کھاتے تھے تو منہ کو نہ دکھاتے تھے بادن خفا میں بن کر نہ پلاتے تھے تم
دست سے صاف کیے وہ مانع تھے اخون ناحق سے تمہیں سرم جاتا تھی	
جو خوشی خاطر مارک کی نہیں اٹھا غم رہ نہیں سکنے کے بی شغل یہ کہتے ہیں تم	کہا میں ترک محبت کی جو کہاں ہو قسم ڈھونڈ لین گئے کوئی زیبا صنم عیسیٰ م
مشتاق با بیکانہ بھولین کے مرزا در حرم دل لگا لین گئے فرنگی محل آباد در حرم	
یہ غلط نہیں ہے محسوس کی محبوب نہیں راست بازو سے یہ ابرو کی کی جڑ نہیں	کیا کوئی اور زمانہ نہیں خوش سلوک نہیں نہ سہی دوستی صاحب کو جو مطلوب نہیں
انکو غیروں کی مدارات مبارک ملود انکو جس سے ملاقات مبارک ہو	
ایسا شام ہے رات ہے کہ مظلوم آشنائی سے مقبول ہو غرض مردود	

سپنے اپنے تجھے کچھ نہ وہ سمجھے ہو	روح گل رنگ جو دکھلاے تو پیسے لود
زر کس نیم کا حیرت نما شای ہو	سنبھل نطف کی بو سو گہ کے سو دای
خون کرے دکھو تمہا رنگ جان پہ کمر	حلقہ نات کی تنگی سے رہتنگ اکثر
مانہ ملتے پہر وڑ جائی جو بارون بہ نظر	چلتے مانہ آئین تو گل کہا یا کرو چھانی جو
پہل لبیک کہے تو یہ کہہ نہ نک سے نو	ہرٹ چا کرے نام دہن نک سے نو
خوبی کو شش کرے اپنا تمہیں حلقہ بگو	پہرون ہی رہے وہ گردن کی صراحتی
ویکھ کر آئینہ سان سنبھلو حیرت جو	حسنین کے عوض ہونکے دوسن بدو
نقش دلیر ہے نقش درد آن رہی	خار خارا ٹہ پیر کا دوسن نکاں رہی
مہر اسکا ہو وہ الزام بھی جو جو دے	وق سترم سے حسار و جین دسو ہو دے
خندہ زن کے حقیقت کو تیری کہو کہو دے	آگے اس گل کے تو شبنم کی طرح دور دے
طعن و تسبیح وہی مہر تھا بھلو کر	صورت ماہ نو گشت نہا بھلو کر
عطر امیر کلامات سے اکاہ کروں	چیر کر باقی تیاد بن اسے تہمت سے بھولوں
اسکی زلفون کی طرح کان تک کے بھولوں	جو فرشتے نہ پہو کی ہو سو کے بھولوں
دل جلا دے وہ تیرا تجھے جگر مل کے	تجھے جل سکے وہ تو اس سے بھول کے

راہ پر لاؤں اسے راہ بتاؤں مجھ کو	لب پہ لب آتے رہوں نہ نہنگاؤں مجھ کو
تنگ انوشن میں لون اور دکھاؤں مجھ کو	جسطح تو نے جلایا ہر جلاؤں تجھ کو
شادمان خاطر نازک ہو تجھے غم ہو	
میرے گہر عید ترے گہر میں محسوس ہو	
کھلو آتے تھے یہ شکایت انگیز	یارِ غیر سے تا آبِ کریم پر ہیز
نقص بچا کے لیے میرے لکھو دست آؤں	متوجہ ہو ایدہم کو نگہ لطف آمیز
پہر پہی ہو وہی تم اور وہی دواں ہم	
پہر وہی شمع ہو تم اور وہی پروانہ ہم	
غیر معشوق کا ٹھکانہ زبان سے جو نام	چہرے کے لئے صاحب کے فقط ہمایم
حرف حق کہلے یہ داسوخت کو کرتا غم	ست بُرا مینو اسبات کا آتش ہر عام
دوستی غیر سے داند جو مٹو رہی تھ	
انگہ اٹھا کر نہ کہہ دو کہیں اگر حور تھ	
<h2 style="text-align: center;">ملاح</h2>	
<p>تخلص شیخ انا مخم شمس نام گھنوی نام عمر لکھنویں بسری کی ایک دفعہ دمان سے کے  حاکم کے کچھ رجیدہ ہو کر الہ آباد کو چلا گیا پھر دمان سے کا پور میں آیا بعد ازاں  زمانہ جو موافق ہوا وطن میں پہنچا اب دتین برس ہوئے کہ اس جان فانی نے  یہے طرف عالم جلاؤں کے رحلت کی الغرض کہ ناسخ ناسخ تھا شرا سلف  کیا یہ شور مچا سنی شرا دیکھ دیوان سے انتخاب کے لئے</p>	
<h2 style="text-align: center;">ایجاب دیوان</h2>	

## مثنوی

مراسینہ ہر مشرق و غربت داغ و بھلا  
کسی غور شید رو کے جہل نے اچھپا  
چکنا بوق کا لازم پڑا آب باران میں  
کفن کی جب سفیدی دیکھتا ہوں کنج مرقد  
نصرت میں حضور اکہوں کے جو ایک اور بتا  
کوئی مضمون اگر لکھتا ہوں اس حال پر لکھنا  
یہ عشق ایسا بدیہی جس کے نام کی کوئی  
و یا سیر جناں کو جو کا مذہب اس پر پڑے  
وہ شوخ فتنہ انہی سے خاطر میں نہ آئے  
انہی بعد از فنا میری سبب بخجی کا باقی ہی

ملوے حبس محشر خاک ہی سے مریاں کا  
کہ نوح صبح صادق ہی غبار بنے بیابان کا  
نقد و چاہے تو نہیں اسکے رو و خندان کا  
تو عالم یاد آتا ہے شب مہتاب حیران کا  
میری زندان میں عالم ہو گیا یوسف کے زندان کا  
کبھی بند ہوتا ہے شہزادہ میرے اور توں کا  
درخت کو سکھاتا ہے لبتا عشق بیجا کا  
گمان ہی تختہ تابوت بر تخت سلمان کا  
کہ ایک گوشہ ہی صحرائے قیامت کا  
ہو ابر خاک انداز پیر و دیرین کا

تیرے ضمیر قافل کس قدر تیرا نسخ  
کہ عالم مردان زخم بر روی خند کا

عالم کے آگے یا میرا افضل ہوا  
درباکا نام چشم ہوا میرے چہرے پر  
کیا چین سے ہم اسکے تصور میں محبت ہے  
مہر و عشق جسے داغ کی رو سے گھبھڑ  
کیا اثر میری سبب بخجی کے آگے نور کا  
کیا کہوں میں سوئے داغ کے ناتواں کا

مر کر خشم ات میں میں کیا خجل ہوا  
دو رخ کا نام سبب سوزان میں دل ہوا  
کشور لحد میں سوز قیامت محل ہوا  
مرہم سے اور داغ خون شعل ہوا  
ماہ ہی ایک حال خبر رشب و پھور کا  
شیخ سوزان غمخیز مرہم کا خور کا

<p>             باس ہون یارو کے جب تک جھوٹے ہیں              حس عالم سوز جانا لکھا کیا جس سے صفت              دفن کرو دیکھ بے فاق میں بچے ناہر نشہ              ترک لذت کرو لا بوجھے نہ تاجکو گزند              شب جو دہان اسناہ کا آبادم رفت بحر              ہجر میں ساغر سوا ہی جھکوسا فی لوی خون              دل چار اس قدر سوزش طلب پروا نہ              ہی کجا نزدیک دہلے محمد ہے وقف میں           </p>	<p>             خرد آتا ہی نظر انسان کو نہان دور کا              ہی میرے منہ میں زبان کے بدلے شعلہ طور کا              ورنہ نالوں یہ یقین مرد و نکو صو رکا              نوش نوچھے ہی پہلے سس ہی زنبور کا              صبح ملک صفوں نہ ماتہ آیا شب دیکو کا              بادہ کھوایا ہوش دید زخم کے انکو کا              شمع سے بہا کے جو اس میں میل ہو کا فر کی              میرے شہر نے ارادہ اب کیا ہی دور کا           </p>
--	---

بن گیا خمیازہ ناخ خندہ جام شرب  
 جب خیال آیا کسے زکس مخمور کا

<p>             مر گیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پر نور کا              دعویٰ باطل سے ہو جاتو میں اکثر نامور              تین تیرا عاشق ہون ای عینیس ہی طاوور              اس قدر شرب میں وسعت کہتے ہیں ہم محو              دست میں دمان سے دھوان تھے لگا جا غیا              رنگ سی ہر دم جلائی ہے جو تری برحق              ہم سے بعد از مرگ بھی چھو حسین کا لیل              جس میں تیرا جلوہ خزاں جس مایان میں ہم              خط سے زایل ہو گئی خزاں جانا کی سار           </p>	<p>             میری لوح پر قبر پر زیا ہی تیرہ طور کا              شہرہ کیا بانک انا لختے کیا منصو کا              کور لیتی ہے بغل میں لاشہ محمد مخمور کا              اسی گلشن میں فلک کی کھنہ انکو کا              بڑ گیا سایہ جہان میرے تن محرو کا              ہو کان ہر سر و قدر جھکو تھل طور کا              حب غیار بنا اڑے نہ ہم ہو حشر کا              دانا ہوا سے جاے مگر داٹھنا ہی شعلہ کا              تہا چین نازک تہا صدمہ نہا ہو کا           </p>
---	---

میرے سبب برائی کی سودا ہر مردانہ  
ہے جو جی مایا ہر ترس موافق کی

شک سے ترس رہا ہر ہم کا فوز کا  
نافذ شکن جو اہر ہند ہر ایک نامور کا

کب ہماری فکر سے ہونا ہی سودا کا جو  
ہاں تسخیر کرتے ہیں ناخ ہم مغفور کا

تشنگی میں گر مرا حق اسی سکندر خشک ہو  
ترجہ دیکھتے تیرے ہونٹوں کو شہر اہل  
دل شکستہ گلشن عالم میں ہوں اسی خشک  
بادہ گلگون شہ ساقی الہی چکوا آگ  
تو جا بیکا تو چکوا بے گنہ مارا گیا  
مخت بے آب و دریا کو کیا رنگ روان  
ہر گرہ میں قابل نقصان سلع ممسکان  
کون باقی خلق میں اسکے جو احوال وقت ز  
جو کہ عالم میں ہرگز تر نہ بیان ہوتے نہیں  
گر یہ ہی منظور ہم زندہ کی اکھیں تر نہ ہوں  
گر کرے زامہ و صفا تیرے خشک سے  
گر ایسے میرے نالوں سے تو بہراؤ سنگدل  
وہ ہو کر رہا میں اگو تو ابی زلف حیرن  
شعد زن ہی انش رنگ گل چرا رہا  
دیکھو آغا و خط اسر گل کی اکھیں جو

ایسے سچے حیوان فروغ تر خشک ہو  
کیون نہ پہر لعل بدخشان مثل آگر خشک ہو  
صورت شاخ شکستہ کیون نہ پیکر خشک ہو  
جسٹہ خور سنبہ سان لبر زب نو خشک ہو  
کہ قنات تک نہ خون چشم جو ہر خشک ہو  
میری قیمت سے سیاد احوال کو تر خشک ہو  
ننگ جنبی سے گلگون کر آب کو ہر خشک ہو  
جسکے مونے ہی نولہ شہر ادا خشک ہو  
کیون نہ خون ریزی سے آب نفع خمر خشک ہو  
فضل گل میں اکدم ساقی و سر خشک ہو  
سوج دریا خوارا ہی کی برا خشک ہو  
ہر یقین مانتیج ہر گنہ تر خشک ہو  
مثل موج رنگ عسے موج عین خشک ہو  
کیون نہ شاخ سنبہ لعل مغیر خشک ہو  
کیون نہ پایا آمدہ فوسکندر خشک ہو



تو جوی سہروردان کہہ کو چو گلزار سے بہچون کس صیاد کو نامہ تو مار خوف کے جاو باغ جسم میں ای آب جوی ٹہک دو جسم تو گری داغ خون سے کیا ضرر	ہو زخمی ہر خنجر مثل منہ خشک ہو مثل عرجان جسم میں خون کو خنجر خشک ہو نخل نامہ سبز ہو دھکا صوف خشک ہو تابش خورشید سے گرداب کو نگر خشک ہو
--	---

سہری انہیں دنی میں ناخ انہی سوس بن

اے ہم چون ترک ال ہم خشک ہو

لگا یا آب نہرا سس نے جہہ شور و جھجھو کہا یکہ کان میں اور چو لیا کیسے شکو کو خیال اس صید فگن کا ہی بر صید مومن کو اوڑا یہ رنگ میرا دکھ کر اس دلو کو خدا نے کیا دیا ہر ملک سے رو گلگون کو کہا ہی صیرت خندا کنے جام چشم بیگون کو کہا ہی کیا ہی جنت زامری جنت ہے ہاؤن کو گر زبان سب ہون جسے از کیا نہیں کو مسکو کر لبا لاکون بر زادان مضمون کو غزالان جسم کا کہن خشک ہو بر مضمون کو ہوسن و آمد لیلی میں ترن کو جو بخون کو	رکھوں کو نگر سہروردان سے سودا ہوا کہاں تا یثرائی مار گبر میں ہی خون کو تھنا ادلی کی تھی جسطرح بخون کو جو دیکھے وہ کہے شبنم سے ہر قطر خون کو کہ ہی اسکے پسینے سے خجالت قطر خون کو کہ ہر دشوار ز رزش شبنم لبر زار کو کہ سایہ بہا کتا ہی چوڑ کر اب بد بخون کو بجا جو گلکھ شعیان ہوسے زلف شکون کو غضب خون گری آئی ہی میری طرح کو جو دیکھے طاق اردو میں زنی چشمان بیگون کو تو کو سون رنگ سے برز کیا دانا ہون کو
---	--

جو اس خورشید سے عشق میں آئی ناخ

نور و دنی طبع دم میں ارادوں گنہگار کو

مستحق

تخلص غلام ہولے کما ہی اصل اوسکی نصیب اور وہ یہ سمصافات مراد آباد  
 ہی شروع جو ایسے میں شاہ جهان آباد کو آیا اور اقامت گزین ہوا آخر  
 ایام حیات لکھنؤ میں جا کر بسر کی بڑی عمر یہیے ابتدا اوسکی اتنا دورہ  
 سودا کا تھا ہمراہ انشا اللہ خان اور جرات کی اکثر مشاعرہ کئی چہرہ دیوان  
 ریختہ کے اور دو تذکرہ تصنیف کے ایک دیوان فارسی اور ایک تذکرہ  
 فارسی لکھا یہ شخص اوسنا و سلم الثبوت ہی وفات اوسکی کو یہ اکثرین  
 سال ہے لکھنؤ کے اکثر لوگوں نے کتاب فن شاعری کا اس سے  
 کین اسکی کلام سے طبیعت بہت خوش ہوئی ہو

<p>میں اسی رنگ سی رہا ہوں گل عمر کی کا          کئی ایک دم شیر قاتل سے لکھی          درد و غم کو بھی ہی نصیب شہر ط          کہتی ایک آدہ کی ہی میری ہاتھ بوت          تہا اگر و زینت تو پیشا دان ہم سے          امی مصحفی توں میں ہوتی ہی یہ کہراست          شوخی تو دیکھو تیر کو سینی کی کینچ کر          ناجی کی مری پز لا ڈالی مری ایگے          زرض عشق سنی گرا بکی سنبھل جاؤں گا</p>	<p>بائے ہنگام مس کو یہی مس پر کہا          جرنہ پانہ ماری عمر کا بریز ہوتا          یہ بھی قسمت سوا نہیں ملتا          ہم بھی سمجھتی ہیں پستیاں تو بھلو کیا          وہ جو ایک دن اوسکے مٹی کا مگر ہو گیا          دل پہ گیا نہ تیرا آخر خدا سے دیکھا          کہتا ہی میرے تیر کا پیکان کہ گیا          ناجی کا میرے قاصد یہ کیا جواب لایا          تو میں دو چار برس میں کہیں مل جاؤں گا</p>
---	--

مجھ کو قاصد کی تغافل نے تو راہی ہی  
 اور قیاد و قیاد کی کو حیدر جو جانکی کہیں  
 جاک ہو جانکی لاکھون ہی کرمان ظالم  
 مصحفی ہم تو یہ سبھی تہی کہ ہو گا کوئی ضم  
 دامن ترابی گا کر بیان عاشقان  
 مت میری رنگ زد کا چہ چاکر و کہ یہاں  
 میں حسرتیں بے ازل سب جہانی جاتا ہوتا  
 صیاد کی لگی ہی وہ کو یہ کیا کہ جس میں  
 فصل کل فصل خزان دو گین امی صیاد  
 ہرچ دیتا ہی خیال اپنا عوض اپنی دام  
 عشوہ و ناز و داد و سکے ہی کہتی ہیں  
 چہن کسی کیونکہ میں سوون کہ شب بھر مجھ  
 کس راز کی دامن کی خبر ہو جو ہو ہم سے  
 تو اور کو کہچ نہ پسے واہ  
 تری کوین اس بہانہ مجھی ذکورات کرنا  
 آنکلی تری کہی مراد دل تو خوش رہا  
 لگی کو ہمارے سبھی اپنا وہ کعبہ  
 تھا آب ہی دیوان مرانا حال  
 چہرہ بہرہ دم نہ آہستہ دیکھا

روز ظالم ہی ہی کہتا ہی کہ کل جان کا  
 حاطون سے دوشن سخت سیمین  
 چاک پر دسی نہ یون ہند دیکھنا اپنا  
 تیری دلین تو بہت کام رونکا نکلا  
 اگر یونہی ہو کرین دم رقت کر گیا  
 زکلیا ہنر نہ کیسا کہین  
 جبارہ دوشن پرار و کی تہا گران ہرا  
 مر خاک پر رہا ہے اکثر کبوتر دمن کا  
 مرغ دل کوئی سوئم میں رہا بودی کا  
 کس قدر یاد کو غم ہی مرے تنہا ہے  
 لی سکی کون یہاں نام شکلیا ہی کا  
 یاد آتا ہی وہ راتوں کا جھگانا تیرا  
 یہاں ہند سسی اپنا ہی گریہ میں گیا تھا  
 ہی مصحفی کشتہ اس ادرا کا  
 کہی اس سی بات کرنا بھی اس کے کشتہ  
 قاصد نے گو کہ اپنی طرہ سے ناچا تھا  
 یہ مصحفی سسی نو چو کہ میری حیدر  
 کا ہینو و رشتوں نے لکھا ہر حال  
 اپنی صورت کے خفا میں ہی ہم

سنی پانہ دھن اوکی سنی نام  
 لنی دو او حسی کی لئی چاک کیا ہی  
 جب ملک کے پھر کے کا کلاب پیے اگر  
 ہر دم کو سمجھتی ہیں دم باز پسین ہم  
 پہٹ چکا جب سی گریبان تسی  
 دی دشت اور دی گریبان چاک  
 تو آئی نہ اسی ولی ہم تو ہر شب  
 ہا می اوہ دل کہ حسی نہیں تعلیم پالا  
 فلک کے نہشتا تا ہی مجھ کسکو  
 بھلا تو ساتھ تو چلتا رہے جنازے کے  
 کہانی نہیں دیتی من مجھی خون جگر بھی  
 وہ سنی یا نہ سنی او کو ہم اپنا حوال  
 کو چھی سنی نکل کر تری من نہ کہ کرون گا  
 من وہ ہون تلکام کہ روز وصال بھی  
 اپنا ہی جی ہی جانا اب جی حکاسم  
 اپنی مکان رخصتہ گر کو دیکھ  
 زلف کا بوجہ دے کر یہ نہ جان  
 تھی تھیں سل کہیں گے جو من انکہ  
 کہ ہوئی تری بیان ملک خوشہ افان

جنبش لب ہی بیے اپنا تو کیا کام  
 ناصح سے گریبان کو سنیلانکی نہیں ہم  
 اس شس سی کہی ہوش میں کی نہیں ہم  
 غافل تو ہوا ہم سی ذرا ہی تو نہیں ہم  
 ہاتھ پر ہاتھ دہریے بیٹی ہیں  
 جب ملک ہاتھ پانوں جیتیں  
 تری راہ تا جھدم دیکھتی من  
 اب سی ہر ہفت ناوک مکان  
 میں ہر ملک کی طیف دیکھتا ہوں  
 نہ آئی موت بھی روز وصال میری من  
 نالی تو میرے خلق کے دربان ہوئی من  
 پس دیوار کہہ رہے ہوگی سنا جاتی من  
 معلوم ہوا اب مجھوتا تر نہیں بیان  
 اسی جو لب خستہ مری رہے نہ  
 ہم رہ سکین من کوئے جب ہم جی من  
 انکہ بہر میرے جگر من کو دیکھ  
 زلف کو دیکھ اور کہہ کہ دیکھ  
 زلف تو ہو گیا سحر کو دیکھ  
 کہ سر کے بال ترے دیکھنی کو کو چلے

کچھ نفس میں ہم تو رہی مصحفی اسیر  
ہم خرز تیغ یار کرین اوسکو مصحفی  
خوہر ملک سی ہم نہ کہی سراوٹھا سیکے  
مصحفی یار میں ہوتے کے کتہ لکھند  
نہ کہیں صبح ہی ہوتے ہی نہ خواب آئی  
میں تری واسطے سہ یون ہوں دیوار  
یار کا صبح تک ہی وعدہ وصل  
اودا میں اٹھنا کی جانی واسطے  
تو دیکھی تو ایک نظر بہت ہی  
از بس دھند شوق رہا جھکنا مہر  
ہا ہی تعب سے پہا اٹکتا ہر گھنٹہ  
تو انی مہی دم تر جج جسکی بالین پر  
تری تصویر کو لیکر شہین  
دلکی دہر کون کا مہ عالم ہی کہی  
پیشہ سحر میں گھو اوٹھ کر قلق کی بار  
میں ہی کوئی دیکھ کے کہنی لگا دھرم  
وعدہ قتل ہی کہتا ہوں دل کی مین  
یہ سخن یہی ہم الفت طفلان کو کہتے  
وہ چین بینا زان کہہ ارباب تو دیکھو

مصل بہار باغ میں مومین مجاہد  
اگر یہ کی ہاتھ سے جو بدمن ہو رہے  
جون شمع زیر تیغ یہاں عمر کٹ گئے  
بد نہ تھا ہم بھی خلص جو زار ہی کہتی  
رات کیا آتی ہی ایک حجر عذاب ہے  
جس طرح تھی خانہ خراب اتا ہے  
اکتبا در بھی جے ہے بنے  
تک ہلکو بھی خاک سے اوٹھالی  
الفت تری اس قدر بہت ہی  
آیا جو دانسی ایک تو پر بیان نہ دے  
اوسکو دان کیا جانی کس سے ہو گئے  
وہ مہی چاہے تو آنکھیں کھول نہ دے  
اپنی چھاتے سی لکھا رکھتے ہی  
یر رہی ہو ہو گئے گریبان اوڑا جانا  
د دلکو دینا ہوں تسلی کس سے ہو گئی  
ہا ہی کسی خون ہوا میرے ہاتھ سے  
کہ اسی وعدہ میں ایک وعدہ دیا رہی  
لکھ پڑہ ہی تھے قید وستان  
میں خوش کہ خیال نہ دور کہی ہے

# تسکین

مخلص کہ اسم شریف او کا میر حسین ہی اور سلسلہ او کی نسب کا یہ سلسلہ  
 قاتل و زریں فرخ سر کو پہنچا ہی فی الواقع یہ صاحب بہت محکم بندہ اور طرز  
 گفتار ایسی کی دلچسپ کہتی ہیں اور صفات میں خوب اور الفاظ مرغوب  
 اشعار او کی سیسے چڑھیں یہہ حیدر اشعار جو کہ مذکورہ گلشن بخار میں ہی بطور  
 یادگار و اسطی تغیر طبع لا حظین گلدستہ ہذا کے لکھی جاتے ہیں

## انتخاب شعرا تسکین

<p>جسکی گہ کو ہم یہ سمجھی تھی کہ انسا ہو                  سیکھی میں تری نکاح کی گھاٹ لگا دو                  صیاد کہی لیسکی بیان دام نہ آیا                  صورت ریسے ہر روز بدل جاتی تو ابھرا                  راز اپنا نہ خموشی سی ہی پہنان ہو کا                  دشمن ہی سہی تابع فرمان تہا را                  عاشق تو نہیں ہی کہیں دریاں تہا را                  جو ربط کہ اس دست و گریبان میں                  فضا کی کو جہیل کو اندستی تنگ تہا را                  ننگی گور سے گہر یاد نیا                  رگے پر بھی اگر یاد آئے                  دن رکھا تہاں کو سزا یاد آئے</p>	<p>دیکھو خانہ خرابی غیر وہاں قابض ہوا                  ہکو ہر دام میں لازم چاہی نادل کا                  بی بال و پیر ہی ہوتی ہی تو قریبی                  ہر صبح وہ ڈھونڈی ہی کوئی تازہ چروار                  چپ لکی چھکو تو چرچا ہی پردہاں کا                  اوس درسی بخاؤں کا کہی لاکہ کہو تم                  بہان آنیسی کسو اسطی جلتا ہی ہاری                  ٹکوتی تو خیر دن سی یہہ اخلاص نہ ہی                  گیا جھون گل تر کو بہہ لو لگی دیکھو                  دشت اب لاشیں لی پائی گے                  بھول جائیگی وہ غنیمت کو میں                  کو خیر یار میں نہیں تسکین</p>
--	--





<p> شوق اور رسن میں ہا رہا دستم چھری  وہ صاحب اگر آئی توجی اوٹھون ابھی  دیکھتی ہی شوق فی ایسا کی بی اختیار  چین سی بیٹی رہی خصلین لکین ات بہر  اب یہ حالت ہی کہ اون سا بدرد  کیون ٹھہرون پر جگہ سکان سرکوبی </p>	<p> جون جون میں اور سنو جیادون ہنار ہا  ہنار اوٹھا باچار ہا زو متی کیون  حال دل کشتی ہم یار کی تصویر سے  اوسنی پیمانہ ہکو دنگ کی تغیر سے  سیر ہی بختی کے دعا مانگے سے  وارث ہن پر یہ کیا عاشق سکین کھار </p>
--	--

### سیقت

تخلص نو اب مصطفیٰ خان بہادر خلع الصدق عظیم الدولہ سرسرازا لکھ نواب قاضی خان بہادر  
مظفر جنگ کا ہی یہ صاحب بیت برگو اور صاحب مذاق اور عقل سلیم دین  
فہیم کے من حکیم محمد مومن خان صاحب سی اصلاح اشعار لی گرانکا دیوان کی  
میں نہیں آیا یہ کیفیت یہ چند اشعار جو کہ تذکرہ گلشن بخار میں موجود ہیں لکھی گئی

### اشعار سیقت

<p> کوئی بجان جہان میں نہیں جیتا لیکن  میں کی جان ہی کس ذوق سی دھجی دم مل  ایک لے میں تم نامی ملک سی ہوئے  کیا ہو دی شام روز خزا و شب بخت کا  کبھی من جان جانتی میں یوں مجھے  ایرگ آکر میری ہی نہ جایے آبرو  اور سنس میں بکون کی جا شکر ستم آرا </p>	<p> سیر یار تجو کو جسے ہوئے بجان دیکھا  کہ بیت اوسا سنگو کو پشیمان دیکھا  جسکو دشوار سمجھتی تھی سوسان دیکھا  باقی ہی مقام ابھی شہر کے رات کا  کیا اعتبار ہی او نہیں دشمن کی بات کا  رکھا ہی اوسنی سوگ عدو کی وفات کا  کسا کر دن تہا وہی دلیں موزن بر آیا </p>
--	---

فریاد مہکے ہی دھبیان مکر آیا  
 اسی اعلیٰ نیم بکھرے تو بھی جلت دی  
 نیا مای بھی لذت ازارے جن  
 شوق روتے تھے پر جیتی سے بن گئی  
 ہی غراش ناخن غم میں ہی کیا بیدگی  
 ہاتھ اوٹھایا اوسنی قتل بیکرے پیریا  
 شہدہ وار شہد زنگ شہد  
 نقش تسخیر غیر کو اوسنی  
 مری تا کامی سی فلک کو حصول  
 کیا دون جواب داور و نہار کا  
 گہرا کی اور غیر کے پہلو سے لگے  
 ایسی جفا سے یار میں پائی نہی کس  
 بسکہ آغاز محبت میں ہوا کام ہینا  
 ذکر عشق سی آئی ہی جو نفرت او کو  
 کیون نہ ہو دی بیش دلی بھی خوشی کہ  
 تاب پس کی کسی دین بھی رہا اب بیکر  
 اب جو ہستی رہی شب بزم میں  
 غیری جی ہنسلی اب شفیقہ  
 کب ہمیں حاجت پر نہریے

وہ تو ایسے ہین میں آپ میں کیوں کر آیا  
 اہل ماتم میں یہ چر چاہے کہ دلیر آیا  
 دل ہوا رنج سے خالی ہی ہو جی ہوا  
 شفیقہ ضد یہ جو وہ اپنی شکر آیا  
 جو ہلال غم تھا سواہ کامل ہو گیا  
 طالع عسیر سی جلا د عادل ہو گیا  
 کام ہین کیا ہی دامن تر کا  
 خون لیا تو میرے کبوتر کا  
 کام ہی یہ اوسنی شکر کا  
 ہی لب تلک خیال اوسنی شکر کا  
 دیکھا اثر یہ نہا لہجی اختیار کا  
 شکر ہی ہو گیا میں غدا بایم کا  
 پوچھتی میں ملک الموت سی انجام اپنا  
 آپ عاشق ہی گردہ ست خود کام اپنا  
 سب کو دنیا میں پسند آئی ہی کام کا  
 کر چکی کام ہین لذت دشنام اپنا  
 جا کو دشمن کے میں روایا  
 کچھ تو ہی جو یار نے ایسا کیا  
 غم نہ کہا یا تھا کہ قسم یاد آیا

حویلی بخت جان خدو  
 کسلی لطف سیکے باقین میں ہر  
 پروانہ بنا میرے جلالی کو و نادا  
 پرواز دار جلد و ستوری ہارا  
 یہاں بلکہ حرفِ طاعت وہاں گران  
 ہی ز اس سدا لطف بھی گستاخ بند  
 دیکھتی ہم یہی کو آرام سی سوتی کیونکر  
 ہی اوس برقی جہاں سوز پر آنا دل کا  
 متوجہ سن سب جن دوشہ میں سحر  
 کسی بیتاب کو دیکھا کہ ہوا اگر غم شان  
 نہ لکھا تھا غم ناکا سے عشق  
 بی پردہ وہ آئے بھی طرح ہووے  
 شوگمہ گل ہوش اکیا تھا دیکھ گل پر  
 میری آبی سقا تم اوٹہ جا سیتے جو  
 کی بن گیا ہون صورت دیوار کجنا  
 کہن بتاؤت نزع کی ہر اک سی شیفہ  
 ہر ناخن و دھڑکن میں کڑی لکھا لکھ  
 صبح شہنشاہ کیا لطف برگہ فی  
 برجم نین جرم وفاق بل کشتن

۲۶۵  
 اوس کو ہنگام قسم باد آیا  
 کیا کوئے اور قسم باد آیا  
 حوصل میں کوئے شمع برل جالی تھا  
 اوس شمع و پروانہ مشہور سی ہوا  
 سخت جان ہم کب تھی اور زمین تھی  
 پہستی سی پہلی شکل تھا چہشت ناو کا  
 نسا نمی کہے بایے فسانہ ہکا  
 سچھی جو گرخی ہنگامہ جلا نہ حل کا  
 میری یقیں کو دعا ہی سلیمانی کا  
 کچھ نہا و سب ہی تری خوشک جولانی کا  
 جواب نامہ بی دعا کیس  
 ای شیفہ ہنگامہ خوشکے سدا  
 یاد آئی چکو اوس گل گرما کی بہار  
 بزم و دشمن میں نہ آون کیونکر  
 صورت کسی کی میں سوز دیوار کجنا  
 و غم کی کو دل تو دیا ہوا دیکھ کر  
 ایک دم ہوا جو عقدہ بندھا بے لطف  
 کیا دیر میں ہوا میں روکنا ہی لطف  
 محروم میں گمراہی سے تیری کشتن

کلب چون لکڑی کے فصل میں ہے  
 رہی کیوں نہ چرمین جان کی تہ تک  
 کہتی من یوفا مجھے مینی جو یہ کہ  
 ایسی کریم ہم میں کہ دی جان نہیں  
 بیان مجھے رہا نہ دان ناز و ناز  
 جبر و ادانہ کا مجھے پڑی دیا کون  
 تک استانگرا ہی حق ہم انوش کور  
 شکام شن جو غری کو اسوی شکامی کل  
 از بسکہ دیکھ جنوہ ترا چل گئے ہر

مین میری کو تر جیسے تری میر کی سزا  
 ہی ارزو ہے بوسہ رہ پیغام ات تک  
 رتی رہیں گے تم ہی چیتی ہیں تنگ  
 پہنچا دو پہر پیام اجل جان تک  
 شکر ہی را کھلے دست تک  
 دہر و شمع کو ہر گز نہ جلا سب ل  
 دہر نہ ہے میں حلی جاکو ہر شمع  
 جنت میں بجلی مری جاکو ہوا ی کل  
 شعلہ آدھما زمین مجھ سے بجای کل

خوش ہون دیکھا جی سلام کا اوکو کرے  
 کب سے حار راہ عیند پہلا  
 نمش پر تو خدا کی واسطی  
 انسان چرخ رشت کیٹے جلا یا  
 میں جان بس کی اسات کی دیر ہی  
 میں زندہ اور غیر پنے پیدا و پیدا  
 کیا جاتی تھی شمع وہ شمع قد کا  
 کو ش رشت قرب و با جو تہا  
 کم انفا توں کا ی و بسم ابل بر کو  
 اکون کا مری شہزادہ و کون

بستر میری کا کوی مری بچا کل  
 کیوں کھلتی ہیں چشم ہار میں ہم  
 مری تریے انتظار میں ہم  
 نہ کی کو جو نہ رہے ہی سب او بکا ہم  
 دیکھی ہی اس سکہ کو قضا و قضا کو  
 ایمر کہ داو چاہی کی حل کر خدا ہی ہم  
 نام شب فراز نہ مریے بلار ہی ہم  
 بھی من دیکھ نہ ہم کی لکھی ہے ہم  
 نہ نہ ہو کے ترے نہ نہ ہی ہم  
 ہوئے نہ اسد جو کس نون ہی ہم



# محمون

مخلص نظام الدین نام بیاسید قمر الدین منت مخلص کا ہی اوسکی اصل قصیدہ  
 سو فی پت اور مولد و منشاہ جهان آباد کسب خون اینی والد پیر گوار  
 کسی مدت تک لکھنؤ میں رہا اور ایک زمانہ جس کہ شہر را یہ تخت  
 حضور والا کے تھا چنانچہ شکاہ خلافت سی محمد اشعرا ر خطا عطا  
 ہوا من بعد فعلع اجہر من پیکار کینی یہاں سے عہدہ صدر الصدوری کا  
 متاثر باوقات اوسکی کو ٹھینا عرصہ چار مہینہ کا ہوا اوسکی کلام کے  
 طرز نہایت دلچسپ اور شیریں ہی عرض کہ مکتب فضا عبت کا مکتب ہوا  
 اور مکتب بلاغت کا طوطی شکر فشان اسو اسطی یہ چند اشعار بطور نمونہ کے  
 اوسکی دیوان سے منتخب ہے

## انجاء و ان محمون

تھی اوس مصلحت ہی کب آمینہ عیان کا	دل ہرزہ ہی خلوت مدہ خورشید تہاں کا
شکوہ جلوہ پر جسکی دو عالم تلک ہی دی	بیان میدا ہی دیکھو طرف اس چہاں کا
بہارستان مٹنی دیکھو داکر کیم گرہ ل کا	کہ اس سحر کی کہنی من ہی شاہان کسب کا
بدایا طور سنی ایک ہی جھکی سی آیا ہی	عاری طاقت مومین کو دجہاں دس کا
ایسی کھدر وعت کہ میدان شہر ہی	کہن ان سحر جا کی یہ را طوار عسکریان کا

عجب اور اب سی محمون کو دیکھنا کجہرہ خدین	کہ سخت افسوس آیا کجوا نی دین لکان
سہرہ خون حسن صورت عشق شہر کا	رہا مہر من جلوت ہی اوسکی ہمار کا



بیان جان بک بهی می چکی پروانه جان	همه اکهار چکی راز و سبزه که
تجی شست می نمایا تو دیگه	جورده تها عیلا او میا تو دیگه
بیرب تیری حسن کا پروا به	نیچکا بهی تیرا سیه تو دیگه
برانی ست سر می دیگه می	تھین حقینه ایسا نیایا تو دیگه

بھون کیون که ممنون پریشان کا	
بهر عالم جوس غرلا یا تو دیگه	

تجی کچه ما دی میلاده عالم عشق تھان کا	شکاف پرده می کیا تھانیا احترام تھان کا
بیان دم کیچنا دود ویر شکل می خوا	دیوان گھنٹی بیسینه من ای اهنوڑا
نی عمره فی جلا و فی اون بھون فی سخاکی	جھی گھنٹی من دل انیاد می قائل بواجا
شکاف سینه می از بسکه دود دل گھنٹا	سیرا جیجا می رنگ می انی گریان کا
بیر دل می قطره خون می کم اسری جی	بوا می سپر روکش اوں جھنگ تھان
سپا می ک پر جھنٹی می رگ رگ تھان	کچھ کا جیل نہ بھلاک می تھ می شکان کا
کسی اب سر که من شوق کی زبهره می غوغا	که بهر دنیا مال موسر می جکا صفت اراکا
تجی کی می انی سانی ایک بری که تھ می	ی پرده او تھه کما کسی جمال عالم اراکا
ای دی و جود می تھی و فاسد صرح خون	زردان خوا و اعلیٰ نہ بھان تھان

کھا قند را کو کسی ابست قیام می	
که ممنون جھنٹ می جھنٹ تھان	

کمان به تجیه کردن کیو که دل جی اراکا	جھکا کی انکھ سبک سانی گدانی کا
بیر سینه می به جگری سینه دل می	اگر خیال می تھوار آرماسنے کا

<p>سکھی بونہہ کیے سے ہی کام ہو          بھجی بہ درد ہی معلوم حکم مل بن          کیا فریقہ کہہ کہہ کے حال دل کو          غموں کی گریں بالیدگی ہی تو اس          جہنگل گندہ میں ہی دھب پریش نای کا          جی میں گرم بغس سوزی کہ ہر چراغ          کہان ہی درد دل دسینہ و جگر لاون          الہی حیب کہ دامن استین ہون</p>	<p>زلا لہ سین کا لیان ہی کہانے کا          نہیری خاک پر کھنڈ ہول لایکا          از فسون سسی نہیں کھنڈ کم اس شایکا          دل گرفت نہیں سینہ میں نہایکا          حامین روز دیار نہکھسہ بانکا          کرمی ہی شعلہ کام آب زندہ کانیے کا          تنہن لکا تہ تیغ رائے کا          مزہ فی سیکہ لیا شعل خون شایکا</p>
---	---

ہنیں بجا مرض عشق سے کوئی نمونہ  
 ہنیں دروغ بہت ہی تری جوابیے کا

<p>تہا عدم ہی شور اپنی آہ تہا ترکا          کاشن اقبال تہا دوی کی کب بھی خزان          جو نظراتی ہی صورت ہی وہ معنی ہی بہرے          شعلہ زن رہتا ہی سوز دل ہی مہوین          ہر پری خسار کا رہتا ہی مونہ او کی نظر          نرم جن چرچ ہی کیا کیا پراویا ہی          شہر طہیر ہی بوستان میں جابی کل شہر          تہا لبت ہی بہرہ دم جگر بکھر کا          لی یا بوسہ تو اس سنی دین کیا کیا کیا</p>	<p>ہی سویرا ہی دل عشق ہفت اس تریکا          سبزہ پر مردہ کہی دیکھ نہیں بشیر کا          اس زمانہ میں رقع ہی جہان تصویر کا          جون زبان شمع ہی سیکان ایسی کیا          سیکھی اپنی سے کوئے علی خیر کا          کل محب عالم نظر آیا تری دیگر کا          فادہ ای عہد لیون آہ بیے قاتر کا          کت تک فرمودہ کر صبا دیکھان ترکا          بہ گندہ سسی بھی زبیرہ ہی مزا بھیر کا</p>
--	---

خاک پر اگر مری کھنی لگا ده پر عسدر  
 زیر و زدن ره کیا حسرت سیل عجز  
 حشاکان خاک کیے سر بر قیامت ہو گئے  
 چرخ می کند و گستی تنم سکی تو ستم  
 مانع ہی عزت جاسی دہب اوس کا  
 جس برق میں نے جلا کی کیا خاک طور کو  
 قرمان یا بخش مری دیکھ کر کس  
 صدقی تریے کہ مونہ اولت می آید  
 کیا دل خواہ بر شتہ لب سنیہ باب  
 بجلی سی ایک نرم من کچھ کوئی ملی  
 سنیہ سی دل کل نہ پری یا خدا ہی خوش  
 میں بخش میں تھا کہ یار عرق بریزان کر  
 آدیکہ میری چشم میں اوس دم کا پڑ  
 دجو بہ ہی کستی مونہ کہ بہ ہی لطف لیک  
 کب کل ہی خواہ صبا ای حنین کا  
 مینا بے دل تری شہید دلی کہان چا  
 دیتا ہی پر آئینہ کو سوا سلی کو سہ  
 نامہ حجاب لب کی عشق فی مومن  
 نہیں ہی جلوہ مانع ششخ پر کل کا

مقصد خون حذیرہ الفت کی تار کا  
 شب یہ کنج غم میں تھا عالم تری بار کا  
 غالباً تنہا میرا اوٹا کسی رکتا  
 اچ ہی طوفان سر تک چشم دریا بار  
 دل در دسی خون بر کہاں حکم آہ کا  
 روکش ہی اوس کی اپنی کیہ آہ کا  
 گردنہ سکی خون ہی اس بکنا یہ کا  
 نوی کو اچ لاف مت ہی کجاہ کا  
 کھلی ہی دم کی ساتھ دیوان سا کیا کیا  
 کس مونہ سی اوٹا لیا ہی بہ کوٹہ کا  
 بچند یہ ہی حال ہی گرا اضطراب کا  
 بیٹا تو ہو گیا سنجے چھٹا کلاب کا  
 کیا سر ہاتھاب ہی عالم ہی آب من  
 لہ زیرنگ کلی سے سے ساغوجا کا  
 جنبش دم سی ہی نور خم کہن کا  
 کچھ کم رک بسلی سے نہیں تار کہن کا  
 وہ آہ غول دایہ نہیں ای دن کا  
 پایا نہ نشان جا رہیں اپنے کہن کا  
 کہ چورہ ہی کہ شہد آہ بس کا

مباد خوش بجام کسی کرین خال  
 چکی ہی نیم تسم بہ خون بہاں  
 کری حسن حداد و حادثہ بر باد  
 کہی ہی دیکھہ چھی صورت شناسی ہو  
 بہان تک اوج اپنی ہی موج شکستہ  
 کسی نیم تسم ہی روکش صدف برق  
 تدم رکہا ہی بہان کسنی کہ کل تصویر لی کا  
 نہا شوق یوں گشتنست جاوکی عارض  
 تری بار کو طافت نہ کر و کی خوش کے  
 فرگی رادہ بدیر و تجن و دیکھتوں کے  
 خدا حافظ امنیائی دکھا تاہمین اوکیلے  
 لکھا جو شعر تعریف جمال یارین مضمون  
 رکہی ہی رنگ کچرہ سی شران اشک کا  
 میری یہ گرم انسو پوچھت تہ کا رہن  
 نہرکان نہان رکہتی مین ہم تخت دل بوز  
 لکا گرم ہی اوکی دل تیار کیش  
 جو سہل انگڑاہ گرم کوک کچی نصرت  
 شکستہ مین شمس خیر سوز غم ہی سب کا  
 غرض ایس شعلہ گون عارض یہ کیا صفت

ملا نہ لب میری لب سحر و دل کا  
 جاری قتل یہ کیا ہی سب تاملی کا  
 ہو اسی کہل نہ کسی  
 ہزار جیسے ہون قربان اس تکامل کا  
 کہ چرخ خم شدہ مشکل ہن گیا مل کا  
 ہر ایک دانہ ہی بہان خرمن بھل تہ  
 رکہی ہی ترک اوکس خجائستہ کی لالی کا  
 خطر ہی سبزہ نو خیز خط کو با یالی کا  
 ہنالی پر ہی مصورت وہ تصویر ہنالی کا  
 کر چھی ہی کام موج دہ تیغ رنگالی کا  
 کہ دیہان آبا ہی اہکھیلی الیکٹریکی کا  
 وہ حسن نظم جن سے ہزار حاسد کا  
 مقطر کیا کیا لیکر شران اشک کا  
 کہ ان اکہون سے رہتا ہی ان سیلاب کا  
 یہاں خاشاک مین رکہا ہی جگر د اشک کا  
 حریف آخر تو ابہ پارہ سیا اشک کا  
 نشان جو ریا کا کم ہوا ہوا اشک کا  
 ہوا طعمہ عرض ایندہ نام سب اشک کا  
 بہن دیکھا ہی معنی رطبا ہنم اشک کا

ماوی دامن تر بر منس ناله یی صوفی  
کدی بر شک بر این ترا ہی بال تش کا  
تصور تر نی زوی مهر شکر کا بسکرتی  
نظر آتای اکتشعلد بوت خواش کا

خدا کیو اطمی برق فغان کو کرسنا  
کر دگی کتک تم خانه اجاب تش کا

خالی رہا ہمیشہ ہی س غراب کا  
رہتا ہوں خوب حال نظر کر جاب کا  
بہر ہو چکا طلاطم امواج کر یہ بیان  
ہر المیہ دل کا کرف و چار فغان گرم  
گرداشتہ سی ندرین کچھ سکرون  
نارک دلو کی س منی دم ہی کچھ کینہ  
آتی بقاء پر ہی رہا باد غور و رے  
نیا زگریہ ہی سہا یہ کیا سوا دل کا  
تری و سیدھی ہی روشناس صد اندو  
کیا شکافت پہلو تو خار سا نکلا  
روان ہی خون چپ و دست دو لکڑی  
رکھا زگریہ کسوسی تہی بید لون تری  
کیا جو ضبط تو ٹہر ہی فغان پسندین  
ہر ایک طفل بر شک ایک و زق ہی کلا  
ہر ہی کار و تشکر تہا اید دل کا  
عجب نہیں ہی بہر و استہر تہا

رہتا ہوں خوب حال نظر کر جاب کا  
بتا ہر اسپر ہی جون گد حباب کا  
ضرر شہی بیان مقابہ ہی جاب کا  
رکھی نہ ہم غرق شتا در جاب کا  
ٹوٹی ہوئی شیشہ مقرر جاب کا  
سمخو کس قدر ہی غرض سحاب کا  
کل ایک کشت نہ ہمراہ آہ تہا دل کا  
وگر نہ کون تہا ہی شق شتا دل کا  
کہ مدون ہے بے ملین کھان راد دل کا  
جگر کا فلر جدا سوچ ہے جدا دل کا  
سجھتے سوزی شمشیر بادل کا  
کہ کھنڈ رخم ہر ایک بس شق کیا دل کا  
عجب ہی سنجہ پریشان ہو گیا دل کا  
ہر و صلی کو ہے فی جو وصل دل کا  
کسے زلف کو سنجہ ہے سلسلہ دل کا



# قاسم

مخلص حکیم میر قدرت احمد خان کاہی جو مشہور و معروف مردانہ ہی سے ہیں ایک تذکرہ  
بطور یادگار اور ایک دیوان چھوڑا کی وفات کو یہ پندرہواں برس عمر  
دیوان انکا دیکھنے میں نہیں آیا یہ چند اشعار فقط انکی تذکرہ سے لکھے گئے فقط

## انتخاب اشعار قاسم

جہان میں اگر یار و زمین و آسمان دیکھتا  
وہی آیا نظر کو عرض ہے جہان دیکھا

تسا ہی ہی قاسم کہی یوں حق تعالیٰ  
جہان کس نے سے محمد کو اٹھایا دیکھا

<p>ہم کہتے تھے نزدیک تیرے حیران ہو چکا کیا مرے قتل کا دیون گے جواب آپ بھلا یاد تک جو پہونچا تصور لکھتے لکھتے پہرہ لگین کل انکھیں بس راہ نکلتے نکلتے جہنم گردل جو میرا کو تر لکھا کاکل میں یا د کرتے ہی تو آیا بزم میں او شمع و اندوہ دو عالم سے چھوڑ آیا گئے گر بیان پہاڑ سے کو پہونچا مارتا قاسم ہو اجب خوب زکریٰ کہی اللہ برتر جی جی انکھیں میں کیجا یعنی دل ہو لے تیری کامرئیں انو جو جس گدا رخصتا</p>	<p>زلف کو شانہ کو کا فر پیشان ہو گیا جگہ ٹی حشر کو دیوان عدالت ہو گا مافی نے ہاتھ اپنا خستہ بار کینچا اس سنگدل کامی نے یہ انتظار کینچا آپ کے سر کی قسم ہے جہان کیا کیا بڑی جی عمر نیرا ہی ابھی مذکور تھا بندہ ہوں میں اے وحشت دل پیر کو جلا دشت جنوں کو دوا ہے دیوانہ بن گہنا بی طرح اب دل یہ ہوا بار و نکجا جوں سہا سکاں کیے اسنیق دیر یہ رہا جو استخوان لکھی ہے وہ شانہ ہو</p>
---	--



دور گل گزرا کہیں جلدی صبح دس سا جا  
 سفت گردون کہیں سہار تھی ایک پہن  
 کہیں تھی کسی کے گھاس کے پھوٹتے ہنسن  
 بوسہ خال لب لعل جانے دوستان  
 کو کنارہ عاشق اس کے سے رت غن  
 دل نہیں یہ کہ مل دشکون سچو راہی نکلا  
 یاد دین اس قہور زون کے ہر ایک اندوہ  
 میری بھی آہ جو آتی تھی نہ تھان کوئی  
 میں مہ نظر اپنے کہہ کام نہیں رکھتا  
 زمین بھی رخصت سیر زمین ہو شک صبا  
 قاسم کے ساتھ بادہ خوری تھی کام  
 سرسبز فول تیرا میری خود کام غلط  
 وہ آئی نعلین کہیں یا جی ہی نکل جاے  
 دشنام دے مانتے ہو رہے کو آن میں  
 جان چاہوے یا رہی قاسم یہ کہیں سے  
 تفصیل سے کہ قاسم حال دل دلوانہ  
 سہا نون سے بڑا ہو کیا احباب عاشق کی  
 کہیں ہم تجھ سے اب کچھ اور وہ بے باقت  
 شکستہ دل کی یہی آواز اچھی ساقی

جیسے اسی عمر کا لبرر جانیہ ہوا  
 حیر گزری نالکھل اکروہانک رہ گیا  
 دھت لب میں قاسم شیرین زبان گیا  
 کر رہا دل کو بندہ اپنے کالیے تل کہلا  
 طفل شک سرخ اب تجھ گیا بچہ چل کہلا  
 سہارہ ٹانڈا لے اپنے ہی گناہی نکلا  
 دل پرورد ہی ہو مصرع اسی مٹلا  
 کہ یہ سر اور در خانہ خمار نشہ  
 آغاز محبت یہاں انجام نہیں رکھتا  
 کہ اکے شور ہو ظالم بہار آئے کا  
 اور نام سحر اس کے تجا بل طے اصباح  
 دن غلط راست غلط صبح غلط شام غلط  
 مٹ جاوے کس طرح تو یا رہ بخش دل  
 کیا جانے کیا فسون ہی تمہاری زبان  
 ہو ارادہ یہ مصمم دیکھنے کیسی بنے  
 جس سے نہ جہاں ظالم ہم یا رہی یارو گئے  
 ۰۰ ہی نصرا فی کچھ عین نفس تو ہی بیکار ہو  
 تیرے باون تک بونہیے ہمارا ہاتھ کیا طا  
 مری نافرین سے ناہ ان صدمہ طفل کو کہت

<p>ہجوم آہی اور فرج طغیان سائندہ ہی فاسم          اور سرجای اب لگی رہتی میں انہیں سات          دیکھنے کیا لکے جو احب و دان کی طرح          چشم ز گس سروند گلبرگ غنہ          حال چشم زار و تہل تر نیو چہا خوشین</p>	<p>بلا تو اسکے کوچے سے ہی اچھٹ کیا          لگا کرنا ہی کو بن تو دہن دیوار کیا          بہر گے سکو خوشی نے کچھ ماہان کی طرح          جودہ گر جو کیت تم تجھ میں گلستان کی طرح          بر سے بن دود و دہرہ ابو و بار</p>
---	---

قسم ہی کو سر زلف کی فاسم  
 کہ شب تہی کا کل مشکین کو جو بوجہ

عشق

مخلص حکیم میر غوث اللہ خان خلف الصدق حکیم قدرت اللہ خان فاسم کا سچا  
 شہو سخن کی حکیم تارا اللہ ذرا قی سے لی اور لبے دالہ ماجد سے ہی علم طبابت  
 کا تحصیل کیا صاحب دیوان گرد کہنے میں نہیں آیا جانا تجھ یہ جند اشعار بطوریا  
 تذکرہ حکیم صاحب فیض دالہ ماجد اسکے سے لکھے گئے

انتخاب دیوان عشق

<p>لیا جو ایک من بوسہ تو کیا اگر بار ہوا          جنون ضرور سرجای اب مجھ دست بردار          تمام قصد غم جگو میں سنا دنگا          نیری گلی سے نور منا لگا جو اگل رو          اب ایک بوسہ دینے نہ تہہ تہا جو          ہمارے سنبہ بد خون شہر وہ گلکار</p>	<p>خفا نہ ہو تیرے صدقہ گیا تار ہوا          کہ لیک جب رہا تھا سوتا تار ہوا          کہہ جو کٹ دل بنیاب کو قرار ہوا          بچہ یہ غم ہی کہ پہو لون کا کیون ہوا          او دہر تو دیکھو وہ کیا رات کا قرار ہوا          کہ داغ داغ جیسے دیکھ لالہ زرد ہوا</p>
---	--

<p>مین تیرے عشق میں صبر و قرار کہتو ہزار حیف تو جسیر تو دستدار خوا</p>	
<p>یہ کیا غضب ہے کہ کما ستمی کہ ہر گز نہ پاؤ من اسکی ہنسی لگا کی کیا کر دوں گان کسو کو جگر کی کسو کو گامی کسو کو خستہ توں خدا سے درگت مجھ بتا دے کسے کر گنا توں نیری محنت میں ات دن لپوڑ دیا کئے پیرا کو کم میں دین و ایمان جان و دل کو کرو کا یا ر و نصرت</p>	<p>اودہ مردہ ساقی شراب لایا اودہ لہر بہار کہ ایک بل میں ہزار حبسے ستم رسیدہ وہ بار غضب ایجب اسکو بارہ شہسوار کا ہے خمار بار جو آج باز ہے کہ لڑا کر جو آج با دہر گنا بار ہمارے روتے بہ تکو ظالم نہ رحم آئے نہ پنا بار اگر وہ رشک بہار آیا اگر وہ رشک بہار بار</p>
<p>غزل برعون اب میں عشق اسی سرک میں صبر و جھکا دیو کہ اس غزل میں تو طبع اپنی سے کو میں وار و وار آیا</p>	
<p>ہماری بزم طرب میں یا ر و جو شب نہ گھنڈا صفائش میں جو صبر نہ تو صفا کہنا نہ دل نہ ہری جدائی کے داغ کہہ کہا کیا ہے سید نہ بک میں انہیں اسکی جواب گلائی بہت ہی گھوڑی ہر ایک سہنے دل میں حیران مثال سنبل ہر جی گدا کے شکار دل میں جہنم کے ناز دل</p>	<p>نہ گل خوش آئے را گہیا نہ دل کو صبر و قرار ستم جی اس بر بھی ہے کہیں کورت آتش آوار ستم جی تو بھی نہ ہو کار و راسخیر بہار یقین جی اس کے کہ یہ شرابی کجا کر پنا بار جواب نہ دے نہ دے آئے نہ غافل تعار ادا کا کشتہ نہ ہر دل جی صبر ہو کر وہ بار</p>
<p>یہی دعا ہے جاب جی میں شہری الہی کوئی کہ یہ بکار مجھ کو عشق نہ لگا</p>	
<p>نرا دوا جو نہ کچھ حال برتن میں</p>	<p>رستہ زلفت تباہی میں ایمان آئے</p>

## مراثی

تخلص بدایت خان عم سارا اللہ خان سراق کا ہی یہ شخص بہت متقی اور  
پارسا اور نیک کرداری میں خواجہ میر ذوق عابد احمد سی نصیب دیندگی  
رکھتی تھی سارا میں اس جہان فانی سے رجعت فرماتے یہ چند اشعار  
تذکرہ حکیم میر قدرت اللہ صاحب سے لکھی گئے تھا کہ بہت عطر پی رہا تھا

## شعار بدایت

<p>غرض وہ مری گیا ہوگا کیا جیسا ہوگا تمہاری جو رسی شکن کہے کیا ہوگا کہہ اور بس نہ چلا ہوگا رو دیا ہوگا</p>	<p>جسی کہ زلف سے تیری دسنا ہوگا بہلا تا میری جان کچھ بدایت فی گھسہ ہی نہ کہ فی اختیار ہوئے کہو</p>
--	--

<p>گہ اپنا جلا دیکھہ مری جان تا تا کیونکر کسی کے ہوتے میں دو چار ہوا ہی زہم میں کیا خوب کام تھی کا نہ اڑا ہو جسی خون دیکھے پنی کا خدا اسی کو یہ کہو نہیں ملانے کا یہ کچھ سب سے بدلا سچ و نیک یہ جگہ تنگ ہی اب تک مرے گہ انکا نہیں شریک کسو کے کو بے بھونکا ہونا جو کچھ کے تھا سو مری مار چکا سیان بہرے کوئے ٹھہرے کسی کو</p>	<p>گر عشق کی آتش ہی تو کلزار کی ہند آپنا تو ایک دن تھا سو بیکار نہ ہو گیا کیا ہی خون چوستون نے آئینی کا نہ پوی خضر چلا دیے اگر جو اکیات ستان سی فایدہ ای بار دل لگانی کا کچی کو چور زلف رست کہہ مجھی رید بون میں تری چشم کی گہانی کا وصال دلو بدایت فراق اکھون کو یہ عشق دلی اب بار ہو چکا ادا و نازب کرینے میں خراب جہان میں</p>
--	---

کیا حسن سی اُنے اکاہ اوسکو  
 نہ ارجو تو مزینان عاقبت دل ہی  
 باشیے داغ دلکی سدا پاتل گیا  
 اندر ہی انکھیاں کہ جی دیکھ نرم من  
 نرم تباہین جسم ہم بیٹی من جم کر  
 زلفون کو چھوڑا و سکی جاوین کدہ ہوا  
 کچھ رز ہو گیا ہی ہدایت تو انہوں  
 کہ جاوین ابو سید کو بھی رہا رہا  
 مجلس میں اُسکی رات ہر تہ میں بزدل  
 کوئی پہاڑی ملک عدم سی نہ ایتلک  
 میں بخت مغز سنگ تو اوسکے پا پمال  
 ایتلک بھی دلکی جھکو ہدایت امید ہی  
 کوئی بھی چشم ہدایت ہی کج سی خالی  
 یاد میں کسی آہ ساریے رات  
 سچ کہو بس ہم بھی زہر و عبا دیکھ کر  
 اوس ماہر کو دیکھنی پایا نہ ایک دم  
 ٹھوڑی ٹھوڑی بین گل کے جگر کے تزار  
 دیکھلا کی اچی عینج دہین جیک ٹلک  
 دست ہی قبیس گیا کوہ ہی فراد گیس

اہی ہو خانہ حراب آرسی کا  
 پر آمینہ نہو کوئے بلا سی ٹوٹ گیا  
 کھڑا پہولی کیا کہ بدن سارا پہل گیا  
 شیشی کا پانوشی سی اکثر نکل گیا  
 اوٹتی ہتھ دمان بے دستوری رہا  
 آئی ہی شام سر پر گہ دوری رہا  
 ایسا یہ کسی چشم کا بھ رہو گیا  
 زلف سید فی جھکو بلا نوش کر دیا  
 یہاں تک کہا کہ شمع کو خاموش کر دیا  
 پایا جہان کسو نے کچھ آرام گیا  
 اف سچ رہا جو شمر خام رہ گیا  
 چھوٹا ہی دام زلف کا کوئی ہنس گیا  
 بہا ہوا ہی یہ ہر یک حجاب میں دریا  
 درد دل سے میں بقیہ راز رہا  
 زار دہلین گے خلد میں غلام و جور گیا  
 قسمت اولٹ گے کہ مرا دہم گیا  
 ششم نے ظاہر اسی پہاڑ گیا  
 بیل کو چھکوں میں دیکھو اڑا دیا  
 کارخانہ ہی وہ بے حشمت کا گیا

چشم الفت تہی مجھی جی تو ای طفل سرک  
 یاد کر سبزہ خط اشک جسک سی نکلا  
 یہ بات سی بنا رنجی کے تہی قائم  
 دینی بین کسکو بہر کے بہا خنچا  
 موجب اس انی پریشانی کجنت شوم تھا  
 خط کو دیکھا آئینہ میں تو نے کچھ خارج  
 چشم سی رتے بین نام نہوا طفل سرک  
 ہر ایک سنگ ہدایت مجھی تو کعبہ ہے  
 اتہا ہی نہیں کچھ طرز جفا کاری کا  
 سدھیا ہی کی ہی دختر ترکھو قسم  
 سخن سخت سی آتی ہی مری شکست  
 بادہ عشق سی مہر سدا رکھہ دل کو  
 خط سی عارض کو سیہ فام کیا  
 قصہ غم تو میں چہڑا ہی نہیں  
 جبین تھا در دل کہوں اوسکے  
 وقت خاص اپنے میں بھجرت دل  
 یہی صورت اگر ہے پیارے  
 خاک پر پوٹتا ہے طفل سرشک  
 آغاز ہی بین خطبے کے ہوا کام ہارا

ہی دنیا سی توڑے یونیناں کیا  
 روٹھ کر گھر سی یہ لکھا خضر آگیا  
 حیف صد حیف کہ دنیا سی ہوتا گیا  
 قسمت سی اپنی دیدہ خو بنا مل گیا  
 زلف کی یون پنج میں پڑا کس معلوم تھا  
 حال میرے و لگی بیتا بے کا شرم تھا  
 کچھ نہ دیکھا اسنی دنیا کا عجب معصوم تھا  
 تون ہی سی جو بہرا میں تو صبر سی ہوا  
 بہرہ عشق ہی میان کو یے دل آرا تھا  
 کوئی دیکھا ہی جوان لیے طر حداری کا  
 کتنا نازک سی کہ تو یے ہنداشیست  
 خالی رستا ہی تو بہرتا ہے ہواشیست  
 کسو کے آہ نے کیا کام کیا  
 ابھی سی آپ بے آرام کیا  
 کیا کہوں کچھ مجھے جاب آیا  
 کچھ مریے حق میں دعا کیے گا  
 ایک عالم فقیر ہو ویسے کا  
 یہ بھی رکا شہر ہو ویسے کا  
 کی جانے گیا ہو ویسے کا انجام



رکھ شیشہ دلو تو نہایت ڈھنہالی  
چون رنگ پر نہ تریے موندہ پر  
ای گریہ چشم تریے ناتون  
در دتہ جام می سے ہمنے  
کیا کجی بیان اوس لب شیریں کے حلاوت  
گر دل دیا تان کو ہدایت پنا شوق  
کیا ہی کل آیا فطر ایک چاروہ کہ منم  
ہوا کیا بھلو اس سہتی ہی چون نقش کلین حاصل  
دل تو اپنی بکسی پر ہر گھڑیے رہتا ہی کیا  
شعخ نہی شیطان یوں کہتا ہی اپنی خرمین  
ای ہدایت کچھ بھی رکھتا ہی اگر محض شوق  
موندہ جو پیری شناسی اوس کو انسان تہجہ

ای یار کسو کو کہین الزام نہایت  
زک شب ماتہاب دیکھا  
بت خانہ دل خراب دیکھا  
ہر ذرہ میں آفتاب دیکھا  
ماتا ہی نہ جان میے دانی شکر ہی کا  
کچھ عاشقی کے بیچ کسی کا اجارہ تھا  
جسکا بعل لب کو یا جام مے دوسا لہتا  
وجود ناقص اپنی کو مگر ایک نام دہنا تھا  
یاد مولے کر دوانی دیکھ تو ہوتا ہی کیا  
جسکی داد اکو دغا دیے اوس کا پوتا ہی  
دل کے ان یاروں میے تو اوقات کو کو  
آج کو تک کوشش کر کر دیکھ لے ہوتا ہی کیا

نقطہ

طرح

جیسی زبان یہ یار ترانام آگب  
اشک بیتاب نہیں دیدہ میے کلا  
چھپیو بعل مینے اکونہ تو بعل و گہر  
شعلہ اشش دل آہ بھیا باگب  
ایکدن میں کہا بکرا خزا بھگو دکھا  
کہنی لاگا اسی ہدایت تو دوانا ہی گر

کچھ دلو چہین جان کو آرام آگب  
کوئی رگاہی کہ وہ روٹھ کے گھر نکلا  
یہ وہ انسوی کہ صد خون جگر سے کلا  
راز دل گو کہ چھپا یہ چھپا باگب  
دل مرا دت سے چھپتا ق تری دہکا  
اکبر کے حق میں برا ہے دیکھتا خود

### نصیر

شاہ نصیر الدین کھنصیر عرف میان کو ویدشاہ عرب کہتا تھا شہزادی دوسری  
 تھا بلکہ بہت سی شہزادان زبان اردو ساکنین دہلی اوسے معذرت سے تلمذ فرمایا کہ جسے  
 کا کر لے ایسے اور یہی صاحب عالم حیات میں اپنے تئیں مرزا محمد رفیع کو  
 اور میر محمد تقی پر فائقی سمجھتی تھی بہر کیف ریختہ کوئی میں دست قدرت اپنے  
 رکھتی تھی اور آخر عمر میں وہاں سے حیدر آباد دکن فہاراجہ خاتم وقت راجہ  
 حیدر لال کے خدمت میں مشرف ہوئے اور وہاں اس جہان فانیے  
 سی رحلت کے پہرہ حیدر اشعار بطور یادگار تذکرہ مصنف حکیم و افضل  
 اعظمی میر قدرت اللہ مرحوم کھنصیر کا اسم سنی اور ایک دیوان سنی لکھے گئے

### احباب شہزاد نصیر

موند تو دیکھو لکھی یا قوت رحم خان ایسا  
 قتل بربری فریبون فی اوٹھا پیرا  
 پہنہ کل پردہ ہی اسکو چہرہ کہ کچھ  
 ایدل وہ کھنیاں ہی تری جان کا لونا  
 فرما دیہہ دشمن ہی تری جان کا لونا  
 چھوٹ بولون تو خدا کا تہہ و دار نصیب  
 کھوڑا صبح و در ایسے لکھا خوش کردیم  
 کہ جبین رات پہنہ مارون بہری تری ہر  
 میں کیا کردن حالت دل نا لان کی

شب برسی تری پہنہ خطر بجان ایسا  
 تینہ بھلا کی جو بھس اسکو کہلایا پیرا  
 ہون دل صد چاک کو مت دیدہ ترچینا  
 پہلو میں رکھہ اسوس تری کی پکان کا لونا  
 لکھی تھی دم تیشہ زنی کوہ سی آواز  
 رات اسوس بت کا ہوا بوسہ خنیا نصیب  
 چورانی چادر مہتاب شب منکشی فی جھون  
 اوس دوسرے کی پہنیں تری زرا پنی سوسر  
 ہا حیدر ہا اوسے کہیو زبانی کہنیں چین

قدم نہ کرے مری سیم پر آب کی گہر میں  
 کبھی سی دکھ کی وہ عکس سرج بسا غمی  
 مدام نہ کر میں کیوں نہ استمان بوسی  
 ہماری دلیں کہاں آہ نہیں اسی سے  
 ترہمہ کو دیکھ مری دلکی برق برشمار  
 دلا نہ کیونکہ گردن اختلاط کی باتیں  
 نصیر دیکھ تو کیا جلوہ خدا سی ہی  
 ہو اسی زلف یکسو ہو تو خال رخ دکھتے ہیں  
 شرم کان سی وقت نالہ السو کو رستی میں  
 خجل کہنا کو تو ترسید ہی بات میں  
 مت سستا ای زلف اتنا عاشق تو لکھ کو  
 خوف زلف یار جھٹ ناہی کنکارات  
 گرمی باز آہ دیکھ دلا اور سے  
 قیادیکھی ہی پہلکار سی کی شب و شمس  
 سج تھا جگو تو سو فارخ دم قاتل  
 شوق نظارہ ترا کہینج کے لایا تھا او سے  
 دیکھ لیتی جو اوٹھا کر شری کی ٹوٹی ہات  
 ہی عجب چہرہ کا عالم اپنی رشک جو کا  
 دہ لہذا نہ کلین ہو کر ترخان حسن

بہر ہی سوچ کا طوفان حساب کی گہر میں  
 ردول ماہ ہوا افسانے کے کہہ میں  
 حرم ہی سچ شیخت اب کے کہہ میں  
 جنی ہوئے میں یہ شیشی شرا کی گہر میں  
 حجل ہو چپ لگی حسد حساب کی گہر میں  
 حجاب کیا ہی اب اوس سچی گہر میں  
 ہماری اوس بت خانہ خراب کی گہر میں  
 کہہ بدلی گہرائی ہی کہہ تواریکی میں  
 جہر سچ ہی جو گرجتی ہیں وہ بادل کمر میں  
 دست چپ میں رکھ کر شیر سیدی میں  
 کشتی کو چھوڑ کا فرمان ایسے پر کو  
 کہکشان سی لی یاد آنوں میں ککرات  
 کل کے ہوا اور تہی آج ہوا اور سے  
 فلک جو کار ہی سیکھا ہی بونی چاند تاری  
 لہو کس کس کا ہی کا دہن سحر ترا  
 گرچہ تہی قیس کے باؤن سلاسل بہاری  
 سیلی اتنا تو نہ تھا یہ وہ محل بہار کے  
 سرد میں خوشم لگا دیکھنا نہ تھا اکو کا  
 رکھتی پہلو میں میں شعلہ کل ترسی نور

گدزی سے وصل کی کر قتل بھی ہو سیکر  
 کیا اسی شخص کی قابل یہ کہ نہ تہا آہ  
 لطف بن اوسکی ہی کیا بادہ کستی کا سا  
 قتل ہوئے کو نہ باز میں اگر عشاق کر  
 دیکھتا کیا ہی کہ ہی ہو کہ ارا ہی آج  
 چاہتا ہوں میں کہ ہی ار ترہہ بھکی ہی  
 امتحا کی ہو بس ایک بھی ہی اوس لم کو  
 دم چورایا گن ہی یہ کہ کرا ہی تر  
 سخت دل یہ نہیں تر ترہہ چھل ٹیک  
 قیس دفرا دکھان جانین تر ہی نہیں  
 خار صحرای جنون خیر ہی ہی رہے  
 چھوڑا نہ تجھی نہ رام کیا بھی ہو آہ ہوا  
 افسوس عدم ہی الکی کیا بھی کلا سن  
 اوس ایندہ کی وصل میں شوق ہوئی تر  
 دل کو ہی تان میں جا بیٹا دم خاندن کو گور  
 بد طواف کندہ گئے متعسف تجنا ہوئی  
 ای تا حد اشک یک صبا اوس کش جا بھیا  
 کہیں اوس کو نہ لایا جذبہ دل تا بھر کچھ نہ لایا  
 اوس لب کا لایا پسند نہ کہ نہ سہا لایا

پیچہ ہر گریساں سخن سے تلووار  
 کم سے قتل کو لایے جو شمشیر تلوار  
 لب ساعی کی ہنسن کم یہ خبر سے تلووار  
 قطرہ خون کو شکر تری ترسی تلووار  
 برق چمکائی ہی انداز دگر سی تلووار  
 موج ہر اشک کے تلووار پہ برسی تلووار  
 نہ کیا تا بکر کہا کے مین ترسی تلووار  
 میری رت کی سدا لوح حجر سے تلووار  
 یانہیں بازہ کے پہتا ہی ہنسی تلووار  
 کاش لین راہ عدم یار کی سکر تلووار  
 کر کوہ مین ہی سبزہ ترسی تلووار  
 ہمسای تو بت کا فرخدا بہر ہوا وہ بھی ہوا  
 چون شہر زلزلہ روا نہ ہوا  
 ای عالم حیرت تیرے سوا  
 جیف اثر کار رفیق اپنا  
 کیا شیخ و برہن ہمنی کیا  
 تم کیا کردہ ان صفت کا کہیں  
 مین دو نو کاشا کی ہی رہا  
 دل تجھی رنگ مین وحشا

۲۸۲  
 بجنون تو بہر اچکل چکل زباؤ فی چہ اکوہ لا  
 کی و نعتین فیکہا ہی او شہب خواہین ہی اردو  
 نہ دیکھ بصرہ اپنی آستان شش گاہی ہی چکل  
 شہید لطف معجزہ جو روی یار سے لون  
 قدم رکھی میری سینہ پہ ایکے گردہ لگا  
 اگر ملی تری باتون سے اسی جنون در  
 میری حضور رہہ لوٹیں ہیں تری چہانی پر  
 دلا کجی کہیں کھڑ بال تائین گہریون کا  
 عجب ہی سیر کی من تو سہ تہہ باغین چل  
 شیاپی کامری پاس گر نہو خیمہ  
 جو سیکشی کارا وہ ہو کچھ ترے ولین  
 اگر صراحی غنچہ میں سونہ بادہ سرخ  
 نہو دی طرب نغمہ سدا تو اوکا کام  
 گئی نہ مات جو کوئے رباب چک نہوا  
 ہرچی میں ہو کہ نہ دیکھی کوئے پر دیکو  
 ہلا میں بیسی میرے اگر خوشی ہو تر کی  
 مگر اسد پہی کل عارض کا تو نہ دی کو  
 نصیرہ در عشق میں مٹو ل کا  
 کہ دل ہی ہو نہو نہی ہمارا ہمیں شہ

۲۸۳  
 میں آہ را بدیت دیا  
 طالع خضہ کا ہو دی براہ یہ ہی ہوا وہ ہی  
 کچھ کا ہی کہنا مشکل تہا یہ ہی ہوا وہ ہی  
 تو بہر خطا ہی مری شک گرتا ریسے لون  
 حنا کا کام میں خون دل مکاری سے لون  
 قصاص ابلہ یا میں لوک حاری سے لون  
 جو پہنچی ہاتھ تو بدلا کون کے مار کون  
 حساب اس شب ہجر سہاہ کا ریسے لون  
 کہنا ن ملک میں قدم غمزدانسا رسی لون  
 تو یاد ترے لیے اہر تو بہا رسی لون  
 عین میں ساغہ کل دست شاف رکھا  
 و شیشہ ہی جس سرو جو بیارے لون  
 نسیم ہی چکھو تری عذیب زارسی لون  
 تو اپنی دوشیا پر رکھہ میں کو کنا رسی لون  
 کنا راب روان چا در ایشا رسی لون  
 بلا میں ہر کسی اخلاص سے پیارسی لون  
 تو بہر میں جبر کردن اسے اختیارسی لون  
 سسق نہ کیونکہ میں زلف و دراز رسی لون  
 نظارہ ہی کو ہی مینا ہر تن حشر



الخ  
دہی  
دہی  
لون

لون  
ن  
لون

تو وہ چمن اراہی کہ سرستہ تر کس  
ای تیر فلک ہم تیرے باتون کی مین قربان  
برقع کو اولٹ موہنسی جو کرتا ہی تو بائیں  
کیا خاک ہو صبا دجھی چشم رہا ہے  
ای رشک فرشتہ کو کہاں نکلی مین تارے  
وہ می پی گر جام بلور مین توسا قی  
اکھون کی تصور مین نصیر او کی شب روز  
جبر و جہر ہوا صبح جلوہ گر ہو جا ہے  
کتنی کاشنہ خون وہ کار اگر تو جا ہے  
تصور او کی ہی اکھون کا زور شب ہو  
شکر لبون کی کے قدون کا یہ بھی خیال بھی  
شتاب او سپہ کھلی اجرای دل اپنا  
ای عشق مین جون جو رکھا ہی قیدم  
وہ جام می مین نہ کیون بھی ملک مین  
پارہی سیر یہ پانی چراہی سویرے  
تری کرم سے محبت کا اہ سیر شدہ  
تو مو طرح سے مائل شدہ و سیر  
خدا دکھایا ہے کہ مین روئے زور بل نصیر  
دیکھا جو سیمین تر ہے تصویر کا ورق

دل

دل

دیکھی ہی ترا جسکے تاشا ہمت تن چشم  
تو دیکھی طرح مجھ کو بنا یا ہمت تن چشم  
اب مین ہمت تن گوش ہون یا ہمت تن چشم  
حلقون سے بنا دام ہی تیرا ہمت تن چشم  
نظارہ کو تیرے ہی فلک کا ہمت تن چشم  
مین جای جباون سے ہی دریا ہمت تن چشم  
دل صورت آمینہ ہی اپنا ہمت تن چشم  
مراہی چون کل خوشید موند او در جا ہے  
تو او کی ایکے حنا ہاتھ ماندہ کر ہو جا ہے  
دل اپنا کیون نہ دو عالم سے خبر ہو جا ہے  
جو دل سے آہ ہی نکلی تو نیک کر ہو جا ہے  
شرک چشم اگر تو بسا مبر ہو جا ہے  
او سی قدم یہ میرے زندگی بسر ہو جا ہے  
جب انقباب کے گہ مین عیان مہر ہو جا ہے  
رک سجنا جو تر کا چشم تر ہو جا ہے  
دست او کے خدا یا بیان اگر ہو جا ہے  
یقین ہے مجھ کو کہ دلمین تو نکلی گھر ہو جا ہے  
شب فراق شتابی کئی مشغور ہو جا ہے  
سمجھا دل او کو نسیم اگر نہ کا ورق



مضمون سدا ہی مہر جاتین رقم کروں  
کیون مہر لکھنشان سے نرین ہونگ  
دیکھی وہ لب کو حسنی نہ دیکھا ہوا ایسا  
تعریف تیری ہر دم خط کی گئی ہو  
لیلیٰ نے خط کو کہوں کیے قاصد کی کیا  
تب دہنی عرض کی کہ اسی کہی یہ ہے  
مگ گنچہ کے کہل میں خجربخت ہوں  
تو وہ ہی آج دیکھی جو چاہے ہر رخ  
خط پر نظر پڑے تو زبرد قسم کری  
سیلائے جب رقعہ عالم کی سیر کی  
پہنچ کر لگا لیا جہانے پرانے پہ  
سودا ہی دیکھ کر تیری دیوان کو نصیر

دیکھو ایش بہ معنی جو مصف کرتا  
دست پر نور جو تیرا یہ ارادہ کرتا  
بہا تا جو شکر انگہ سسی تو کیا کرتا  
می پرستی جو وہ بارہ بار کرتا  
کیونکہ بوسہ یہ قاتل سے تو جگر کرتا  
شہ ترسی مری اوسنی کی گنجی شسی  
اتش غش کے شہ کو یہ شہ کا تا ہی

مگر اتہا ایسے کا عد شیر کا ورق  
ہی یہ کتاب کتاب تقدیر کا ورق  
برگ گلرخ بت بے پر کا ورق  
ہی مصحف مجید کی تفسیر کا ورق  
ہی یہ کسکی عاشق دلگیر کا ورق  
احوال قیس پایے ز بحر کا ورق  
رکھتا ہی یہ غلام بھی شیر کا ورق  
دہولائی آب شرم سی تصویر کا ورق  
سو مگر ہی اپنے مات کی تحریر کا ورق  
دیکھا ہی ایک عالم دلگیر کا ورق  
غجون پایے بستہ ز بحر کا ورق  
بہارا بیا من مستحب میر کا ورق

تو اس آئینہ میں صورت تری دیکھا کرتا  
یچہ مہر کا کیا مہند ہی جو نیچہ کرتا  
بند کوزی میں بھلا کیونکہ یہ دریا کرتا  
جام خورشید کو اور چرخ کو سنا کرتا  
سچ ہی یہ بات دلا کیا نہیں مٹا کرتا  
ورنہ پانی سی رگہ ابر کو تیرا کرتا  
پر روانہ نہیں شمع کو میکا کرتا

دیکھتا تاب ناک گری تری جبار کے  
 جام می سانی کمظرف بے بہر کردیا  
 چشم حیران سی تجھی آتش دل یارو  
 گز نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں کے تری  
 ساتھ اشکون کے نہ خون ہو کی بہا دل  
 کشتہ ناز کو کرتے ہی تری چشم احیا  
 چل دل اوس کو حسین فوجی شکر چشم  
 کیون نہ ہم شیشی کو کیٹین باغیں ساعت  
 خال کو دیکھا ہی دل بے نور لب  
 دیکھی آدھی رات کو ناگ دیکھی پھر  
 زلف شکنجے تخت میں کر دل خط و برکت  
 چشم وہ کیا ہی کہ حسین ایک نئی نسو بہن  
 قصہ اوس بت کے حسین چوں لب یار بہن  
 انسودن کی بوجہ کی لای نہ مرکان تابا  
 ابروی پر جم کی پہلو میں بنا کال کا خال  
 نات کی حلقہ بھی نچ اوس بھر خوبی کی دلا  
 حسن سی اکاہ کر مسود خواہاں کو کیا  
 ہی نو خط تری رخ سی اوہاد کا لہجہ  
 گو میں مارو نہ رسم ریشم سی خالی بہن

قوت و در زمرہ دھوکہ دارا کرنا  
 ورنہ پای خم سجانہ نہ ٹوٹا کرنا  
 ابرقصور یہ پائے تہین برس کو  
 جس دل کا نہ کٹی ٹریکے میں سدا کرنا  
 صورت ایک اور ہی پیدا یہ بیو لا کرنا  
 یہ فرنگے تو ہی انجانہ سیجا کرنا  
 بادشاہ ملک تن ہی تو کل شکست  
 ٹوڑنا کھینچے عجیبی کل احمدیت  
 سر اٹھ کر بلال آیا نظر تو سر سمیت  
 کس کی تبت کہستان و نہالہ دار احمدیت  
 کھنڈر تار پے سر کر کے غم سر سمیت  
 ابر و تبت سے صدف کے جھکے کو سر  
 دیکھ روشن القہر اکشت سمعہ سمیت  
 عاقبت ٹوٹی رستہ ان مار احمدیت  
 اسی تر طعت نکلتا ہی بلال احمدیت  
 دُور تاج کشی ہی این گرداب میں احمدیت  
 گاڑی دنیا تھا آئینہ کو اسد بہ سمیت  
 رات کو خونی ہی بالہ کے نہ اور سمیت  
 رکشی من خاکستر نشہ وہ نہ کو احمدیت

ذکر کسی جا نہ تری کا چمن میں ای صبا  
 میں خطابت لب دہر کے ہون پوی گشت  
 تو بے کون صیاد پہلے لاشہ بلبل کو ام  
 ہو جہاں بھر کی ہوشی تیا بے دھند  
 اے روئے پرچین یہ اویکے دل نظر کو غور  
 کیون تری باتوں کے قربان یا تر آنکھوں  
 ہو کو شوق وصل پہ تہا کے نہ پہلو سے جدا  
 یا پوسے پرچی بیخ تو کلکے کے  
 مشر کو چاہنی تھی خون بہا ہی دل مصم  
 ہر ہاں داغ سے معمور ہے سیدہ نام  
 شوق گر قیام کنسی کا ہی تو ہوتا ہی بیٹہ  
 جوان نیم ہے ادھ سسین ماہ  
 ہی تب بچان نہ لکھ نہ سوچیں یہ اہی طبیب  
 یار کے خالی دل بے نگہ کسی کا خیال  
 ہو کو تر غیب حواف کعبت کو زابہ  
 ابرو بینی سے اپنی رخ پہ دکھلا ہی  
 پانکی سرخی دیکھت کر کسی ہی سیہ  
 دل کو رو نہ یاکہ میں ہر استخوان کو گاہ  
 پردہ بہ تبدیل تو نے اسن من میں ہی

کے جو ہو کر کے قباہ کلے بالابریت  
 زہر ہاں اوسنی دیا بار تو مان شکر سمیت  
 داب دنیا تہا کہیں کشن میں بال و پریت  
 گر تہا دن تابینہ میں دل مضطربیت  
 دیکھتی ہیں اصغہا نے اتع کو جو ہریت  
 کر دیا غزال سینہ کی قلم بکر سمیت  
 شب کو تصویر نہا نے یارم لہر سمیت  
 عاقبت تاج زر اودہ بہر لیکار سمیت  
 ساتھ اپنے جھوکو لیکر تیغ اور جھنمیت  
 رو بردار اللہ کے جا نیگی محض سمیت  
 اسی سے سلطان خوابن سکرو دھرمیت  
 عقد پروین کے چلم کر دوں کے ہی حکمت  
 حزد کشیر قرب رانا تر سمیت  
 تخم ریحان دیے مجھے عتاب نیو دھرمیت  
 زاد رہ تو لیکے جا احرام کی جاوہریت  
 نقشہ خواب نیت اللہ کو منہر سمیت  
 لعل کو رکھتا ہی مان کو بے سے خاکہ سمیت  
 نیستان پنو کا ہی تو بے اہ شیر زمیت  
 دوسری ہی دہ غن مضمون نہر سمیت

## شہسولی اند

شہسولی اند گجرانے کہ نہایت مشہور شعرا و کہن سی ہے اور لوگ بیان کر  
 ہیں کہ عہد عالم گیر اور ملک زیبک میں وار و دہلی ہوا اوشاہ والا جاہ فی او کی قد دانی  
 کر کے پرورش فرمائی یہ شخص اول شہزاد کہن سی ہی کہ حبشی زبان و کہنہ بین  
 ایک دیوان لکھا کہ قابل مطالعہ کے ہی اور بعض کا یہم بھی مذہب ہے کہ زبان اردو میں  
 شعر کہتا اسی شخص نے اختراع کیا ہے

اتس عشق پیے عقل کی سامان میں آ  
 ای چین زار حیا دیکھے کستا کی آ  
 رنگ توت چہا ہی خط ریکان میں آ  
 طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ  
 دیو فخر ہوا ملک سلیمان میں آ  
 در دکستی ہی تر از لہ تری کان میں آ  
 ظلم کو چھوڑ سبجین شیوہ احسان میں آ  
 خوبین کرخون سے مختار ہی سراپا  
 ضعیفی سی ہوا پردہ فائوس تن میرا  
 ہوا ہی جلوہ داغون کی سینی جن چین  
 ہی مطالع مطہر الا نوار نکا  
 سج تری طرہ طراز نکا

وہ صنم حب ہی بادیدہ حیران میں آ  
 یار دیا نہیں گرفت گلشت چمن  
 دیکھ ای اہل نظر سبزہ خط میں لعل  
 حسن تہار دہ تجرید میں بسبسی آرا  
 حاکم وقت ہی تجھ گہر میں رعب بد خو  
 بسکہ مجھہ حال ہی عمرہ ہی پریشانی میں  
 غم ہی شری ہی ترحم کا محل حال دلی  
 وہ نارنیں او امین عجیب ہی سراپا  
 میری دلگی تجلی کیوں رہی پتہ مجلس  
 نہیں ہی شوق محبو باج کی ملکیت کا ہرگز  
 دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا  
 دلوں و پتا ہی ہمارے بیچ دتاب

چاہتا ہی اس جہان جہنم گر بہت  
سرکشی آتش مزاجی ہی سبب  
آئی ولی کیوں سن سکی نا صبح کی بات  
آرزوی چشمہ کوثر نہیں  
گر ہوا ہی طالب آزاد گے  
سند کل ترل شبنم ہوئے

کرمی عاشق کو چون صورت دیو آجرت  
مرا دل پاک ہی از بس لیے ز کدہ در سے  
لکھتے ہی تیری ڈرتے ہیں نظر ببار  
ہو دی چرخ کی گردش سی اسکی جا لیں  
نچو چوشتن میں جو شاد و خوش دل کی بہت  
ولی یوں مصرع زمیں ہوا ہی در جان دل

جنت میں کئی نین وہ ضوا کو  
کرتا ہی اسکی زلف کی تعریف ای دی  
ہی زبان کر مد و کہ آج صسم

حکمت عشق بویٹے سے پوچھ  
آئینہ تجھی ہو کے ہسم زانو  
بر شبنم پیا ہی شور تیری عمل زکین کا  
خاؤں معون گلشن میں کہ خوش آتا نہیں

جہاں تاشا دیکھ اس رخسار کا  
تا حون کو گریمے بازار کا  
جو ہی دیوانہ پرے رخسار کا  
شہ لب ہون شربت دیدار کا  
بندست ہو سبجہ و زنا رکھا  
دیکھ رتبہ دیدہ بدار کا

اگر پردیسی دما ہوی جمال بیجا تب اسکا  
ہو اجون جو ہر آئینہ مخفی بیجا تب اسکا  
سدا ہی خوف دزد و کوٹھس لکھا  
بجا ہی طبیب کیانہ استقلال عاشق کا  
بزرگ ابرو بارہی رومال عاشق کا  
خدا ہی عشق میں دلبر کے جان دمال عاشق کا

جو رتبہ ہی تریے گلگی کے مقیم کا  
جو ہی مرید سلسلہ مستقیم کا  
سطر ہی بیان روشن کا

ہنیں وہ قانون شناس اس فن کا  
حیرت ہوا ہے گلشن کا  
ہوا ہی چین شہرت تیری اسراف صدف کا  
بغیر از ماہ و سرگز تاشا مانتا ہے کا

کا  
کا  
کا  
کا  
کا

<p>نیز چو اب ہوا ہی کم سخن وہ دہلے زمین پر یوں کو اوٹھانا بند ہی رہا نہیں عشق نہا نوکس پر پر کسی ہوا ہی جاکے ہوا خط شہر نگ رکھتا ہی عداوت حسن بن دلی ہی حبیبی بات کرنا حبیبی سے نہیں تو بے سنی احوال میری لکھا عین حسن اہل کی بتائی ہی سہار کی کناری</p>	<p>اب تصویر پر ہی رنگ دایم لا جوانی کو عجب کچھ رطف کہتا ہی مانا بخوانے کا کہ آئینہ فی پایا ہی لقب حیرت مانی کا کہ چون خفاش ہی دسٹن شعاع آفتابی کا نہیں وہ شہنا ہی یار سرگز حبیبی کا کہوں کسکو گریبان چاک کر دے کھڑا رجا سنی گرا جازریا ہمارے شکر جریے کا</p>
<p>یوں غمزدہ شوخ ساحلے مین کھار رنگ کو دیا ہے یوں مری قدم تلک جہلک مین ہر زبان پر ہی مثل شہزادام اچ تیری نگہ نے سجد مین گر نہیں راز عشق سے آگاہ ای دے سرو قد کو دیکھوں گاہ</p>	<p>استاد ہی سحر سامیے کا تجہ زلف فی درس کافر یے کا گو یا ہی قصیدہ انور یے کا ذکر تجہ زلف کے درازی کا بوٹش کہو یا بے ہر تازی کا فخر جا ہی محسوس رازی کا وقت آیا ہے سرفرازیے کا</p>
<p>پر دیو کی کوچہ مین خبر دار سی جا ایدل ہوا جو شہنا س بیخ معنی اسی ہلال ابرو اگر تجہ حسن کامل کی کسی تعریف نہ دیا چہا کر پردہ فائوس مین نہ منع ہی کریا نرا جیلو پاتھی ہی نہ کر منع اسی راہ</p>	<p>کہ اطراف حرم مین ہی ہمیشہ درجہ اعلیٰ کا کہ جن فی درس پایا ہی تجہ ابرو کی حشامی کا تمام اگر کرین اقرار اپنی ناتمامی کا سنای جب کسی اوازہ تری روشن پای کا یہی ہی مقتضا عالم مین حکام حوائی کا</p>



مرجی و کی حقیقت یون ہوئے ہی ہرہ عالم  
 بی صبر نہوائی ولی اس نور سی سرگز  
 نکلا ہی وہ سترک شمع آدا کو لیکر  
 رکھتا ہی کیون جفا کو چیر و اسی ظالم  
 اس قدر سی بس چین مین وہ تو نہال ہوگا  
 آوی کا جب سخن مین وہ مایہ لطافت  
 البتہ وصف تیرا دیکھا ہر سخن مین  
 فوج عشاق دیکھد ہر جانب  
 ای دیے گلیہ دن کو باغ مین دیکھ  
 جلوہ کر حبسی وہ جال ہوا  
 نشہ سبزہ خط خوبان  
 یاد کر تجھ ہوا انکے بیت بلند  
 دیکھ کر تجھ نگاہ کے تو نیچے  
 وصف مین نیچہ ہوا انکی ایک مصرع  
 عجز ال محسن کی لعبد محکود ولی  
 طاقت نہیں کہ حشر مین ہونے داؤد  
 ہی پند طبع عایہ مصرعہ سر بلند  
 کہ نہیں ہی تجھ سدا دستان کشمید  
 یہ میری خبر لینے وہ صبا و نہ آیا

کہ جو سن شہور ہی مذکور تیری دل باری کا  
 اس درد کا در مان کسی دہر کسی کہوں کا  
 سینی کا عاشقان کی ابغیاب ہوا  
 حشر مین جیسی میرا اخر حساب ہوگا  
 کیا سر و کیا صنوبر ہر ایک نہال ہوگا  
 شرمندہ او کی اگی آب زلال ہوگا  
 جو شعر مین ویلے صاحب کمال ہوگا  
 تاز مین صاحب داغ ہوا  
 دل صد بارہ باغ باغ ہوا  
 نور خورشید پا مال ہوا  
 واسیلے عالم خیال ہوا  
 ماہ نو صاحب کمال ہوا  
 ہوش عاشق روم عزال ہوا  
 تائیے مصرعہ ہلال ہوا  
 صوبہ عاشقی بحال ہوا  
 جسکی کہنے یہ تیرے نیک سستم ہوا  
 جب کسی گلشن مین ترا قد دیکھو روزوں  
 دامن صد چاک کل کسو اسی بیچون ہوا  
 شاید کہ مرا حال اویسی یاد آئے



کبھی ساؤ کی جھڑے اور کبھی سہاؤ کی برن	
دشت اور کوہ میں خشی ساڑا پھر تاهون	برق کی طرح سی متا بسا پھر تاهون
مین غرض تجھی جسم جسمی حرا پھر تاهون	راتون بحرین جو گے سنا بنا پھر تاهون
بقیہ رازی سی تری نام کی جیسا کرن	
جور اور ظلم مری دلنی تراون مین سمی	شکوہ جو رہلاتیرا کہان مک کرے
تجویم حال جو ابحر مین ای یار مرے	دوش پر بارالم کا فونین غم کی فزدا
انکوئی تار کلین پری سسلی کی کمن	
عشقین جوگی ہوئی جیسی مین ہی باہوت	بشی در برتری اور گرد ہی سلا پھوت
بوہر کہ انکی کس روپ مین رنگ لای ہوت	پرین گیر دا اور تن کی اوپر جی باہوت
سہسی لی یاون ملک خاک کی ہوکون	
کہہ رکعبہ پیشانی کو اپنی گہستا	گاہ سجد مین میان مانکنا جا جالی دعا
انکساری سی کبھی دہر مین ہر دم جا	دہم دم آہ کے پوکی سی کجا پاہر دعا
دیکھی کونسی دن ہر مین کجی دشمن	
دیکھا جو میری سین تن کی اوپر گل کہانی	اور کر پڑے مین کی گیر داتن پر پائیے
دیکھ بید حال تجھ ہی شہر کہہ رایے	کوئی کہتا ہی کہ جوگی جی کہہ ہی آئیے
سج کہو کون سی مگر مین ہمارا جی وطن	
ناید کرتے ہو اوسی نام اوسکا نیسے	اور زیا مین بت ایکی نر سسلی
دیکھ جوگی نہی جی خوب تو کم اسیسے	کونسی مین تو کوئی گور کے نیسے
کونسی روپ مین ہوکون سا کہتی ہرین	

ہکو جو کی جی تبا دیگی یہ احوال اپنا	تم جو میرا گی نبی اس میں نفع کیا ہی پہلا
اور سرحد سی تنہا رہی ہی نہیں کیا پہنچا	نام کیا جو گ من ہی لگو گروئے نجش
وہاں کیا رہی ہو کس گمان کار کہی چون	
درستہوار چلا کر جو بائی ہی بہت	اور کیون تکو تباؤ یہ خوش ہے ہی بوج
عشق من کسی یہ اب من پر رانی ہی	کسی مو نہ کے اور تن پر رانی ہی
کسی الفت میں یہ راک کا بن ابن	
کسی جو گ لیا اور زکا کرون کو	کسی عاشق ہو دیار چ یہ کسی تنکو
کیونکہ اوقات بسر کرتے ہی کسی کو	کیا امل کہتے ہو اور کسی طلب کہتی ہو
دہونی جل پان بھی یا یون کرو گی گھٹن	
نام سغریٰ کی نفی یہ لکھی ساری	اور گریبان یہ من نام خدا کی لکھی
تمو نکا مل سے نظر اتنی اپنی لیکھی	بہنی جو کے تو بہت یون تو ہارون لکھی
پر تنہا راتو ہر ایک من سے زلالی چلن	
ہمیں دنیا میں اچھی سیکڑون دیکھی جو گے	ہر بن اور ہر ایک رنگ کی زالی جو گے
پر عرض کسی نہیں دیکھی ہن ہمیں جو گے	تمو اتنی ہو نظر ہکو ہی سچی گے
سج کو جو گ لیا نفی یہ کسی کارن	
کیا ہو جو کی جی لگو پہلا ہی تو کہو	کیون محل خوار پیتے پرتے ہو نہ ہو
کسی وحشی سی پرتے ہو تباؤ ہو	کسی ہی ما دتہن کی لیے پرتے ہو
اب کہیں نہ ہو گے یا لو ہن ہر گئی	
کسی گھر سے ہی تم آئی ہو پہلا اپنی محل	کیون صبا کی طرح پرتے ہو نہ ہو

تسلی ایک نیا کپڑا اوسیر اگر کچی عمل	انکر کرد حکم تو بنو ادین تمہارا استہل
شہر میں باغ میں یار باغ میں	
یا کہ بھل میں گئے دل تو ابھی کسین	یا کہ سترہ جو پسند اوی تو وہاں کسین
یا کہ زین میں وہ یاٹ مہاندرا	
اور اگر یو میں پہر کی تو یہی مصلحت	اوسین اچھا سا بھادوین تمہاری گیت
جی انکوں میں اوت ری وڑل ہون	
اب تو جو گی جی گہا مان لو بہہ تم میرا	ایکجا بیٹہ رہو اور رکھو ہم یہ دیا
مت پہر داسی محل دوزار پیش دھرا	جب تو سن سکے یہی کہی اوسے بابا
تھک کو کیا کام فقروں سی یہ کرنا ان	
کیا غرض جگو جو پوچھی ہی تو احوال مرا	جوگ کی پوچھی تو بس عشق میں چوک لیا
اور اوسکی ہی جدائی میں یہ رہن میں جا	اور وطن پوچھی ہمارا تو یہ سن رکھہ بابا
یا بھلی دوست کی یا یہ کہہ کر لاگو	
مثل مرہ اوسے کو نیچ میں پہر کرتے ہیں	دیکھہ دروازہ کو بٹس دھوا کرتی ہیں
خونڈل جاتی ہی ناپت پیا کرتے ہیں	اوسکی کو نیچ میں سداست را کرتی ہیں
وہی سستی ہوئی گری دی محل دی ہیں	
گاتی بہر ہی میں ایں لگی گاندھی یہ گیت	جواستو کی ہی مدت سہا ہی ایں ہی ریت
محبوبہ کی میں حبیبی کہ لگی ایں بیت	بہنہ کی پوچھی تو جوگی ہیں بھگت بیت



عشق کے میل میں ملن ہم کار کرتی ہیں	
آہ دہلین جو کلفت تھی ہو ہوت گئے	جنتا تھا مال و متاع بت اویں کی ہو گئے
درخت اور اتر تھی تھی سہی ہو گئے	جبھی اوس شوخ کی ہیند تھی ہو گئے
جبھی تھی بت و تہب کہ ہا نہیں تہب میں	
عشق میں چوڑ کی سب دنیا و دین تھی میں	خاطر تھقہ و دلگیر حسد میں تھی میں
چوڑ تھی جان کو نہ گریں تھی میں	اوس کی دم در پٹا اسکا تھیں تھی میں
رات دن تھی دہو دہو کی اوس کی تھی میں	
خیر عشق سے لیس کلیجی تھی شفق	یہ تو ظاہر ہی تھا ہونہ کا بھی ہو گئے
تو نہیں آلودہ میں تھی میں کہ چوڑ تھی شفق	نام کے پوچھی تو ہی نام ہمارا عاشق
سبھی آرا تھی سے یار کا لیکر دین	
حال مہا کے کا کیا ایسا ہوتا تھا کہیں	گر وہ میں ہو گئے تو ہر گز بھی کہیں نہ کہیں
اور کہتا نیکوئے تو بھی پچھتا ہوں	گر میں تھی تو جھپٹی کا نہیں ملکہ ہمیں
اور رہ جائیں تو ہر گز نہیں پرہیز لکھن	
دیکھ نہ تھی زمانہ کی ہوئے گل در گل	اور حاتم کو بہوت اپنے گئے خاک میں
کہہ رہی تھی تو دوسرا بچان و غافل	زنگ و زنگی میں جس رنگ کا رنگن مشکل
روپ وہ ہر تے میں جس کی تھی تھی	
دیشت چوڑ جو آدم نے اوسکے خاطر	اور ہر ایک کے کی دم نے اوس کی خاطر
حسرت کے ایسی خوشی تھی اوس کی خاطر	جو گراک گیا تھی اوس کے خاطر
سب کہیں چوڑ کی اوس کی تھی تھی	



نرکی کیروسی مکر توجہ کے کا کمان	بہنی کیا جانے کیا کسی ایسا نہ
گرتو عاقل ہی تو بس بروہی ہی بچا	سم میں اور جو گے کی صورتیں یوں جان
لہان جو گے کے ادا و کمان عاشق کے پہن	
آتش عشق میں جس ہی جلایا دل جان	تب یہ اکثریے ہو تو شک نہیں جان
تو تو عاقل ہی بس ابلقل ہی اپنی بجان	حاکم ہی یار کے کو چپ کے بہت کج جان
بہنی بھی را کہ نہی ہی جلا کرتی من	
سرخ آنکھوں کا جو بوجی ہی کعبت ہی کیا	شوق می کا نہیں کچھ فرق نہیں یوں کا
فی قدح ننگ سی کچھ عشق کبہ ہو ہوا	ہی محبت کے دھوڑ کا جو اکھو بند نہا
اوسکی گرمی ہی ہی سہی سہی	
کوئی بولس نہیں غماز کوئی سنگت سات	رہنا ہوں کج میں سہول سدا دن اور
خند اجانی کہ کس طرح کئی ہی اوقات	اور اسٹل کی بے کھی تو فی جو بات
بہہ کبہ اداہ کر چکی گئی کو کچھ دن	
عشق حبیبی ہی اوسکی ہنسی کل سے	جیسی شہاب پہاڑ سے ہن اور کل سے
بہی بھل ہی نہیں سہی میں کجا کل سے	ہم فقرہ کو پہلا کام ہی کیا اسٹل سے
دو ہی اسٹل ہی جہان ماسکے بھی آسن	
خوش زکرین سے کسی سے کہہ لیکن	تخت اور چہرے ہی کچھ نہیں پردہ ہن
گوکل اور ترہ امین نہی کی ہی فی حصہ	جا پرین ما دین اسٹل کی جہت میں
دو ہی گوکل ہی ہن ادھر ہی بند	
جیسی جو گے ہوئے دی اوسکو تلخ لاجا	چھوڑ بیٹھی سہی آرام کا جو تہا باجا



میں سے ہیں مگر جگت استاد ہیں یعنی حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی  
 بیاج ملک مسلم اصلاح انکا جاری ہے اور اس شہر میں اکثر بادشاہ ہند  
 اور گھر صاحبان ذوق و موش گردی انکی کامیابی ہیں اور فارسی  
 دان بھی بڑے رتبہ کے باوجود کہ عمر انکی قریب عمر طبعی کے پہنچ  
 چکی ہے مگر بہ تیزی حواس اور ذہن کے ہی کہ انک اصلاح و اشعار  
 بھی دیئے جاتے ہیں اور بعضوں کو کتب فارسی بھی پڑھاتے ہیں اور  
 ہر ایک لفظ کے تحقق خوب کرتے ہیں مگر تجنیس اکثر کرتے ہیں اکثر  
 اشعار یہی انکی واضح ہوتا ہے کہ تجنیس کی جمع تمام کو استعمال میں لاتے  
 ہیں دیوان انکا دیکھتی ہیں آیا ایک قصیدہ مرح جاب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی میں جو اور ہنوں نے لکھا ہی معہ دو چار غزل کے  
 مندرج گلدستہ نزا و اسطی بلا حظ ناظرین انتخاب ہذا کے کیا جاتا ہے

## انتخاب اشعار حسن

مول اس لعل کا تو نے بت کا توڑا  
 نخل الفت سے شرمی یہ دگر توڑا  
 گل صدبرک میری سامنی لا کر توڑا  
 خانہ دل پہ لگا تیرا سنگ توڑا  
 دل جمع تھا وہ زلف پریشان کا  
 اس پہ نہ پہ فصل او سرتاں کا  
 بہان کھل ہی واقعہ شب چراغ کا چکا

سنگ بقدر کی سی دلو میری کس توڑا  
 تیری دیوار سے سر اپنا سر پہ توڑا  
 دل صد چاک کی پوچی جو خبر اوس  
 نا رواہ ہی اتوں میں کھنے سکا ہی  
 شیشہ تو رفت نشتر ترکان کا چکا  
 مر جا کیا ترکان میں کہتا ہی مجھ کو تو  
 غیاثو ابھی یہ تو بے لکھا لکھت صحا

دل  
 ق

رکھا جو بار بس حال بہہ ہوا میرا  
 کبھی گئے خاک تو پیغام ای صبا میرا  
 جو مر ہی جاؤں کچھ میرے دفات کا ذکر  
 غم دو کون کہلا یا تو کیا ہوا اچھا  
 یہ سبیل گریہ ہی گزرتی تھی ہند  
 جو بوسہ دیکھی بزم کا رابل جاوے  
 اندھیری راکھ میں روزِ شیش سجھا تھا  
 کہیں نہ تو حلق تیرے دلین لکری یہ  
 دو چند حسن تیرا فطرتِ شمس ہی چرکا  
 نہ در دوسرے دوا سی ہر ام سید و  
 تمہاری زلف کا شستہ نہ دیکھو تو دوا  
 نہ کیونکہ روون کہ ہی حال جاگنی میں  
 کسی بی پوچھا کہ احسان غلام کس کا  
 حان اپنی چلی جائی ہی جائی کس کو  
 وہ گل لگی پان چھاٹی سی کسوی کے  
 بھنی دی ذرا آتش دل لوز بہ چرکا  
 کیا سو سی پہ غل ہی دریا ریت تیرا  
 کہہ نہ ادا ہوئی وہ بھی ہنس اپنی  
 جی میں جو کچھ پات کی کہنی پوہہ بولی

ف

دلہ

کہ دم ہی اویسے ہی پروم رکھا تھا  
 ہوا سی یارین دم ہی ہوا تو میرا  
 وفا کی نام سے چچا ہی یو فامیرا  
 ذرا تو اور کہ پورا ہوش شامیرا  
 کجا جو نا صحت تو دو گت ہو چکا میرا  
 کہ اندھن میں بہت ہو نہ ہے غیر امیرا  
 چراغ تو بے جلا یا تو دل بچھا میرا  
 کہ خود بخود ہے کچھ شوق جی تھا میرا  
 بکر کی کام سن ای نہ سنو رگیا میرا  
 دوا پذیر بہین درد سید و امیرا  
 بلائی عشق میں دل ناگہان پھٹا میرا  
 رنچ میرا جک میرا لاڈ لا میرا  
 بون بہ لاک شمس کو یہ کہا میرا  
 اور جان میں تاجن آئی ہی آئی کس کو  
 اب تک نہیں بھتی ہی بچھڑے کس کو  
 مہر نہ لگا یا ر لگا ہی کس کو کے  
 چوٹکا ہی وہ زنجیر ہلائی کس کو  
 جی جیہا ہی جاتا ہی اویسے کس کو  
 ہم تو نہیں دینی مئے دبا ہی کس کو کے

آہا ہی پیر پیر ہی کہتا ہی ابو اسی  
 جب جیسی کہا ہی من چاٹی بولے  
 نایرونہ چراغ اور نہ میں سمع ہوں لیکن  
 پتا نہیں گہرا کسا بھت ہی نہیں من  
 جب اکس کی کہا میرے سٹارن کی کنگی  
 اکٹھن ہی پینیکے لکا کہنی کہ شیک  
 کہہ کہ چن نہ لیکانہ سنی کا  
 کہنی کیا کیوں طفل اشک ایسی گلی ارہی  
 جسکی خاطر دشمن جان یار اور غبار میں  
 چہر تو دیکھو سنا کر کجگو غیروں سے کہا  
 اپنی اردو سجا بھگتا ہی وہ آتے کو کچھ  
 پانوں تک میں کیونکہ بھون ترخی لہجہ سے  
 چشم پوشی تریا مذہب میں ہی کسا طوب  
 عشق میں جو سہرا دیے اپی سر پر سر  
 یا خدا اپنی کرم سہی تو کہنی کو بھیج  
 فائدہ اس کج ادائیگانہ سمجھا میں کہی  
 لاغری کی کچھ نہایت ہی سہری ہوں  
 کس طرح کہا کو نہیں اوشن شیش کو دریا  
 شیش جیسی ہم ہیں قابل کہا ہی ایک دانہ ہی

متو نہیں امیکی بلا ہی سے کسو کی  
 ہم اور ہی روٹھنکی منا ہی سے کسو کی  
 ہر شام کو چلتا ہوں جلا ہی سے کسو کی  
 اس بیت کی معنی تبا ہی سے کسو کی  
 حاصل ہی رولا ہی سے کھڑا ہی سے کسو کی  
 ہم رولتی موتے میں رولا ہی سے کسو کی  
 مطلع یہ کہا میںی کہا ہی سے کسو کے  
 اس نہ کی تو کچھ ٹریکے ہی ناموار ہیں  
 ہی رقیست کہ سہی وہ ہی اب ہزار میں  
 آج عاشق ہکو صد تی کے لیے دکار میں  
 میری نوہر کیوں ہی تو کہنی ہوئے طوار میں  
 اس تما میں کہنگی اشک انی بار میں  
 سہی یوں پر نیز تحیکو اور ہم ہار میں  
 بازہ کر سہی کھن دینی کو سہا میں  
 سیکڑوں نامزد فرعون ابودعویدار میں  
 یہاں قدر اس کی کہنی سے کیوں نیرا میں  
 اور محسوس ہو نہ پتے بھرتے مری عوار میں  
 دیکھتی میری طرف کو خرم گدوار میں  
 سچ کی پردہ من وہ سہی ہو بہ نوار میں



کر نہیں تیری ذہن کی فکر میں پر کیوں  
خوبی قسمت تو دیکھو کچھ تہمتیں کچھ خطر  
آتش و دوزخ ملک بخیر رہی ہستی کہ ہم  
میں ہی تو بہ میں کروں استغفار غلط  
اہل دین ہم جا کر بزرگارت تہی کے

بکریب ای کل ہزار و من سچہ گراہین  
گرچہ ہم برکار و بد افعال بد کردارین  
خانہ زاد و دو دمان احمد نجاتین  
نام تو بہ سہی اہم پڑتی استغفارین  
حضرت احسان کو دیکھا ایک دنیا دارین

### قصیدہ در محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دیار عشق میں عزت ہی دولت و خوار ہے  
سرکہ نہ وہاں عجب شہر ہی لطافت بہر  
ہجوم غم ہی بہانہ کسہر ایک کو جھین  
ذہی دیار محبت ذہی مقام سرور  
وہاں کانچ ہی جسنون او وہاں کلاں  
بہان ہین داغ کی کجواں داغ کی پھین  
وہاں کا دیدہ پر انتظار ناظر ہے  
جامعہ دار جسنون میں زار چو کیندر  
حبیب مدعی و بدعا علیہ دل  
مکیل و درو کل دل خراب فراق  
قصیدہ دل بیا کیوں منصیل ہو  
زیر پوشہ نصائب اضطراب الم  
جنون عشق عیب وہ قہقہی کمی مین

لباس رنگی ہی غذا جگر خوار ہے  
لڑک ہی مانگ کی شکو کی نہر ہے جاری  
گزار عاشق صادق ہی ہر شوار ہے  
ذہی فراغ معیشت رہی عملدار ہے  
وہاں کا دایر ساری علت ساری  
گناہ نخت جگر کے گلوں کی پہلکار ہے  
میرشتہ دار و فاشخہ حول آزار ہے  
ٹی ہی حضرت منصور کو پلےس داری  
جواب دعوی عاشق ہی گریہ و زاری  
زسوم و میں ہی داغ اور گواہ پادار ہے  
جہاں کی حقے وقایعے قضا و بیداری  
لسان نہ میں سدا رہی و بشار ہے  
ہوا ہی لکھا چل محبت کی ملک کسار ہے



خیال نقد دست کار مجسومین  
 پیر کی نشتر کا مکی یاد ہی دل کو  
 اگر پیشینہ قامت بلند ہوں میں  
 نظیر بل آمل ہزار حیف پیٹے  
 ہنر کو عیب سمجھتی ہیں اس زمانہ میں  
 او دہر تو ملک نصارانی کی یاسارا  
 علاوہ غم دنیا فکر دین ہے  
 چاروں طرف کس طرف جاؤں  
 زباز ای دلی ازار ہی جھاسی رہے  
 گزیر کاہ نہیں ہی کہیں گرد شاہ  
 فلک خلیفہ سالت آب بحر نواں  
 تعیم حجرہ قدس نریل کفر و فلال  
 جہان حلم و حیانت ن رحمت حق  
 جو نام احمد رسول گئیں یہ کہیں  
 تمہاری نعمت بنے ای ابر حرمت نیردا  
 مدد جو اس عجیبی کا محمد عربی  
 بہ چار نام ہیں مشہور تیری دشمن کی  
 ہی خدا ہی مہر کی کان میں او کی  
 کہان تو بہا کی کی جاو گیا مہر ہی دد

نہ ہی ہی سینہ دل پر یہ ایک چکارے  
 چھٹی ہی برگ تن سے لہو کی چکارے  
 گئی نہ تخت کون کے رہے گونہاری  
 دام خون جگر سے شراب گلہاری  
 ہوئے چنس نہر کے کسا و بازار  
 او دہر زمین ہے سکھوں کے کیر سار  
 زمین ہند میں دنیا ہی اور نہ ویدار  
 بچار سوی بلامین اور نا چار بے  
 یہ جرج کہنہ دود و دلتان بازار ہے  
 کہ جسکی در کا یا قوت مہر بازار ہے  
 شفیع امت و مقبول حضرت بابر  
 محیط علم لدی دامی و قاریے  
 زمین فقر و فنا آسمان سالاری  
 رہن بہت میں نا تو سیان زار ہے  
 سکھای لو کہ تم کو رہے گھر بار ہے  
 کہ بخت خفہ کو ہو دی نصیب باری  
 سیاہ بخت سپر و جہنمی نار ہے  
 جو کی گریز کے دشمن بنے تیری طاری  
 قضا تقایے کیا رہے اصل ہی

<p>             کہ سر پہ بھی جمل ساز شک تاتا رہے              نسیم خلد نی کہو بی دکانِ عطار یہ              گرین مین حور و ملائک پی خریدار یہ              یہ راہ لغت ہی جل ای تم بہتیار یہ              کہ جھسی نفس نی شیطان نی کی سیار یہ              یہاں تنگ ہی گتہ کی میری گرانبار یہ              اور اوُس غفور کی غفاری اور ستر یہ              سدا تکتو بانغم حضرت بار یہ              علو شان شفاعت غلو غفور یہ              خدا کی واسطی کہو شہا خبر دار یہ           </p>	<p>             ہمارے خاک کھ چو ہاتھ آدھے              بہشت مین کجہ نہ بہت سرشت ہی جا کر              کبر و شہد و شکر جطرح ہوں مود و کس              مرا و ہر دو جہاں یہاں صلہ ہی اونہی سا              مری یہ کثرت عصیان ہی مری مدوح              گندار میرا اگر ہو سر سفینہ لوح              وہ دوب جگہ ہنود ہی شفیع کرتے              غلام آپکا احسان ہی یا رسول اللہ              ستمو قصر رسالت نہ تو نخل مراد              بجال نزع و نہر نزار و در و حساب           </p>
---	---

### عمل

<p>             میری قسمت نہ ٹری اکٹہ لڑائی والی              پہر وہی بات ہی اوجھکی جلالی والی              تیری صدقہ بھی ایسا سی بلائی والی              یہ بھی کون تہی اکٹو کی دکھائی والی              سخت کم سخت ہنہی آہ سلائی والی              چو کری یہاں مین مرد و نی جانی والی              کجھو صدقہ کر دن لغت کی حیاتی والی              مین ہی ویدہ و دانستہ وانی والی           </p>	<p>             وہی ٹری مین جو تہی بات بنائی والی              ذکر اغیار کو کہتا ہوں کہ اس آگ لگا              تیرا ایسا ہو تو دل کیا ہی مین ایمان ہی دل              سر چری میری مین پانوی بہو لی بیت              خواب مین ہی بھی اوُس دولت بیدار کی ستار              کہد و عیسیٰ سی کوئی دلی وہ جا ہی حضرت              تیری صدقہ بھی ہر کھ اوسی انداز سی تو              اشتہا کئی مین نیدید مین ہر ویدہ و دل           </p>
---	---

انجي روئي پڻ ڇڏي ٿي هي محبواصان  
دوڙي پاڻي کون اٽ لڳائي وائي

حاتم مخلص شيخ ظهور الدين نام کاسي بهشت او قدامين سي غنغوان جواني من سڀا  
پيشه ٿي آخر مين امن توکل اور قناعت کا اختيار کر کي ازادانه جهان بادين عمر بسر کرتا هئا  
اکثر صاحبان اس فن ني ان سي تحصيل فن شاعري کي ڪي پڙيے عمر با  
اسي سموره مين وفات پايے مگر سستي مين که بهشت او شادگردشس  
ولي الله کي مين سي ي پيه چپدا اشعار بطور نمونه اوسکي لکيتي جاتے مين ۵

کوهي کا فرنگو سي هميني سلمان ديکها  
که پيه کوهي جهان وصال هئا  
بهشتيه مجلس مين بيان پيرغنان گوي  
فراجي ني کار جاني مين ديکها  
صدقي مين تيريے کي محبي آزاد کري  
هي کون کهاں کاهي کهاں تها کدر آيا  
کون هو ويے جو نهو ويے تو مير  
پيغام سلام کچه نه نکلا  
خدا جاني سي اوس ظالم کا اب پيغام کي گوا  
بازار گرم هي ميري دل کي کباب کا  
که دتسي ميري سين مين چوکا تها که ملت تها  
جو جيتي جي اور ادي اب مني نام نشان اپي

کعبه دهر مين حاتم مجد غير حرا  
هجرتي زندگي سي موت بهيل  
حاتم ابا اوسکي سبي مومنه کي طرف مکين  
فقير ولسي سنه سي هميني حاتم  
ني حسرت گلگشت نه پرواز کي طاقت  
پوچها بي نه حاتم کو کبهه وکبهه کي اوئي  
حاتم بکيس کا تجبه بن کون هيے  
قاصد کي زبان سي اوسکي آگي  
خبر آئي کي قاصد کي سني سي جي دهر کتا  
دور هي جي بزم مين تيري شهاب کا  
بڑا احسان کي جو دل کو ميري کچه کر تها  
وي موتا سي حاتم بن مينامي بعد جي کي

جگو دیکھا سو یہاں شمع جان ہی اپنا  
 عصیان کی سوا کام نہیں اُسکو کسو سی  
 بھی ہوئی ہی عاشق ریوری کی شہزادی ظالم  
 شوق اُسکا انکریا کی سبکے کی  
 ہم سہم بخونسی تان گیا ہی ماحی پیچ و تاب  
 مونس باریک تر ہوا ہون ضعف  
 دل کہاں ہی کہ ہو سبے دیوانہ  
 حاتم اوسکی قدس کی رد عوی کر گئی کشن  
 خال دہانہ زلف دام ابرو کاں گان ہی تیر  
 زلف چشم خال دھخ چارون ہنر شمع کی  
 رات دن چاری ہی عالم میں پیرافین سخن  
 پہوڑ کر کعبہ دل تو فی بنائے مسجد  
 نہ تیرے کچھ جیون تک جو میری سر کی قسم  
 لب تیری کان ملاحت میں سخن اب حیات  
 مینی پایا ہی قبال زلف کی شب میں حال  
 یار نکلا ہی آفتاب کے طرح  
 چشم مست سپہ کی یاد دام  
 سالار قاعد ہون میں اہل جوں کا آج  
 تارابی سنک دل نی دیکھا کجودنگ سرخ

۳۰  
 دلو کو جانی ہتی ہم اپنا سو کہاں شیہ اپنا  
 حاتم سا گنہگار مذکر ہاتھ پیر دیکھا  
 کہ ہم حرم تین میں تم جاتی ہو سہم پیری میان  
 جان سی آرام دل ہی ہوش اور ہوشی خوا  
 نام لون تم زلف کائنات کی بل کہانی  
 تیری زلفوں کی دیکھ کر لٹ لٹ  
 کیوں ادھر آ ہی بھیجا عبت  
 چیر ڈالی فاختہ ارہ نباش ہیر سی آج  
 دل ہمارا سہم اب کہا تا ہی ان چارونسی  
 حق رکھی ایمان سلا ایسی کونسان کی بیج  
 گو کہ ہون محتاج ہر حاتم ہون ہندوستان کی بیج  
 کیا کہوں سپر پری خاک اوس اوقات کی بیج  
 ایک جینک بھی رہی تار گریبان کی بیج  
 یہ تعجب ہے کہ سہری ہی مکران کے بیج  
 حشر تک ہونی ندون گاہی نامقدور  
 کونسی اب رہی ہی عذاب کی طرح  
 شیشہ دلیں ہی شراب کی طرح  
 خالی میں اشک چشم میری کاروان کی طرح  
 تصویر میری گوہر کا لام ہی سنگ سہم

کوئیے دیتا نہیں ہے داو بیدا  
 ای فلک اسقدر تغافل کیا  
 چاہوں کہ در و دل میں کون او سکی و بڑ  
 آج ز کس کو قلم کر کی فہم لکھتا ہوں  
 بس میں اوس سنگدل کا نفس قدم  
 سب طرح حکم کی بھم تابع ہیں  
 کثرت آہ و فغان سی تو گلا میٹھ گیا  
 سیکدی کے در پہ حاتم گر پڑا  
 دُور میں چشم گلابی کی تیری ہی بوہوش  
 یہی ہوتی ہی دوستی کی شرط  
 حاتم تمام عمر نور دلی سی موٹہ نہ مور  
 ابھی آغاز ہی ای دریا خط  
 پہنچن چن لکائی ہی کوئی ایسا ہی درو  
 چلو اب سیر کو ای گل رُخان باغ  
 حاتم اوس ظلم کی ابرو کو نہ چھڑ  
 داغ و نسی ہو رہی میر اسینہ آج باغ  
 ست لگا و لگو عبت میوہ عالم کسیرف  
 بلبو چھپی مبارک ہو  
 کسکو آپ سے گزرتا کر ہی مشوق

کوئیے سنا نہیں سہ یاد فریاد  
 ہو گئے چشم انتظار سفید  
 ہو جایے زبان میری لی اختیار تہ  
 وصف چشم لکھ میری کاغذ باد امی  
 میرے لوح فرار کے حشر  
 جو تم ارشاد کر و بندہ انوار  
 تو بھیجے ہوتا ہے فرانا کہ گل گیر تہ  
 ہی کسو بھی اوٹھالانی کا ہوش  
 بزم میں کرتا ہی سنون کی طرح سمانہ تھیں  
 وہ چہ خوش واہ و اہلا اخلاص  
 ماسم ہی دوستوں کو شہ کر لیا کافض  
 خدا کی واسطی تو مست مندا خط  
 مدت ہی ہو رہی ہیں ہیوں میں خارج  
 کہ بچھرم تم کہاں اور پھر کہاں باغ  
 مات کٹ جاو لگا ای نادان ہی تیغ  
 کسکو رہا ہی سیر چمن کا دل و دماغ  
 عمر غفلت میں نہ جوتک چہان کی دم کٹ  
 وہ گل آیا ہی گلستان کے طرف  
 تو پہلی اوس کو پہونچے جدا کری

# مکھنٹ

تخلص میان نیاز سے بیک حساب ہاشندہ خاص جہان آباد کے صاحب فکر اور ذہن میں شعر خوب  
اور صنون مرغوب بند ہے ہر فنون ایک تابار و مصطفیٰ کی لکھی جو حق یہ جو خوب لکھی اور سندن کی  
اشعار ہاشندہ و چو نہ کر لانا ہر کام لیکن انہوں نے اپنے اور پر محنت گوارا کر کے صلا لکھ کر شالین لکھی صاحب

ہر چند شمار جو انہوں نے **اتحاد شعائر نکمت** آپ اتحاد کے کئی تہہ کو

## قطعات

کہکشان عالم ہر بلال سپہرین محشر طلعت ہر ماہ سپاہی

لب سجایا لب پر رنگ مٹی  
سایہ قامت سجایا

دل	الشیخ یا قوت ب پر ہی مکی سیر دیوت	دل	شہد رو جانا کہاں ہر آج تو بیکر دیوتا
دل	کچھ تہن جبراج حاجت مرہم زنگار کی	دل	زخم و لکھو سینکتی ہن آہن سے توار کی
دل	نہو لگی بجھتے جرات سینہ چاکو کی	دل	رفو کو جا ہی میں سینہ دور اسکی کہو
دل	مثال شمع زبان بر شہر لاتی ہر	دل	حرارت تب وقت حرا یہ لاتی ہر
دل	لگا رہی ہن دیتے ابرودہ زخم کاری	دل	بتلہ ہن گاہ شر کا چہر کی کٹاری دل بکری
دل	نا توانی ہی کامضمون سب کوہ گران	دل	جو کوئی ٹرنیکو بچے حرت اچھلتا ہن
دل	سخن تہہ کر کہ شرب وصل	دل	چار باہی بھی کان لکھنی ہر
دل	شہد زن و پ وقت ہر بد نہیں طیب	دل	گر کہے نصیب اچھی تو چہلری نکلے
دل	نیچے کیا محتسب بزم رند لاو بالی ہر	دل	نکست تو بد پرنا حق کی تو بد ہر دلی
دل	صبر و زہد اسکے پاس کی بایں کیا	دل	دن لگے ہن ہر دن ہن ہر ماہ ہر اکو گنا



دل پہ یقین سب چراغ کے بہت دیکے بعد	دل پہ یقین سب چراغ کے بہت دیکے بعد	شاد مین وصل سے جانا کے بہت بعد
دل چاک ہو دے اور یہ عاویں رہا نہ ہو	دل چاک ہو دے اور یہ عاویں رہا نہ ہو	دل پہلے تو سوزن عیسیٰ ہی بخند زن نہ ہو
دل جب تک جیتے رہے مگر رہی	دل جب تک جیتے رہے مگر رہی	دندم فانی کا دم پہلے رہی
دل کہ دم دیکو وہ دم باز دم مینا سمجھتا رہی	دل کہ دم دیکو وہ دم باز دم مینا سمجھتا رہی	دل کے سے یقین اکوئے سمجھایا سمجھتا رہی
دل سرگھایا ہی مگر آبدہ پاتیرا	دل سرگھایا ہی مگر آبدہ پاتیرا	غرم بالخریج ہر جانب صحرا تیرا
دل کو تین کیا کیا جھکا کر جاہ نے جاہ زرخدے	دل کو تین کیا کیا جھکا کر جاہ نے جاہ زرخدے	دل کے ہر جان جس حسن لب نوشین جان کی
دل صاحب غیرت ہوں کچھ کہا جاوگا کہا جاوگا	دل صاحب غیرت ہوں کچھ کہا جاوگا کہا جاوگا	دل کے ہمراہ جاتا ہی ہے ہر جان کی جا
دل بوسہ شیرین لبان پر صوہ بے دودھی	دل بوسہ شیرین لبان پر صوہ بے دودھی	دل کو یک سبز زرد لعل پر موجود رہی
دل بیخ دودم نے دولا کر دیا	دل بیخ دودم نے دولا کر دیا	دل کو دوبارہ میرا کیا کر دیا
دل ناصح خدائے واسطے کہو خدا لگی	دل ناصح خدائے واسطے کہو خدا لگی	دل کے دل لگے جو انکھ کسی سے جا لگے
دل یہی اے بخت خدا کی باتیں مین	دل یہی اے بخت خدا کی باتیں مین	دل غیر مین اور وفا کی باتیں مین
دل فلک پر گرد چھاڑی خوب ہی ابر بہار کی	دل فلک پر گرد چھاڑی خوب ہی ابر بہار کی	دل ہو طوفان مباحب چشم تر نے اشکبار کی
دل سے مکر تو اٹھے قدم مکر کا مزا	دل سے مکر تو اٹھے قدم مکر کا مزا	دل بوسہ لب مین ہی شکر لب کے شکر کا مزا
دل خط کا ہر پرزہ کہو تر کا ہر ایک پر بن گیا	دل خط کا ہر پرزہ کہو تر کا ہر ایک پر بن گیا	دل خط میرا تر کا اس کو مین کہو تر بن گیا
دل صاف ہر تار گریبان تار محراب بن گیا	دل صاف ہر تار گریبان تار محراب بن گیا	دل شبکو جو سو باگھے لگ بے خورشید و شمس
دل ہر گلے کنیوں باد صبا کان ایٹھے	دل ہر گلے کنیوں باد صبا کان ایٹھے	دل بل دیکے جو وہ زلف برین ایٹھے
دل کس رات بیا سہرہ قیامت نہیں ہوتی	دل کس رات بیا سہرہ قیامت نہیں ہوتی	دل کس دن تیری یاد قیامت نہیں ہوتی
دل ان جو وطن مین ہی تو شہرت نہیں ہوتی	دل ان جو وطن مین ہی تو شہرت نہیں ہوتی	دل ناصح مین جو ہر مشک تو بے بہرہ ہی ہوتے
دل لیکن میری صبح شب رقت نہیں ہوتی	دل لیکن میری صبح شب رقت نہیں ہوتی	دل وہ کوئی شب ہی کہ سحر صبح کی نہ ہوتے

لطفت جب ہر کیر کوں سدا باقی بنے  
زیر خنجر جو رنگ تن ہر گہ گردن بنے

ہر یہ فانیوں خیا کی نفس پروا  
سنج کا صید ہی منہ ہو کس پر  
دشہرہ تاج زندا الودہ کو کیجی بھیر  
سنج کے گرد پہر ہی کس پر دانہ

کس سدا خواہی سے اس سنج پہ لکھا  
گر سی اندر دشت ہر کس پر دانہ

### ایم

تخلص نام محمد علی رہنے والے گورکھ پور کے صاحب طبع رسا اور ذہین سیمین چند شعرا کے جو راج  
ڈاک کے تھے درج کیا کتاب ہذا کے گئے دیوان اچھا دیکھنے میں نہیں آیا

احسان شعرا ایم

### غزل

جو کہ دریا سے محبت کا شناود ہوگا  
بے بہا خلق کی آنکھوں میں وہ گو ہوگا  
وصل نہ رو میں کب دیکھے یہ سر ہوگا  
کب میرا خامہ تار یک منور ہوگا  
چشم نہ کس سے تو رخسارہ کل تر ہوگا  
رشتہ سنبھل تیرا کیسے معجز ہوگا  
دم خنجر میں اگر اسکے دم عیسیٰ ہوگا  
حضر کیونکر نہ پہلا کشتہ خنجر ہوگا  
یا دین ماہ رو خونی دل سوزاں سے ہے  
جو شہر راہ کا نچھے گا سو خنجر ہوگا  
بازی سے نہ آٹھا سر تو ہوا بھگت  
کسی محبوب کی جبر کشت کا بہہ تیر ہوگا  
دیکھہ اس دست خندی کو منجم نے کہا  
خون عشاق کا ان آنکھوں سے اکٹھ ہوگا  
دیکھہ اس کورک جان میں لگا کر فدا  
خون سے میرے کبھی تر تیرا شہر ہوگا  
یار کے باہمی چاہ میرا بھی لگا  
جہہ برجان میں تیرا اندھ کیونکر ہوگا

<p>تجارت سے کیا یہ بھی کاغذ ہے تہید</p>	<p>نہی کہتا ہوا اٹھو نکاح جو حشر ہوا</p>
<p>طالع دیکھتے تھے ایسا تو اہم اب اس کے</p>	<p>یہ بھی مل لیں گے اگر وصل مقدر ہوگا</p>
<p>یہ ہمارے آہ و نالہ میں اثر پیدا ہوا یہ کسی کے کان کے موتی ہیں یاد آگئے بیکے آختر آسمان پر جلوہ آرا ہو گیا ہو گا دل مائل کسی کی صندلی بونہار پر لے برہن ہوا کہتا تھا دیکھ کر صبا کو یہ دردندان کا ان اکھو نہیں عکس آئے سرد و جوی سے جد سے کیا کیا پہل</p>	<p>یہ نہال سرد سے گویا شرم پیدا ہوا بہر ہمارا اشک مانند گہر پیدا ہوا سینہ سوزان سے میرے جو شہر پیدا ہوا بے طرح بہر اندون کچھ درد پیدا ہوا طالع دل پہن گیا جب بالی پر پیدا ہوا قطرہ اشکوں سے بہر سنگ گہر پیدا ہوا گلشنِ سنی میں حشر نے شرم پیدا ہوا</p>
<p>کمان لگنے کو اہم اب اس نیاک کے</p>	<p>اندون بہر ایک قصبہ گہر پیدا</p>
<p>نظر آیا میں مہر و حشران برج میزان میں بنایا جو جو گہر صبا دے پناہ نہا میں حسد و تباہی اکثر مغسولوں کو گنجِ ذرا غریزہ و دفن کرنا اسکا لازم ہی گلستان میں بہر اسی موج کا طوفان ہمارا جیسم گریمین</p>	<p>رخ پر نور کو اسکے جو دیکھا نہ چچان میں حسد آجاسی منظور کس کی ہی رہا کی جمل پر داغ میں میر تو کیا جا کر کوئی سافر کشتہ تیغ تھا گلزاران ہر دوہو دیوین زمین و آسمان میں گلیمین</p>
<p>صد کشمکشوں و زنجیر سے معلوم تھا</p>	<p>ترپ کر گیا شاید کوئی زندہ نہیں</p>

Checked  
1987

## میں

واضح ہو کہ ہندوستان میں چونکہ بعضی بعضی عورتیں بھی شاعرہ گذر چکی ہیں اسلیٰ مناسب ہوا کہ بعد تمام ہونے اشعار شعرا و مذکورہ نیک کے کچھ حال انکا بھی درج کلمہ مستند کیا جائی چنانچہ اس مقام سے ہم اولاً نام ہر ایک عورت شاعرہ کا کہتی ہیں بعد ازاں اسکی شعر لکھیں گے

## دولہن بیگم

مشہور نواب ہو صبیحہ ضیہ نواب غفران بانیشقام الدولہ خانخانان معفور خلیفہ الصرق نواب معصی القاب وزیر الممالک اعما و الدولہ شہید بیگم کے دروجہ خاصہ نواب وزیر الممالک اصطفی الدولہ بیادری کی بہ ایک عورت ہے نہایت پارسا غایت باتقویٰ باوجود اس شہت و جاہ اور ملک اور دولت کی شبانہ روز اپنی معبود کے سامنی ٹوٹ پھوٹ کی مانند حاضر اور اکثر اوقات تلاوت قرآن اور اذکار دین شول رہتی تھی یہ وہ شعر اسی خطاب عفت ماب کی ہیں جو اپنی خاوند کے دو شعر کے جواب میں کہتی ہیں

ایکے خاوند کے یہ دو شعر ہیں	ساقی امی سی چکا دی کہ بہکتی جاوین
برق کی طرح جبر جاوین چمکتی جاوین	جہان میں جہان تک چمکے پاسے
عورت بناتے چلے جائے	اس شاعرہ نے یہ دو شعر اپنے
اول شعر و ن کے جواب میں کہے	انہی کم طرف نہیں ہم جو بہکتی جاوین
مثیل گل جاوین جبر جاوین چمکتی جاوین	ست کرد فکر عمارت کے کرے زمین
خانہ دلی جو گرا ہو اسکی تھمہ کر د	یہ وہ شعر ہے اسی معفورہ جو ہم نے

جہاں کی باغ بین ہم بھی بہار رکھتی ہیں	تیر ہی کے راہ سی جاتا ہی قائمہ دل کا
---------------------------------------	--------------------------------------

### جسنا بیگم

دترنیک اتر مرزا بابر مغفور کی محل خاص شانزادہ والا تبار مرزا جہاندار شاہ بہادر کے  
 میں کہنی کچھ سبب موزوںے طبیعت کے نگر شعر و سخن کرتے تھیں یہ تھا راوی

روٹھی کا عیش جانا تھا	مد عاتم کو یہ تھا
دوبایے اٹکھ آنسو تہم رہے	کانسہ زکس میں جون شبنم رہی
نہ دلو صبر نہ جی کو قسار تباہی	تمہاریے مٹی کانت خطا رہی تباہی
یکسی آتش غم نے جگر جلایا	کہنا ملک یہ شعہ نے سراوٹھایا

### جانی

جانی تخلص بیگم جان نام بیٹی نواب قمر الدین خان مرحوم کے ہی سستی میں کلم تھا  
 بہت شدت سے علل و امراض سے دلریش اور خستہ خاطر تھیں کہ ہدم نام خواجہ  
 راج کے خبر پوچھنی آیا بیگم جان سبوق الد کر نے یہ مطلع فی البدیہہ پڑھا  
 کیا پوچھتا ہے ہدم جس قسم ناتوان کی

یہ شعر بھی اسی عہہ کا ہی	کچھ دلا گناہی میں راس نہیں ہی
--------------------------	-------------------------------

### کتاب بیگم

بعضی بدین کرتے ہیں کہ تخلص کا منتظر ہی لیکن یہ بات یا تحقیق کو نہیں پہنچی  
 بہر کیف یہ خضر روشن اقرہ و ہشتی عین شش گشتی جیکے ہی اور محل تھا

وزیر الملک عماد الملک غازی الدین خان بہادر کے ہی یہ عورت نہایت جمیل  
 اور سکندر اور شرف مرزا کے تیز و ہنر کے الطبع خوش فکر لطیف الوضع حاضر جواب  
 مددگار گو حسن الخطاب کشادہ رو صاحب جمال امور دنیاوی میں بڑی دانا صاحب  
 کمال تھی۔ اکثر اصلاح اشعار میر سوز اور کبھی کبھی نامحد ضعیع السودا سے بوساطت ملا

کالی تھی

زخم ایک اور ہے لکنا تب  
 دم سیح نہی سر سے نکال کر کیا  
 دل ٹہرتا ہے صبح و شام ٹہرتا  
 کیونکہ ہی بہہ رخ خندان وہ ہی  
 جو ن حلقہ در پہ رہ گئے سر کو ہلک  
 اسی جامہ زین سیلینہ واسن ٹھیک ٹھیک  
 کیا جانے کس ساعت بڑا کمر لگی تھی  
 جلد آ جا کہ جی ترستا ہی  
 اس طرح نہ لگیو مریے اللہ کسو کی  
 کیا فائدہ جو عمر ہو کوتاہ کسو نے  
 حالت سچی کوئی کیونکہ ہوا کسو کی  
 ہو نہ سائیہ دیوار مبارک ہو دے  
 اکہڑیو لکھو وہ دیدار مبارک ہو دے  
 جھکو باور نہیں جب تک نہ نشانی آوے

نیم سہل نہ چہرہ جانا  
 ہاری خاک پہ جب پار نے گذار کیا  
 یا الہی کس سے کام پڑا  
 شمع کو چہرہ دلدار سے کیا ہی سبب  
 شب کو میان بین تری ہم ٹھیک ٹھیک  
 میری ہیشت خاک کا کپکپس ہی ضرور  
 ایسا کہ کبھی خواب میں بھی وصل میر  
 ابرچھا یا ہی منہ برستا ہی  
 ضبط لگی دلکو مریے چاہ کسو کی  
 اس رات دراز اپنی کو ظالم نہ راہ  
 فی نار نہ پیغام زبانی نہ نشانی  
 عند یسویں کو وہ گذار مبارک ہو دی  
 رات دن جیسی روتے ہو سو اللہ کا  
 چہرہ کہتا ہی تو فاصد یہ زبانی پیغام



مجرکسی ہی تو ہی زلف کچی کیا کیجے  
 دیکھنی تریے بغیر اتو نہیں رہتی چشم  
 جی تک بھی اگر چاہو تو دو کو اس نہیں ہی  
 اب خواب میں ہی وصل تیرا جو دلی ہو  
 بار پر دین ہے اور تیس یا کو کسی  
 مقابل ہو اگر ایک تریے صفی جاوے  
 تری موند کی تجلی دیکھ کر کل راحہ سے  
 ستم کی طرح کون رو جائے

دل مرا ایسی کی بہہ بہتی ہے جی کی گچی  
 اویس کے تیرا کہو اتو رہے کیا کیجے  
 کچھ اور جوڑو تو میرے پس نہیں ہے  
 ظاہر میں تو ملنے کے میں اس نہیں ہے  
 نقش پاک بھی میرے در سے جاوے گی  
 تری اکھوں کسی ہم چھی کری باو ام کہاں  
 زمین پر لٹتی تھے چاندنی اور شمع صلی ہی  
 جسکی خچی کو لگے ہو سو جائے

### زینت

تخلص ایک معشوقہ بازار سے کا ہی اس شہر میں رہتی تھی گرچہ کہ مرزا ابراہیم  
 بیگ پر کہ وہ بھی اوسکی بازار کا مقتول اور مجروح تھا از بس عاشق تھے اسے  
 یہ شہر چھوڑ کر اور حب وطن اور احباب اور خویش و یگانہ کو ترک کر کے  
 لکھنؤ کو چلے گئے یہ ایک شہر اوس کا بطور یادگار لکھا گیا

شب مہتاب میں صبح زینت  
 خیال ماہر وہ ہے اور ہم میں

### صاحب

تخلص تام اوس کا اتنا اعلا طبع کہ شہر صاحب جی شوخ راج صاحب  
 صفت تقریب دادا حکیم محمد مومن خان سے اتفاق ملاقات کا ایک  
 ہوا چند مہینہ ملاقات اوس سے رہی کے بس گذر جائے کہ لکھنؤ کو  
 چلے گئے رشتہ نوی جس کا تام قول غنیمت ہے خان معزی الدین نے

یاجی  
ح  
نا  
ی  
ع  
ن

اسی محبوب کے حق میں لکھی ہی البصر سیف صحبت او کی سے صبح اور کی  
ایل شعر و سخن ہو گئے تھی اور شعر کہنی لگی تھی یہ بھی ایک کھال خان مونس  
کا ہی کہ او کی صحبت فی یہ اثر کیا یہ اشعار او کس طلعت ماہ کے بطور  
یا دگار لکھی جاتے ہیں

<p>رہسوں کا جلتا کہاں دیکھتا تو گم کیا حکم نظارہ میں زبا کہو لی میں اوسنی پر میں یوسفی کی بند نظر ہی جانب یار دیکھی کیسا ہو جو خط جبین کا دیے کا رہے اوس کی صاحب جو بنایا ہی تو نازدلیج</p>	<p>سان بہری جبر میں آیا تو دیکھا یہ جلیں خدا نے دیکھا یا تو دیکھا تہ کر کہو نسیم سی کہد و قبا کی گل یہ ہی ہی کچھ گم یار دیکھے کیسا ہو جو کہتا تو رانا سے اعمال ایل یوسف سے غلام ایک مجھی دلی</p>
---	--

تراکت

مخلص نہ جمال محشر تشرال ناور احسن بریع الجبال جانوار دلارام رنجو نام  
اصل او سکی بلکہ نارنول ہی بچہ پن سے جلوہ فرمایے شاہجہان آباد  
اور رونق افزا اس شہر فرخندہ بنادیکے ہی عجب معشوق ہی شیرین اور دلبر  
ہی نمکین صبح لطیف او سکی بمقتضایے نظرت اور حدت ذہن کی کب  
فتون کمال کو ایل اور عجب برشت اور جہلت کیے اوصاف ناپسندیدہ  
سی تشفیہ حیدر بطور یاد لکھی جاتی ہیں

<p>بیکہ رہتا ہی یار اکھون میں نصفیل کلر خان میں وہ عیا</p>	<p>سی نظر سیف ہار اکھون میں لی گیا دل نہزار اکھون میں</p>
--	---

<p> سرمہ جا کب عسایت ہو  کبھی جو دھیسوئی سی برای تو کبھی وہ  پرای خود دل نہ سی مدد تک جا بجا میری  کبت ہی اپکی بھی ہی کیا عاشقی غلط  کیا کیا عذاب او تھا سی میں اندوختگی  ہوں تراکت دی کو یے کیا ذکر  کیون نہ میں تران ہوں جب وہ کہنی مارے  نری شوق نہان کے تاثیر دیکھو  تراکت ہوں ہر ناتوان محبت  نامعفی اور اسی بت میدا کر اسی  جرمان ہی اگر چاہ کے تقدیر تو ظالم  ہم نری دشمن کو چپ ناپی تھا قاصد </p>	<p> اب کیا ہی عیار انکھون میں  بیاد ہی وفا وار جو ایسوں بنا ہی  بنایا تھا مجھے گویا کہ خاک کو کئی قائل سے  گر کبھی تریے عہد میں لفت نہیں رہے  خبر نام اتو کچھ بھی تراکت نہیں ہی  وہم رخصت تری سنبھال کے  ہو جوا کا شوق اہل وفا کو نہ ہے  کہ دلدار ہی دلربا جانتا ہے  لطیفہ میرے نام کا جانتا ہے  جاہت تری غیر دیکھو بھی ہو بے گرا سی  نقصیر ہو گی کبھی باز دگر اسی  لکنت ہی کسی سے کوئی نادان خبر ہی </p>
---	---

### دلیبرا

<p> تخلص ایک مشوقہ جانا نواز سراپا نازیر انداز سیخ دم از فرغ خوشید  روماہ طلعت سین تن بلورین دقن نازک اندام خوش خرام ریا  کلام چوٹی بیگم نام کاہی — قلم میں یہ طاقت کہاں جو ایک شمع حسن  وجہاں اور فصاحت قیل و قال دلیبرا کورہ سی کبھی مگر ان جید شہا </p>	<p> میر حسن پر اکٹھا کیا جاتا ہے </p>
<p> سراپا اگر ہوزبان چیرا تن </p>	<p> سراپا میں او سلی کروں کیا سخن </p>

برایک کام میں اپنی چالاک و حیثیت  
کبھی جس جگہ چاہے وہاں لکھے  
وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے

جہاں راستی چھا ئی راستی  
وہ کھڑا جیسی دیکھ کر دماغ کھائے  
طرفہ تریہ کہ باوجود ناز و نعمت

کی اپنی جان پر محنت خریشیدگی افکار اختیار کی اور چند روز میں اس  
شل جواہر ایدار صدف ذہن رسانی خارج کرنے شروع کئے  
اور تصحیح و تحقیق الفاظ فارسیہ اور عربیہ کی ہمدون اور مصاحبون انہوں  
سی کر کے چلتی چلنے الفاظ اور محاورات دلچسپ برتنی شروع کئے  
اصل باشندہ اکبر ایدیکے ہے لیکن بہت روز ہوئی کہ اب اوس  
کا حال معلوم نہیں کہ کہاں ہے یہ چند شعر جو اس عاجز کے پاس  
پرطی ہوئے تھے واسطے تربت اور خدمت گدستہ ہدایکے  
لکھتا ہے

دل میں دو چار دن گراں پام مستی  
دلبر مجھی اسطی کہتی ہی یہ سب سلیق  
ہر روز جو تم رو بہ یہ کہے تو رہو بدلیے  
ہی چو کہت آئی اور سر سمار  
جو ایدن آپ پھر تشریف لائیں  
قسمت میں بار چہ نوا ای صد مہل  
ای ای کی جو بسنا لے ہو  
تسہ قہین جو تم یہ کہاتے ہو

اسکو کھلا میں وفا ایسی کہ ہو دی تھو  
تا چکو تو دلبر ہی سمجھ کر کبھی آوی  
جی تو میں ناز او ہانا نہیں آتا  
قیامت تک میں نہ کر این گے ہم  
ریمو کی گئے مٹی بکون سب  
مگر وزلیت کشت مہتاب میں ہونا  
شیشی ناخن یہ تم جانیے ہو  
مدعی یہ کہ حل ہوا نیلے ہو

لفظ رخصت زبان پر لائے ہو	خان کو میری تم کہڑا ہے ہو
رات کو گاہ بگاہ جواتے ہو	انہی کشتہ کو آ جلا لیتے ہو

### جان

مخلص عشیقہ جان نواز رقص ساز خورشید تیشال نادر الحسن بدیع الجمال  
 خوب رو خوش کلام حسن التیام صاحب جان نام کا ہی یہ معشوقہ  
 اصل باشندہ فرخ آباد نیک بنیاد کی ہی ایام صبا سی شوق حفظ اشعار ستارہ  
 اور گانے بجا ہی کار کہتی ہی اور نیکہ طبیعت اس معشوقہ کی اکثر مایل بصحت  
 و ہمدردی اہل نوشت و خواند اور اہل سلیقہ سے رہتی ہی اور گھلتن اور بوسنا  
 بلکہ بہار دشت تک تحصیل فارسی ہی اپنی سلیقہ سی کی چنانچہ ایک دست اس  
 عاجز کے ہین کہ وہ ہمد صبح دسا او سکی رہتی ہین اور وہ ہی عاشق ناز  
 اون کے دم کی ہی او کی نفیض صحبت سی وہ اشعار بھی کہنی لگی مگر اصلاح  
 بجز او کی اور کسی سی نہیں لے یہ چند اشعار او سکی جو حسب حال او سی  
 معشوقہ کے ہین عرض تحریر ہین آئے

جلن جاتی ہی دل ترستا ہی	ایسی ہین آجا منہ رستا ہی
حال جان بازی کا ہین کس کی کہن	جیسی کہتی ہون وہ ہین ہستا ہی
جان و دل جیتی ہین ہم امین	ایک بوسہ کو لے لے سستا ہی

### ماہ

مخلص ماہ و شش تو خوش معشوقہ شہ اشوب قند کر رشک انوار عیبت  
 حین و خاد و بیکہ خورشید تیشال ماہ کمال ابرم طالع زلیخا منصب ال صین



## چند کین

تخص نام اس کتاب کا معلوم نہیں ہوا ہر چند کہ اشعار کے صرف محتویات میں اور وادیات پر ہوں  
 ہیں لیکن اس کے گندگی صنع لولہ اور مضامین وادیات کے مابذ ہنے میں شک  
 نہیں واسطے نہت اور طرب اور خندیدگی لاطین کے مقام مناسب میں  
 یعنی اخیر کتاب میں لکھے جاتے ہیں

## اشعار پر کین

دید پر ہر ک نصیب ای ہ لقا ہو جاگی	گہور اکہار میں میتر حاجت روا ہو جاگی
کو تے میں نہتہ بنا ویک جو وہت باز سے	ایک ادائے میں بھی اس سے ادا ہو جاگی
لکے کوڑی برجے گا کئے دیوانہ کی شکل	وہ بری عاشق سے ابے گر خفا ہو جاگی
سینہ جو صا کرے تہہ سے بھڑکناج	دختر صوفی اگر تو پارسا ہو جاگی
وصل کی شب سبز جانان پر مینے گہ ڈا	کیا سمجھتا تھا کہ یہ مجھ سے خفا ہو جاگی

قبض کی شدت اگر بر کبھی عالم میں  
 کہات ہی نایاب شل کسما ہو جاگی

تھا گرفتار میں خطہ جو مجھے میداد کا	کرد یابت الخاگہا گے گہر صفا و کا
بار کے قد کا مجھے آیا جو گئے میں دریاں	لینڈی استادہ ہو تو ہر گمان شمشاد کا
مجھ سے رہتا تھا خفا ہر سہر واد کا	کیا کرو نہیں شکر گو گاہر کی ادا و کا
رو برو ایٹے کے چھل سر کشی کرانہر	سامنا پیش کی سے ہو گتا ہن جو یاد کا
مستند درو جاتی ہے میں کیوں نہ جان	دیمان میں محال
کا بہت کھوٹا ہو رہا ہوں رسم و سہرا	خضر لہن اگر دیکھ کر حلا و کا



<p>ایکین بھی دل نہ پاس نہ کاپسچا کچھ بہر دے مین کہیت برہمنی مین یکا کیش پا دنے مین کیا کر گیا شیخ مجھے ساسنا</p>	<p>تہا کو گوز شتر نالہ دل نہاب کا گو کہ خواہش مذاب و مہقان نہیں کر گیا مجھ مین اسین فرق ہی شکر داور ستا</p>
<p>جو عاجر کین کی کو گاپر سے روز مین بھی اب جا کر ہون شہر آلا باد</p>	
<p>مہربان چر کین کا وہ مہتر سہر ہو جا کا کہت گل بر گمانہ ویکا دی گوز گا آگے اسکے گاڈ حبس پیر گر گیا مدام موتے مین آیا گردن جان کا خیال کاڈ ٹیک کی بھی حیرت سے رہی کی کچھ خبر واسطے گنے کے آوے گا جوہ خورشید</p>	<p>اپنا بھی بیت الخلاء مین کے گھر ہو جا کا یار بن گلشن مین گر اپا گدڑ ہو جا کا دیکھ لینا کر جو ان مہتر سہر ہو جا کا جو گر کا موت کا قطرہ گھر ہو جا کا سانے گر شیخ کے وہ جوہ گر ہو جا کا عکس سے بیت الخلاء برج قبر ہو جا کا</p>
<p>وصل کا طالب مین پہر کین گیار گہور اگر گیار مین میرا مطلب اگر ہو جا کا</p>	
<p>کے جب سے گنے کی خاطر ہم بیا بانگو چمن مین جب کسی کا قد موزن پاؤ تا جی ہمار جو ساتھ چلے جھون کو جو دست آ کا دیکھا نہ کر غیر جا کر گاڈ بھی رکھے گیا یا خون دست تک خیال ر دو رکھیں تراہج و بار عدم کی وہے نادان</p>	<p>صد آ گوز سچ نعرہ شیرستان کو کہر ٹپی لینڈ جیسے برتر جانا سون سستا کو تو اسنے گاڈ ہو جی ہمار کر چھو ادا کو محبت ہو گئی جی اندر بہر جسے طانا کو مرد بیت مین آئے خود کینا رلف بجان نکر اس سرط مین مہتر کر ابوہ دامان</p>

وہ بلبل ہوں کہ جسے نالہ سوزوں اور  
 میری دل کو لفت زلف بان نہیں معلوم  
 کیا ہے گوہر سے سونکا نئے کے میان  
 بنا ہے حیرت برین طشت کشان کہدی  
 ہر ایک آنو کی پہلی ہی ریزہ الماس  
 ہو ہی ہے زلف کے سودھیں ہر خوش  
 ایک کے کا زمین کر دی جو ریح انگلی  
 ہمارے پاس بناتا ہے گھر ہی منع

درا یا چکیوں میں پھر نہ سجان کو  
 مرثورے اٹھتے ہیں کیوں ہر زمان معلوم  
 علیہ کیوں ہے ہماری زبان نہیں معلوم  
 گئے گا کون شوکت نشان نہیں معلوم  
 تمہاری گانڈ ہے میری کان نہیں معلوم  
 امید زبست مجھے مہربان نہیں معلوم  
 بہہ شوخیان تجھے اچان جان نہیں معلوم  
 ہمارے کئے کی کیا داستان نہیں معلوم

مدام رستے ہو بیت الخلا میں تم جرجین  
 جہان میں کہو تمہارا مکان نہیں معلوم

بیت الخلا میں یا میری روز سعید ہے  
 دستو بندے آئیں پیچھے ہیں پورے  
 دشمن کی گفتگو یہ عمل کیجئے نہ آب  
 پہلے نہیں سنا ہے بن گل چین و باخسان  
 دیکھا جو ماہ بو کو ملک پر تو یہ کہلا  
 دیتا ہے گالیان کہی کہنا ہے کو نگہا  
 سوچی ہیں انہیں کہیں روو کے سفر کے عشق  
 یہ میری خون حیض کی خوشی میں کہان

نظارہ جمال ہے جرجین کو عید ہے  
 اس حال میں نہ آویہ تم سے بعد ہے  
 جہوٹا ہے مقبرہ میری جو وہ کو فی بلید ہے  
 آہی بہار کہات کی موتی خرید ہے  
 بیت الخلا کے قفل کی اسکے کلید ہے  
 ایک بوسہ مانگتے یہ ہر گفت و شنید ہے  
 گو کا خدا دے ورم کو مفید ہے  
 گوڑے کی لال سے بھی زیادہ حسد ہے

برائی اسکے بچہ میں کہے ہیں لکرا

جرکین گویا کے گند کا فریدی	
لڑتی ہیں انہیں ایسا اس شوخ سنگ سفر کی غیر کے جو رہا ہے یہ شکل ڈھٹی نکل رہی ہے زبس کو نیو کی طرح افسوس آج ان کو نہیں کا ندھ کی خبر منہ تک ہوا نہ غیر کو اس گلے دست رس	رستم کی کا ندھ جرتی ہی اس خانہ جنگ سے بندر کی کا ندھ سن نہیں جبے رنگ سے کم کا ندھ شیخ جو کی نہیں جو تشنگ سے کل تک حشر اچ لیتے تھے جو دم درنگ سے برسون ہی اگر جب کا ندھ کہے درک سنگ سے
جرکین ہر ایک بیت میں انرا راز مصنوع خون جھن جھن لاکھ تک	
مجلو اب اس حال پر کیا سہ کھن جائے تعب سے دھوپ کے سفر میں لہڈی لگی میں پڑو راہوں میری صحت جان پاؤنا گئے گئے اس رہی مجھ کو دیوانہ کیا پٹ سے نکلتے کو تو کا ندھ کی ہر راہ تک دھیر اند میری راہیں کر کہتا ہوں نہیں میری اس بت کے سے گئے ہیں بیخبری گر گر سنے شدت دھو دھوئی جہار میں	میں ہوں جسے جرکین میرا ایک گویا سبک جا کہتا بہر نامی مجھے شے کو سا بن جائے بائی صاحب ایکو اسکا قدغن چاہئے گو بہرے دامن سے اب سحر کا دامن چاہئے یہ وہ سہہ میں کن دہ جگور روزن چاہئے مہتر و نین نام میرا روشن ہو چکا جائے شیخ بادے چون سے مکیو سے برعین چاہئے موت سا بجا و سارا رنگ و روغن چاہئے
گواٹھا ہے اٹھائے تو کے آج بھی پاؤں میں میرا جرکین بدق چاہئے	
میں نے لگا ئی جب کر سے	میں نے لگا ئی جو ڈر سے

<p>گودا چھلے کا خوب آید ہر ادھر سے          تلواری نہ تو لگا کر غنہ          یحییٰ بن یحییٰ تم تک سحر سے          یہ ٹوکر اگو کا پیکر سے          گرسے آپ کے بار سے          بیٹھا جو میں لگ کے اسکے دست</p>	<p>کرات نہ غیر ستہ گر سے          تل جاو گی ناوت آونگے دست          پکتے ہیں بندہ جو زلف کا دہیان          ست بار گنہ اٹھا تو نادان          ایک موت کے ریلے میں ہا دون          کہنے لگے جھپٹے سے سر سے</p>
--	--

قسم کی برای دیکھو حسین  
 گلوں پر بیٹے بھل کے گھر سے

<p>پادشاہی محال ہی صاحب          گوزین یہ کمال ہی صاحب          کب یہ اسکی محال ہی صاحب          یہ کوئی گھڑا جہاں ہی صاحب          تھو کیوں انفعال ہی صاحب          دلت ہی اب بیل ہی صاحب          شرم تھو کمال ہی صاحب          زرد مہنگانہ لال ہی صاحب          یہ ستر ہی جی خوشال ہی صاحب          لبتی ہی گھوڑی کھالی ہی صاحب</p>	<p>قبض سے اب یہ محال ہی صاحب          روئے نظر تو محال ہی          چون کرے سانسے جا رہی          باس سے دور ایک کے جانیے          غیر نے بادا بادا خوب کیا          صفت سے جہانٹ اگھر نہیں          گار کی طرح منہ چپاتے ہو          جو ہو اسیر غیر کو شایہ          شہ صاحب سر مبارک پر          زندہ کہنے میں ہستیان اسیر</p>
--	---

پوچھو کہین شراب کھا دیا اب

ایک حرام ایک حلال ہی ہو سکتا

سورت نوح کو زیار آیا الہات چٹے کی چین میں پہر جب بڑا اپنے موت کا دریا ایک نہ ایک عارضہ رہا ہکو ہلک دیا ڈر کے سوچ کر انجام نہو اصال کا نہ ٹنک رکڑی گرگ شیر و ٹنک کو وھڑک	باؤ لگی گھوڑیہ سوار آیا بلبو موسم ہمار آیا دار آیا فطر نہ پار آیا تہم گئے دست تو بخار آیا زیر پا جب کوئی مزار آیا یار کے دلین جب غبار آیا لیڈی کتے کی موت مار آیا
---	---

طفل مہر کو دل دیا سپر کین  
کیسے گھسیل کا تھک چار آیا

کپڑے چرکین جو ہم بدلتے ہیں کون کرنا ہی گا نہ میں انگلی نہیں کہتے میں ہکو غیر برا کس شجر کے ثمر میں سب زق جلی ہو فین کو کہن کی گانڈ بزم چٹا میں باد تاجی جو غیر	عطر کے بدلے موت ملتے ہیں آپ کیون ہر گہری اچھتے ہیں اپنے منہ سے یہ گو اٹھتے ہیں نہ تو سٹے میں نہ لگتے ہیں جب ہمارے وہ ساتھ جھٹے ہیں ہر طرف سے اشرے جھٹے ہیں
---	---

طنع چرکین ہی طرہ سچا ہو  
گو کر مضمون حسین و طہین

کم نہیں ہو موت اس لکھا گلاب ناب	خشتک لیڈی زو تازہ گل شاد
---------------------------------	--------------------------



<p>ہوتوں کی تہیان بہتی بہن سیلاب سے          گاندھ کا حقہ نہیں کم حقہ گرد آہ سے          پوترے سیتے تہے جھکا قدم و سحاب سے          سینے جانا ہی بہر ایشیہ شراب سے          پیسہ ڈاڑھی کو نہ اوین شیخ جیوینا سے          کاغذ بوجھے پیچہ غور شید عالم تاب سے          چو کی منڈ ہو اسی ہوا سننے جادو مصاب سے          گاندھ بھی گک کر نہیں دہو نا گلاب سے</p>	<p>ہو دے اچھو کین اگر بارش سے پینا          بال کا یہ میں جس وہ خاشاک سے پہنوا          گاندھ کو لے سوتے ہیں وہ خاک پر زین          کانچ بکتے میں جو اس گلکی نظرائی مجھ سے          بوسہ لینے کا کرین اس سادہ روئے گریبا          دیکھنے کے گرا اس چٹان میں ہر فلک سے          بکتے میں بھی جو جو آئین اس سے نظر          خوش دہانی کا گردن اس گلکی کیا حیر</p>
---	---

<p>ما تو انی سے مجھے حیر کین کیا صفت          موت کا ریل بھی محب کو کم نہیں سلاب سے</p>	
<p>سب ذوق دہم کو ہنس سہ جابو کرین          بہت جانین کا گد بھی تو نہر گزرفورین          کیا دصفت انکی بات تو کا ہم سو مہو کرین          لبر زبون جیسے صحتی سو کرین          میرا جوطی قیس کے طوق گلور کرین          پیٹاب بھی بخانکے لب آب جو کرین          کس منہ سے بوسہ لینے کی ہم آواز کرین          گوز شتر سمجھ تو جو یہ گفتگو کرین</p>	<p>وسہ عزیز انجا جو بہر دکرین          دیوانہ اسکے جاکر گیا کسے جکے          اک شمشادہ اسکو سمجھتے ہیں یہ قسم          لای جو رنگ گردش ایام سے بہار          بگ بگ دیا دیا دوسو وہ مار بوجھ          جو لوگ شیفہ میں تیرے سر وہ کے بار          سابل کو شہد لب کی وہ کہتا جو گنگھا          عاشق جو ہی تو ناصحو کی منہ کو گاندھ جان</p>

بانی جادو سے کا اس کا تہہ اچھو



خبر کین سر سون چہچہ او خون کین

جسینی انت یا جسیر کین کا غل ہو گو جاسی  
رہی ہو گو گو بارے ایسی یک ماسی  
پہنٹے ہو نہ سوار دلی جی کی بد لگاسی  
منڈ ہی جاتی ہو جی کی باجنا نہ کی ماسی  
یہی حاصل ہو اہکو فقط سنبرن کلاسی

وہ مضمون گوئے پید کیجئے طبع کراسی  
عطر و عطر کے بوکا و صفت ہو ہم فوجی کمال  
سمند گوز بھی صاحب عجب مہر زور گہوڑا  
ہوا ہو سنو آراش بیان مکس ہو برو  
جو اپنے لب پر مہر کے کئے مکہ بابا

اکھار ہے دیکھو مہر و نیر کا ویک  
نہ اچو جسیر کین ہو نا دست بردار لگاسی

### تاریخ ختم طبع

از تالیف نگار حضرت حکیم محمد موسی خان سہارن

تالیف ایک بیاض معانی نثار کی  
جانی ہو عقل نہ گیسوے یار کی  
ستم زبان دراز نے چہ اختیار کی  
حالت بدل گئی ہو دل معیتر کی  
عزت بڑھی زمانہ نیلے اعتبار کی  
ہنسی حشر اب ہو گہر شاہوار کی  
بیل کی وہ نوا ہو رونق بہار کی  
بہر و جہر زردی رخ ہو کعبہ ہر کی

اسے کہ جسکا نام بھی اور ذات بھی کریم  
وقت بسند طبع کے یہ خوشگامیان  
دیکھو اس کتاب میں اغاظ گو گو گو  
اشعار عیش و وصل کے آکر میں جب نظر  
مضمون جو اس میں طعنہ گرد و تنگ آگئے  
فخیر اکر اسے کو چہ اشعار ابدار  
کوئی تو لیکتا تہا یہ گلستہ باغ میں  
زنجینہ سخن ہی کا چر جا ہو ہر کین

از نگار علم سنی ہو کس

۱۲	تاریخ شانی از شایخ خان معنی
بریت داد و پرداخت کریم دین بر گرفت خاند و رکعت و یکبارہ بر کشید دانش فرا بیا من جو خوش بود سال	بنو حجت شایخ خان سلیمان راز جو کوم بر کار نامہاے دبیر ملک مسلم کلیک مزیدہ سنج بہ مر باب رزقتم
تاریخ	تاریخ
از شایخ کا حضرت نواب بنین العابدین خان	از شایخ کا حضرت نواب بنین العابدین خان
جون بزرگے کہ مسے بہ کریم الدین	این جنین تر کرہ نغزو دل آو برفت
کھت عارف کہ ہیں سال سخن سنج او کہ ز جو گوی و گوی کہ بود شک بہشت	کھت عارف کہ ہیں سال سخن سنج او کہ ز جو گوی و گوی کہ بود شک بہشت
۱۳	تاریخ دیگر از شایخ کا رنوب
کہ پید ا جس سے ہیں آثار حجت جنہین بالفرض ہی انکار حجت کہ یون عالم میں ہو اظہار حجت بزریر سایہ دیوار حجت تو چون اس سے نخل اشجار حجت نہو دینگے کہو انبار حجت کہ ہی یہ دولت پیدار حجت کو ہی بہرہ دیکھے حال دار حجت	یہ وہ گلدستہ زمین ہی عارف انہیں ہی دیکھو ہو اسکو اقرار کریم الدین کے یہ صفت گری ہی کہیں عسایر جیکے رہتے ہیں ہم جو خلق اس کا موثر گاہ پر ہو جو برک نخل طفت اسکے میں ایسے کہا ہی خلق کو اسکے ازل میں تہ ہوا اسکا جو جس بر طعت نہان

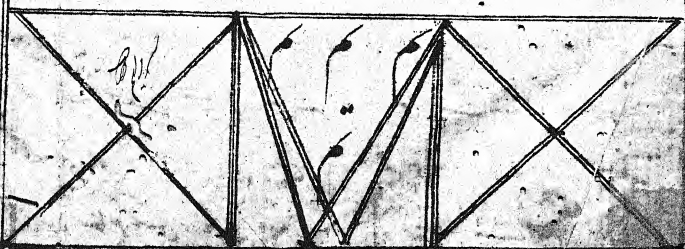
جود پکین اس کا کوچہ حذر و غلمان  
وہ اس گلدستہ کا چوبیسے مالک  
جاس گلدستہ کو دیکھیں تو بیشک  
تو کس سے وہو بازار جنت  
اسے ہم کہتے ہیں مختار جنت  
نما گوہن لب انصار جنت

یہی صراح ہر تاریخ انعام  
کہو گلدستہ گلزار جنت

مستام سند ۱۲۶۱ ہجری مقدسہ



تمام سال گلدستہ نازنیان تاریخ بیت سیوم  
ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۶۱ ہجری مطابق  
بیت ونہم شہر حوالی سنہ ۱۸۴۷ عیسوی  
کو تالیفات مولوی کریم الدین صاحب سے



صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۸	نه تنها فرخ عالم	نه تنها فرخ عالم	۲۵	۱۰	دیسوی زری	دیسوی زری
۴	۳	کلچین کا	کلچین کو	۳۸	۹	سب کلچین عیش تہا	سب کلچین عیش تہا
ایضاً	۱۵	اود ہر مایل	اود ہر مایل	۳۴	۲	کیا وہ دیو ہونی	کیا وہ دیو ہونی
ایضاً	۱۶	اود ہر تہا	اود ہر تہا	ایضاً	۹	تجسی	تجسی
ایضاً	ایضاً	اود ہر مخلوق	اود ہر مخلوق	۳۹	۱۰	شاوکی	شاو
۵	۴	سی ہی سی	سی ہی سی	۳۷	۹	معد ہو کی لکھا سی دی	معد ہو کی لکھا سی دی
ایضاً	۹	جب سی	جب سی	۳۹	۱۵	ای برگ	ای برگ
۶	۹	تیرا	تیرا	ایضاً	۱۶	رونی جی چشم	رونی جی چشم
۷	۵	کو خالق درود	کو خالق نی درود	۴۱	۱۶	ترہنہا	ترہنہا
۹	۸	نا تو الی کی	نا تو الی نی	۴۲	۲	باری سی	باری سی
ایضاً	۱۶	مخطوط	مخطوط ہوا	ایضاً	۱۶	فراد	فراد
ایضاً	۱۷	جہت جانی	جہت جانی سی	۴۳	۱۴	کری	کری
۱۰	۵	این حاجت	این حاجب	۴۴	۱	افسرہ ہوا	افسرہ ہوا
ایضاً	۱۱	دار	وارد	۴۳	۱۰	سر مدینہ کی اور نظر	سر مدینہ کی اور جز
ایضاً	۱۲	بظور	بظور شال	ایضاً	۱۶	رجی	رجی
۱۲	۸	چنا پیر	چنا پیر	۴۴	۲	خود رای	خود رای کا
۱۳	۱۵	گویا کو	گویا کان گویا کو	۴۸	۱۲	دوب زبان	دوب زبان
۱۴	۱۰	اشنا پہل پنا	اشنا اپنا ہی دان	ایضاً	۱۸	پیر حرم چشم	پیر حرم چشم
۱۹	۱۵	اچی تو ستر	اچی تو ستر	۵۳	۱	ہایش بی	ہایش بی
۲۱	۱	فرہ پیر کبیر	فرہ پیر کبیر	ایضاً	۷	کیا قبلہ	کیا قبلہ
۲۱	۱۳	اور پیر کبیر	اور پیر کبیر	۵۵	۹	پہلی ہت	پہلی ہت
۲۱	۱۴	دین کی	دین کی	ایضاً	۱۷	پہلی ہت	پہلی ہت
۲۱	۱۹	جی سی	جی سی	۵۶	۱۱	اور جان	اور جان
۲۱	۱	جہان نہیں	جہان سی نہیں	۶۰	۱۸	جہا کا باز	جہا کا باز

[illegible]



[illegible]



[illegible]

ج

ایہی ہم خون

ایہی مروت ہا ہم

دیکھوں

مراغسی

من

دیدہ

یلتی ہی

کریہی

ناضہ نہ پڑہ

بہی ہی

کبریا کی

فدہ سی

جند پاد کی

ہوئی ہی

بیڑ من

برقعہ

جوسینے سے

اسلحہ سی

جاوہر آسکی

لوح

مین ہوا

دو کو گئیں

کسی کا خون

کون سی

راہ

پہا

دیکھو

ج

رہی بہم خون

ای سورت پر جم

دیکھوں

راغسی

ین

دیرہ

بیتی ہی

کہہ رہی

ناخن نہ بڑھ

بہتی ہی

کہہ رہی

فدہ سی

مہد یاد کی

ہوئی ہی

بہر من

بہر من

جو پہنچے

اصلح کی

عابدہ اسی کی

لوح

ین ہوا

دو لوگین

کیسے خون

کراؤسی

دیکھوں

دیکھوں



19	12	3	دائرة
4	ح		نوع
			مخالف